أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

ترجمہ

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی۔ مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۴

الجواھرات

اردو ترجمہ

المُنَبِّہات

المعروف

توشۂ آخرت

الاِستعدادُ لیومِ المیعادِ

مصنف: شارحِ البُخاری شریف شیخ شہابُ الدین احمد بنِ علی ابنِ حجر عسقلانیؒ

مترجم: شاہ رحمٰن سعیدی محمدی سیفی، راولپنڈی۔

درود شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کَمَا وَسِعَتۡ رَحۡمَتُکَ عَلٰی کُلِّ الۡبَرِیَّۃِ

ثُمَّ کَذَا صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیۡہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الدُّرِّیَّۃِ

طالبِ دُعاء

شاہ رحمٰن سعیدی، محمدی، سیفی

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿۲۴﴾

ترجمہ

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی۔ مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۴

الجواهرات

اردو ترجمہ

المنبہات
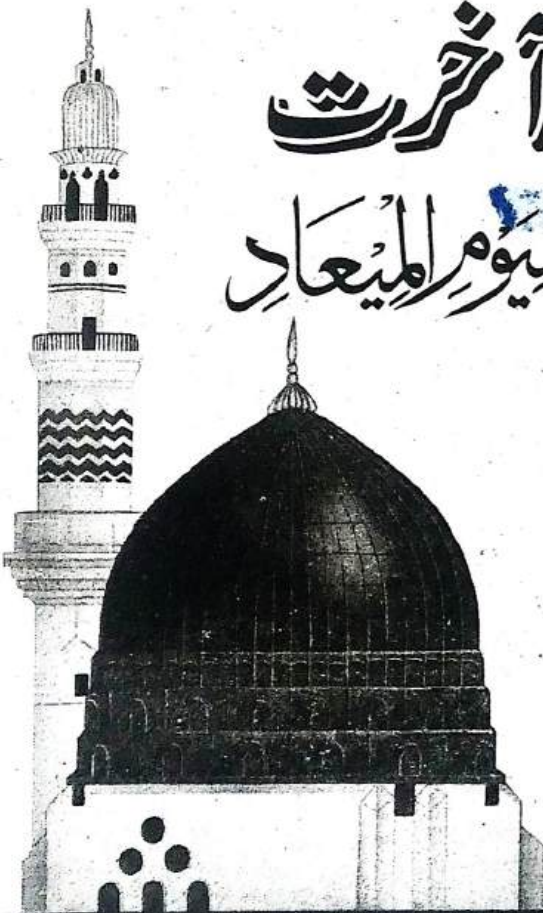
المعروف

توشۂ آخرت

الاستعداد لیوم المیعاد

مصنف: شارحِ البخاری شریف شیخ شہابُ الدّین احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: شاہ رحمٰن سعیدی محمدی سیفی، راولپنڈی۔

نام کتاب : توشہ ءِ آخرت

مصنف : شیخ شہاب الدین بن احمد
المعروف حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ

مترجم : شاہ رحمٰن سعیدی محمدی سیفی عفی اللہ عنہ

کمپوزنگ : شیخ مجاہد علی ملتان

تعداد بار اول : ایک ہزار (اگست 2014ء)

ہدیہ : -/200 240

منتظمِ اعلیٰ : فیض احمد سیفی ملتان

فنی معاونت : اعجاز احمد خان لودھی ملتان

ملنے کے پتے

مکتبہ سیفیہ مرکزی آستانہ عالیہ [illegible] سیفیہ۔ فقیر آباد لاہور

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ۔ راوی ریان شریف لاہور

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ۔ ترنول شریف اسلام آباد

غزالی زماں، رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ صاحب کے قلمی خط کا عکس

۲۷ دسمبر　　جمعرات　　۷ صفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

ایہا الولد العزیز شاہ رحمٰن سلمک اللہ وحفظک

من شرور الزمان وآفات اللیالی والایام ورزقک

علما نافعا وعملا صالحا وایدک بروح منہ ان

اوصیک بتقوی اللہ فی السر والعلن، حافظ علی

الصلوات وجمیع الفرائض والواجبات وتجنب

عن الشبہات والزم علیک النصح لکل مسلم

ولا تتکلم الا الکلمۃ الحسن وحمدک اللہ ودعا لک

ایہا الولد اصلح اللہ تعالی لک الشان

فی الاوقات واسئلک ان لا تنسانی فی

دعوات الصالحات وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ

ونور عرشہ سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

انا الفقیر الملتجی احمد سعید الکاظمی غفرلہ

لسبع من شہور المظفر سنہ ۹۲

فہرست

تقریظ

تمام تر تعریفیں اللہ عزوجل کے لیئے ہمیشہ سے ہمیشہ کے لئے اور درود اللہ عزوجل کے رسولِ مکرم و معظم و محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام مخلوق و کائنات سے افضل و اشرف ہیں۔

انسان تمام مخلوقات سے اشرف المخلوق ہے اُس کا "شرف و عظمت" اُس کے پیدا ہونے کے "مقصد" میں ہے اور یہ مقصد پورا ہونے کا سبب وہ علم (نور) ہے جو اس کے پیدا کرنے والے نے بطور احسان اپنے چُنے ہوئے بندوں کے ذریعے اس تک پہنچانے کا ذریعہ و وسیلہ بنایا اور چشم فلک نے دیکھا کہ آج سے چودہ سو پینتیس سال پہلے انسانیت اپنے معراج کو پہنچی، اخلاق و عادات سنورے، معاشرتی قدریں بنیں غرضیکہ ایک انقلاب برپا ہو گیا اور انسانیت "صراط مستقیم" پر چل پڑی اس راہ پر رہنے کے لئے پیدا کرنے والے نے حکم دے دیا کہ

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ

ان لوگوں کے پیچھے چلتے رہو۔

یہ کتاب ایسے ہی ایک نکھرے ، سنورے، فیض یافتہ شخص اور عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم ،شارحِ بخاری شریف حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۸۵۲) نے عربی زبان میں ''**المنبھات**'' کے نام سے تصنیف فرمائی تھی جو پند ونصائح کا عظیم مجموعہ ہے۔ جسے فاضل مصنف نے نو(۹) ابواب میں تقسیم فرمایا ہے اور ہر بات دو ،دونکتوں سے دس دس نکتوں پر مشتمل ہے اس نادر کتاب میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ اور علماء کرامؒ ومشائخ عظامؒ سے منقول علم وحکمت کے انمول موتی بکھرے ہوئے ہیں۔

اس عظیم ورثے کو مخلوقِ خدا تک رسائی دینے کے لئے دور حاضر میں اللہ عزوجل اور رسولِ اکرم ﷺ کے فضل واحسان سے نوازے ہوئے ایک ''وارث عالم'' فاضلِ جلیل حضرت علامہ مولانا الشاہ رحمٰن سعیدی محمدی سیفی مدظلہ العالیٰ نے ترجمہ فرما کر

اردو جاننے والے کروڑوں مسلمانوں پر عظیم احسان فرمایا ہے۔

''الجواھرات'' فاضل مترجم کے جوہر شناس ہونے پر دلیل ہے اس ترجمے کی خصوصیت یہ ہے کہ ترجمے کے ساتھ ساتھ اصل عربی متن کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے نور سے پڑھنے والوں کے قلوب و اذہان کو منور فرمائے اور فاضل مترجم کے لیئے حقیقتاً توشہء آخرت بنائے۔

آمین بجق نبی کریم ﷺ

دعا جو:

الفقیر ڈاکٹر محمد سرفراز، محمدی، سیفی عفی عنہ

تعارف

شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کا اصلی نام احمد، لقب شہاب الدین، کنیت ابوالفضل اور عرف ابنِ حجرؒ تھا۔ شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی نے شجرۂ نسب یوں نقل کیا ہے۔

ابوالفضل شہاب الدین احمدؒ بن علیؒ بن محمدؒ بن محمد علیؒ بن محمودؒ بن احمد بنِ حجر الکنانی العسقلانیؒ۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی، ص ۲۶)

علامہ ابن حجرؒ ۲۳ شعبان المعظم ۷۷۳ھ / یکم مارچ ۱۳۷۲ء کو مصر میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں ماں اور باپ دونوں کے سائے سے محروم ہو گئے۔

تعلیم و تربیت:

علامہ ابن حجرؒ نے اپنے سرپرست ذکی الدّین الخروبیؒ کی نگرانی میں پرورش پائی۔ نو برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ

کیا اور قلیل مدت میں صرف، نحو اور فقہ کی ابتدائی کتابیں پڑھ لیں۔ اس کے بعد اپنے عہد کے مشہور اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے اور طلبِ حدیث کے لئے کئی سفر بھی کئے۔اس سلسلہ میں مصر، حجاز، شام اور یمن کے سفروں کا تذکرہ ملتا ہے۔

علامہ ابن حجرؒ کے بیسیوں اساتذہ کرام میں ابن الملقنؒ (م ۸۰۴ھ)، سراج الدین بلقینیؒ، محب الدین ابن ہشامؒ (م ۷۹۹ھ) اور حافظ زین الدینؒ عراقی (م ۸۰۰ھ) کے نام ملتے ہیں۔

عہدۂ قضا:

علامہ ابن حجرؒ نے قضا کا منصب قبول کرنے سے کئی بار معذرت کی آخرکار اپنے دوست قاضی القضاۃ جمال الدین بُلقینیؒ کی استدعا پر ان کا نائب بننا قبول کرلیا۔

محرم الحرام ۸۲۷ھ / دسمبر ۱۴۲۳ء میں قاہرہ اور اس کے

مضافات کا منصبِ قضا انہیں تفویض کیا گیا اور تقریباً اکیس برس تک اس عہدے پر فائز رہے جس کے دوران بار بار معزول اور بحال کئے جاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی مساجد اور مدارس میں درس و تدریس کی خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ وہ قاضی، خطیب، محدث اور ایک مقبول استاد تھے۔

تصنیفات:

علامہ ابن حجرؒ کی تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو سے متجاوز ہے۔ جو زیادہ تر حدیث، رجال اور تاریخ سے متعلق ہیں تاہم ان میں ادب، فقہ اور کلام کے مباحث بھی آ گئے ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی نے اُن کی مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

فتح الباری فی شرح البخاری، تخریج الاحادیث الاذکار، ا لباب فی شرح قول الترمذی وفی الباب، تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب، احتفال بہ بیان

الرجال، طبقات الحفاظ، الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ، بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، مناسک الحج، الاحادیث العشاریہ، قوۃ الحجاج، دیوان الشعر وغیرہ۔

وفات:

علامہ ابن حجرؒ نے ۲۸/ ذی الحجہ ۸۵۲ھ / ۲۳ فروری ۱۴۴۹ء کو لاکھوں لوگوں کو دین اسلام پر گامزن فرما کر اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔

مآخذ ومراجع:

☆ تذکرہ مصنفین درسِ نظامی، مطبوعہ لاہور۔

۱۳۹۸ھ / بمطابق ۱۹۷۸ء

☆ بستان المحدثین، شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی

بحوالہ تذکرہ مصنفین درسِ نظامی، مطبوعہ لاہور۔

☆ بلوغ المرام، مطبوعہ لاہور۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاَوْقَاتٍ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَشْرَفِ الْخَلْقِ وَالْبَرِیَّاتِ ھٰذِہٖ مُنَبِّھَات" مِمَّا صَنَّفَہُ الشَّیْخُ شِھَابُ الْمِلَّۃِ وَالْحَقِ وَالدِّیْنِ اَحْمَدُ بْنُ عَلِیّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِیُّ الْاَصْل ثُمَّ الْمِصْرِیِ الشَّافِعِیّ الشَّھِیْرِ بِا بْنِ الْحَجَرعَلَی الْاِسْتِعْدَادِ لِیَوْمِ الْمَعَادِ فَاِنَّ مِنْھَا مَا یَکُوْنُ مُثَنًّی وَّ مِنْھَا مَایَکُوْنُ ثُلاثِیًّا اِلٰی تَمَامِ الْعَشْرَۃِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ہر لمحے اور ہر وقت تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے اور دُرود اُن کے رسول ﷺ پر جوکہ اشرف المخلوقات اور بریات ہیں۔

یہ تنبیہات (آگاہی نامے) ہیں جنہیں الشیخ (شہاب الدینؒ والملۃ والحق) احمدؒ بن علیؒ بن محمدؒ بن احمدؒ نے تصنیف فرمایا ہے جو کہ دراصل عسقلانی ہیں اور پھر مصری شافعی جو ابنِ حجرؒ کے نام سے مشہور ہیں۔

یہ کتاب روزِ آخرت کے لئے سامان جمع کرنے کے موضوع پر لکھی گئی ہے اسی نسبت سے اس کتاب کا نام بھی "اَلاِستِعدَادُ لِیَومِ المِیعَادِ" ہے۔

اس میں جو باتیں ہیں وہ دو، دو اور تین، تین (نصائح پر مشتمل) ہیں اور اس طرح یہ دس، دس نصائح تک ہیں۔

بَابُ الثُنَائِی

۱. فَمِنهُ مَارُوِیَ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہ، قَالَ خَصلَتَانِ لاَ شَیئَی اَفضَلُ مِنهُمَا اَلاِیمَانُ بِاللّٰہِ وَالنَّفعُ لِلمُسلِمِینَ وَخَصلَتَانِ لاَ شَیئَی اَخبَثُ مِنهُمَا اَلشِّرکُ بِاللّٰہِ وَالضَّرُّ بِالمُسلِمِینَ.

دو، دو نصائح کے بیان میں

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

دو خوبیاں ایسی ہیں کہ جن سے کوئی چیز افضل نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔

☆ مسلمانوں کو نفع پہنچانا۔

(اسی طرح) دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے بدترین کوئی چیز نہیں

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

☆ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔

۲. وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَآءِ وَاِسْتِمَاعِ كَلَامِ الْحُكَمَآءِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحْيِى الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ بِمَآءِ الْمَطَرِ.

آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

☆ تم علماء کی محفل کو لازم پکڑو۔

☆ حکماء کے کلام کو سنو۔

بے شک اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو حکمت کے نور سے زندہ فرماتا ہے جیسا کہ مردہ زمین کو بارش کے پانی سے۔

۳. وَعَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَنْ دَخَلَ الْقَبْرَ بِلَا زَادٍ فَکَاَنَّمَا رَکِبَ الْبَحْرَ بِلَا سَفِیْنَۃٍ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو قبر میں بغیر زادِ سفر کے داخل ہوا تو گویا وہ سمندر میں بغیر کشتی کے داخل ہوا۔

۴. وَعَنْ عُمَر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ عِزُّ الدُّنْیَا بِالْمَالِ وَعِزُّ الْاٰخِرَۃِ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

☆ دنیا کی عزت مال کے ساتھ ہے۔

☆ آخرت کی عزت نیک اعمال کے ساتھ ہے۔

۵. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہُ ھَمُّ الدُّنیا ظُلْمَۃٌ فِی الْقَلْبِ وَھَمُّ الْاٰخِرَۃِ نُوْرٌ فِی الْقَلْبِ.

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

☆ دنیا کی فکر دل کی تاریکی ہے۔

☆ آخرت کی فکر دل کا نور ہے۔

۶. وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ کَانَتِ الْجَنَّۃُ فِیْ طَلَبِہٖ وَمَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْمَعْصِیَۃِ کَانَتِ النَّارُ فِیْ طَلَبِہٖ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

☆ جو کوئی علم کی طلب میں ہو تو جنت اس کی طلب گار ہوتی ہے۔

☆ جو کوئی گناہ کی کوشش میں ہو تو جہنم اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

۷. وَعَنْ یَحْیَ بْنِ مُعَاذٍ رحمتہ اللّٰہ تعالیٰ علیہ مَا عَصَی اللّٰہَ کَرِیْمٌ وَمَآ اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ حَکِیْمٌ.

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

☆ نیک آدمی کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا۔

☆ عقل مند شخص کبھی آخرت کو دنیا پر ترجیح نہیں دیتا۔

۸. وَعَنِ الْاَعْمَشِ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ مَنْ کَانَ رَأسُ مَالِہِ التَّقْوٰی کَلَّتِ الاَلْسُنُ عَنْ وَّصْفِ رِبْحِ دِیْنِہٖ وَمَنْ کَانَ رَأسُ مَالِہِ الدُّنْیَا کَلَّتِ الاَلْسُنُ عَنْ وَّصْفِ خُسْرَانِ دِیْنِہٖ.

حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

☆ جس کی اصل پونجی تقویٰ ہو تو زبانیں اس کے دینی فوائد بیان کرنے سے عاجز ہو جاتی ہیں۔

☆ جس کا اصل مال دنیا ہو تو زبانیں اس کے دینی نقصانات کے بیان سے تھک جاتی ہیں۔

۹. وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کُلُّ مَعْصِیَۃٍ عَنْ شَھْوَۃٍ فَاِنَّہٗ یُرْجیٰ غُفْرَانُھَا وَکُلُّ مَعْصِیَۃٍ عَنِ الْکِبْرِ فَاِنَّہٗ لَا یُرْجیٰ غُفْرَانُھَا لِاَنَّ

مَعْصِيَةَ اِبْلِيْسَ كَانَ اَصْلُهَا مِنَ الْكِبْرِ وَزَلَّةَ اٰدَمَ كَانَ اَصْلُهَا مِنَ الشَّهْوَةِ.

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

☆ ہر وہ گناہ جو شہوت (خواہشِ نفس) کی وجہ سے سرزد ہو تو اس کی بخشش کی اُمید کی جاسکتی ہے۔

☆ ہر وہ گناہ جو تکبر کی وجہ سے سرزد ہوا ہو تو اس کی بخشش کی اُمید نہیں کی جاسکتی کیونکہ ابلیس کے گناہ کی اصل وجہ تکبر تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی خطاء کی اصل وجہ شہوت (نفس کی فطری خواہش) تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش انسانی ضمیر کی فطری رغبت کے پیشِ نظر خطاء اجتہادی تھی نہ کہ خطاء ارادی ،جس میں کروڑ ہا حکمتیں تھیں لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام یا دیگر انبیاء کرامؑ کے اس طرح کے تذکرے جو قرآن مجید میں ذکر ہوئے ہیں تلاوت کے بغیر ان کا بیان سوئے ادب

ہے کیونکہ جملہ انبیاء کرامؑ ہر قسم کے ارادی گناہوں سے پاک اور معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔

۱۰۔ وَعَنْ بَعْضِ الزُّهَادِ مَنْ اَذْنَبَ ذَنْباً وَهُوَ يَضْحَکُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُهُ النَّارَ وَهُوَ يَبْکِیْ وَمَنْ اَطَاعَ وَهُوَ يَبْکِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَضْحَکُ.

بعض زاہدوں سے روایت ہے کہ

☆ جس نے گناہ اس حال میں کیا کہ وہ ہنس رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں اس حال میں داخل فرمائے گا کہ وہ رو رہا ہوگا۔

☆ جس نے اطاعت خداوندی اس حال میں کی کہ وہ رو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اس حال میں داخل فرمائے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

۱۱۔ وَعَنْ بَعْضِ الْحُکَمَآءِ لَا تَحْقِرُوا الذُّنُوْبَ الصِّغَارَ فَاِنَّهَا تَنْشَعِبُ مِنْهَا الذُّنُوْبُ الْكِبَارُ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

چھوٹے چھوٹے گناہوں کو ہلکا مت سمجھو کیونکہ ان سے بڑے گناہ پھوٹتے (پیدا ہوتے) ہیں

۱۲۔ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لَاصَغِیْرَۃَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیْرَۃَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ چھوٹے گناہ بار بار کرنے سے چھوٹے نہیں رہتے بلکہ کبیرہ ہو جاتے ہیں۔

☆ بڑے گناہ استغفار کرنے سے بڑے نہیں رہتے (بلکہ معاف ہو جاتے ہیں)

۱۳۔ قِیْلَ ھَمُّ الْعَارِفِ الثَّنَآءُ وَھَمُّ الزَّاھِدِ الدُّعَآءُ لِاَنَّ ھَمَّ الْعَارِفِ رَبُّہٗ وَھَمَّ الزَّاھِدِ نَفْسُہٗ

کہا گیا ہے کہ

☆ بندۂ عارف کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ثناء ہوتا ہے۔

☆ بندۂ زاہد کا قصد دُعاء کرنا ہے کیونکہ عارف کا مقصود اپنا پروردگار ہوتا ہے بندۂ زاہد کی فکر اپنا نفس ہوتا ہے۔

۱۴. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ مَنْ تَوَهَّمَ اَنَّ لَهٗ وَلِيًّا اَوْلٰی مِنَ اللّٰهِ قَلَّتْ مَعْرِفَتُهٗ بِاللّٰهِ وَمَنْ تَوَهَّمَ اَنَّ لَهٗ عَدُوًّا اَعْدٰی مِنْ نَّفْسِهٖ قَلَّتْ مَعْرِفَتُهٗ بِنَفْسِهٖ.

بعض داناؤں سے روایت ہے کہ

☆ جس نے یہ خیال کیا کہ اس کا اللہ تعالیٰ سے بہتر بھی کوئی دوست ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ معرفت کم ہے درحقیقت اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا ہی نہیں۔

☆ جس نے یہ خیال کیا کہ اس کا اپنے نفس سے زیادہ بھی کوئی دشمن ہے تو اس کی اپنے نفس سے معرفت کم ہے گویا اس نے نفس کو حقیقی معنی میں پہچانا ہی نہیں کہ اس کی کیا کیا چالیں ہیں۔

۱۵. وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللّٰه تعالیٰ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تعالیٰ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

قَالَ اَلْبَرُّ اَللِّسَانُ وَالْبَحْرُ هُوَ الْقَلْبُ فَاِذَا فَسَدَا لِلّسَانُ بَكَتْ عَلَيْهِ النُّفُوسُ وَاِذَا فَسَدَا الْقَلْبُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ

"فساد ظاہر ہوا بر اور بحر میں"۔ارشاد فرماتے ہیں کہ "بر" سے مراد زبان ہے اور "بحر" سے مراد دل ہے۔

☆ پس جب زبان خراب ہوجاتی ہے تو اس پر جانیں روتی ہیں

☆ جب دل خراب ہوجاتا ہے تو اس پر فرشتے روتے ہیں۔

۱۶۔ قِيْلَ اِنَّ لشَّهْوَةَ تُصَيِّرُ الْمُلُوْكَ عَبِيْدًا وَالصَّبْرَ يُصَيِّرُ الْعَبِيْدَ مُلُوْكًا اَلَا تَرٰى اِلٰى قِصَّةِ يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا.

کہا گیا ہے کہ

☆ شہوت بادشاہوں کو غلام بنادیتی ہے۔

☆ صبر غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔

کیا تم یوسف علیہ السلام اور بی بی زلیخاں کے واقعہ سے عبرت نہیں لیتے۔

۱۷ . قِيلَ طُوبىٰ مَنْ كَانَ عَقْلُه‘ اَمِيرًا وَهَوَاهُ اَسِيرًا وَوَيلٌ لِّمَنْ كَانَ هَوَاهُ اَمِيرًا وَعَقْلُه‘ اَسِيرًا.

کہا گیا ہے کہ

☆ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کی عقل اس کا امیر (قائد) ہو اور اس کی خواہشات اس کی قید میں ہوں۔

☆ تباہی ہے اس شخص کے لئے جس کی خواہشات اس کی امیر ہوں اور اس کی عقل غلام ہو۔

۱۸ . قِيلَ مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ رَقَّ قَلْبُه‘ وَمَنْ تَرَكَ الْحَرَامَ وَاَكَلَ الْحَلَالَ صَفَتْ فِكْرَتُه‘ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلٰی بَعْضِ الْاَنْبِيَآءِ اَطِعْنِیْ فِيمَآ اَمَرْتُکَ وَلَا تَعْصِنِیْ فِيمَا نَصَحْتُکَ . کہا گیا ہے کہ

☆ جس نے گناہوں کو چھوڑا، اس کا دل نرم ہوا اور جس نے حرام کو چھوڑا، اور حلال کھایا تو اس کی فکر و سوچ صاف ہوئی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جس چیز کے کرنے کا میں تمہیں حکم دوں تو اس کی اطاعت کیجئے اور جس چیز سے میں تمہیں بچنے کا حکم دوں تو اس میں نافرمانی نہ کیجئے۔

۱۹. قِيلَ اِكْمَالُ الْعَقْلِ اِتِّبَاعُ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِجْتِنَابُ سَخَطِهٖ.

کہا گیا ہے کہ

☆ عقل کی تکمیل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضامندی کے اتباع کرنے میں ہے۔

☆ اس کی ناراضگی سے اجتناب کرنے میں ہے۔

۲۰. قِيلَ لَا غُرْبَةَ لِلْفَاضِلِ وَلَا وَطَنَ لِلْجَاهِلِ.

کہا گیا ہے کہ

☆ عالم کے لئے کوئی پردیس نہیں

☆ جاہل کے لئے کوئی دیس نہیں۔

۲۱. قِیۡلَ مَنۡ کَانَ بِالطَّاعَتِ عِنۡدَ اللّٰهِ قَرِیۡباً کَانَ بَیۡنَ النَّاسِ غَرِیۡبًا.

کہا گیا ہے کہ

☆ جو اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے تو وہ لوگوں میں پردیسی ہو جاتا ہے یعنی (لوگوں میں رہتے ہوئے بھی وہ ان کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے)

۲۲. قِیۡلَ حَرَکَةُ الطَّاعَةِ دَلِیۡلُ الۡمَعۡرِفَةِ کَمَآ اَنَّ حَرَکَةَ الۡجِسۡمِ دَلِیۡلُ الۡحَیٰوةِ.

کہا گیا ہے کہ

☆ اطاعت کے لئے حرکت وسعی (دوڑ دھوپ) معرفتِ الٰہی کی دلیل ہے جیسا کہ حرکتِ جسم زندگی کی دلیل ہے۔

۲۳. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَآلِهٖ وَسَلّم اَصۡلُ

جَمِیعِ الْخطایا حُبُّ الدُّنیا وَاَصلُ جَمِیعِ الْفِتَنِ مَنْعُ الْعُشْرِ وَالزَّکٰوۃ .

آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

☆ جملہ خطاؤں کی بنیاد دنیا کی محبت ہے۔

☆ جملہ فتنوں کی بنیاد عشر و زکوٰۃ کا روکنا ہے۔

۲۴. قِیلَ اَلْمُقِرُّ بِالتَّقْصِیرِ اَبَدًا مَحْمُوْد" وَّالْاِقْرَارُ بِالتَّقْصِیرِ عَلَّامَۃُ الْقَبُوْلِ.

کہا گیا ہے کہ

☆ غلطی کا اقرار کرنے والا ہمیشہ قابلِ ستائش رہا ہے۔

☆ غلطی کا اقرار توبہ قبول ہونے کی علامت ہے ۔

۲۵. قِیلَ کُفْرَانُ النِّعْمَۃِ لَوْم" وَصُحْبَۃُ الْاَحْمَقِ شُوْم".

کہا گیا ہے کہ

☆ کفرانِ نعمت قابلِ سرزنش ہے۔

☆ بیوقوفوں کی صحبت بدبختی ہے۔

٢٦. قَالَ الشَّاعِرُ اَشْعَارًا

يَامَنْ بِدُنْيَاهُ اشْتَغَلْ قَدْ غَرَّهٗ طُوْلُ الْاَمَلْ

اَوَلَمْ يَزَلْ فِیْ غَفْلَةٍ حَتّٰی دَنَا مِنْهُ الْاَجَلْ

اَلْمَوْتُ يَاْتِیْ بَغْتَةً وَالْقَبْرُ صَنْدُوْقُ الْعَمَلْ

اِصْبِرْ عَلٰی اَهْوَالِهَا لَا مَوْتَ اِلَّا بِالْاَجَلْ

کسی شاعر نے (کیا خوب) کہا

اے وہ شخص جو دنیا میں مشغول ہوا، درحقیقت اُسے لمبی لمبی اُمیدوں نے دھوکہ دیا۔ کیا ہمیشہ وہ غفلت میں رہے گا؟ یہاں تک کہ اُسے وقتِ اجل آ لے۔ موت اچانک آ پہنچتی ہے اور قبر تو اعمال کا صندوق ہے۔ اس دنیا کی تکلیف پر صبر کر۔ کیونکہ اجل کے بغیر موت نہیں۔

بَابُ الثُّلَاثِیّ

٢٧. رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَصْبَحَ وَهُوَ يَشْكُوْ ضِيْقَ الْمَعَاشِ

فَكَاَنَّما يَشْكُوُرَبَّه، وَمَنْ اَصْبَحَ لِاُمُوْرِ الدُّنْيا حزِيْنًا فَقَدْ اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَاهُ فَقَدْ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ.

تین تین نصائح کے بیان میں

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

☆ جو شخص صبح کو اُٹھا اور وہ تنگیءِ معاش کی شکایت کر رہا تھا تو گویا اس نے اپنے ربّ کی شکائیت کی۔

☆ جو شخص صبح کو اُٹھا اور وہ دنیاوی معاملات کے لئے پریشان ہوا تو گویا اس نے صبح اُٹھتے ہی اللہ تعالیٰ پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

☆ جس نے دولت مند کی عزت اس کی دولت کی وجہ سے کی تو درحقیقت اس کا تیسرا حصہ دین چلا گیا۔

٢٨. وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ ثَلٰثٌ" لَا یُدْرَکُ بِثَلٰثٍ اَلْغِنٰی بِالْمُنٰی

وَالشَّبَابُ بِالْخِضَابِ وَالصِّحَّةُ بِالْاَدْوِيَةِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

☆ تین چیزیں تین چیزوں سے نہیں ملتیں۔

☆ دولت مندی تمنا سے۔

☆ جوانی خضاب (بالوں کو رنگ لگانے) سے۔

☆ صحت دوائیوں سے۔ (علاج سنت ہے کرنا چاہیئے مگر اس میں شفا رکھنا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے لہٰذا علاج کیا جائے مگر شفا کا یقین اللہ تعالیٰ پر ہی ہو)

۲۹. وَعَنْ عُمَرَ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ حُسْنُ التَّوَدُّدِ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ وَحُسْنُ التَّدْبِیْرِ نِصْفُ الْمَعِیْشَةِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ لوگوں سے اچھی، نیک محبت (حسن سلوک) رکھنا نصف عقل ہے۔

☆ اچھی بات پوچھنا نصف علم ہے۔

☆ اچھی تدبیر نصف معیشت ہے۔

۳۰. وَعَنْ عُثْمَان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ' مَنْ تَرَکَ الدُّنْیَا اَحَبَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ تَرَکَ الذُّنُوْبَ اَحَبَّہُ الْمَلٰٓائِکَۃُ وَمَنْ حَسَمَ الطَّمَعَ عَنِ الْمُسلِمِیْنَ اَحَبَّہُ الْمُسْلِمُوْنَ.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

☆ جس نے (حبِ دنیا) کو ترک کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا۔

☆ جس نے گناہ کو ترک کیا تو ملائکہ اس کے ساتھ زیادہ محبت کریں گے

☆ جس نے مسلمانوں سے طمع (لالچ) کو چھوڑا تو مسلمان اس کے ساتھ زیادہ محبت کریں گے۔

۳۱. وَعَنْ عَلِیّ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اِنَّ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا یَکْفِیْکَ الْاِسْلَامُ نِعْمَۃً وَاِنَّ مِنَ الشُّغْلِ

يَكْفِيكَ الطَّاعَةُ شُغْلاً وَاِنَّ مِنَ الْعِبْرَةِ يَكْفِيكَ الْمَوْتُ عِبْرَةً.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

☆ اے مسلمان! تجھے دنیا کی جملہ نعمتوں میں سے ایک نعمت (اسلام) ہی کافی ہے۔

☆ دنیوی مشاغل میں سے تجھے ایک اطاعت (الٰہی) کا شغل ہی کافی ہے۔

☆ عبرت حاصل کرنے کے لئے تجھے صرف موت ہی سے عبرت لینا کافی ہے۔

۳۲. وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰه تعالیٰ عنهُ كَمْ مِّنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالنِّعْمَةِ عَلَيْهِ وَكَمْ مِّنْ مَّفْتُوْنٍ بِالثَّنَآءِ عَلَيْهِ وَكَمْ مِّنْ مَّغْرُوْرٍ بِالسَّتْرِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

☆ بہت سے لوگ زیادہ نعمتوں کی وجہ سے گناہ میں مبتلا

ہو جاتے ہیں۔

☆ بہت سے لوگ اپنی مداحی اور خوشامد کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

☆ بہت سے لوگ اپنے گناہوں پر پردہ پوشی کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور اُنہیں اس پر اپنی نیکی کا گمان ہوتا ہے اور وہ مزید گناہوں پر دلیر ہو جاتے ہیں)

۳۳. وَعَنْ دَاوٗدَ النَّبِیّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اُوْحِیَ فِی الزَّبُوْرِ حَقّ" عَلَی الْعَاقِلِ اَنْ لَّا یَشْتَغِلَ اِلَّا بِثَلٰثٍ تَزَوُّد" لِمَّعَادٍ وَّمَئُوْنَۃ" لِمَعَاشٍ وَّطَلَبُ لَذَّۃٍ بِحَلَالٍ.

حضرت داوٗد النبی علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ زبور میں وحی کی گئی کہ عقل مند شخص پر لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کے سوا کسی اور میں مشغول نہ ہو۔

☆ توشہءِ آخرت کی تیاری۔

☆ دنیوی گزران کے لیے محنت و مشقت۔

☆طلبِ لذت بذریعہ مالِ حلال۔

۳۴. وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ' اَنَّہ' قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ثَلٰثٌ مُنْجِیَات" وَّثَلٰث" مُهْلِكَات" وَثَلٰث" دَرَجَات" وَثَلٰث" کَفَّارَات" اَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَخَشْیَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ لسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی وَالْعَدْلُ فِی الرِّضَآءِ وَالْغَضَبِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَشُحّ" شَدِیْد" وَّهَوًی مُتَّبَع" وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَاَمَّا الدَّرَجَاتُ فَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَام" وَاَمَّا الْكَفَّارَاتُ فَاِسبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی السَّبْرَاتِ وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، تین چیزیں درجات بلند کرتی ہیں اور تین چیزیں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

جو چیزیں نجات دہندہ ہیں

☆ خوفِ خدا ظاہراً و باطناً۔ ☆ میانہ روی امیری و غریبی میں۔

☆ انصاف کرنا خوشی و غصہ ہر دو حال میں۔

جو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں۔

☆ سخت ترین بخل۔ ☆ اطاعتِ ہوس۔ ☆ خود پسندی۔

جو درجات بلند کرنے والی چیزیں ہیں۔

☆ سلام کا پھیلانا۔ ☆ غربا کو کھانا کھلانا۔

☆ رات کو نماز (تہجد) پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں

جو گناہوں کو مٹانے والی چیزیں ہیں۔

☆ سردیوں میں کامل وضو کرنا۔

☆ نماز باجماعت کے لیے پیدل جانا۔

☆ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۳۵. وَقَالَ جِبْرِیْلُ علیہِ السّلام یَا مُحَمَّدُ ﷺ عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَیِّت" وَاحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّکَ مُفَارِقُه' وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَجْزِیّ" بِهٖ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ

اے محمد ﷺ آپ اپنی اُمت پر واضح کردیں کہ

☆ آپ جس طرح چاہیں زندگی گذاریں، بے شک آپ نے دنیا سے رخصت ہونا ہی ہے (وفات پانی ہے)

☆ آپ جس طرح چاہیں (دنیا سے) محبت کریں، آپ نے اس سے جدا ہونا ہی ہے۔

☆ جو عمل چاہیں کریں بے شک آپ کو اس کا صلہ ملنا ہی ہے۔

۳۶. قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ثَلٰثُ نَفَرٍ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ

تَحتَ ظِلِّ عَرشِہٖ یَومَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّہ، اَلْمُتَوَضِّیْ فِی الْمَکَارِہٖ وَالْمَاشِیْ اِلیٰ الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ وَمُطْعِمُ الْجَآئِعِ.

آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

تین اشخاص ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے نیچے سایہ عطاء فرمائیں گے جس دن اُس کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

☆ تکلیف دہ حالت میں مکمل وضو کرنے والا۔

☆ اندھیری رات میں مسجد کی طرف جانے والا۔

☆ بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔

۳۷. وَقِیلَ لِاِبْرَاھِیمَ علیہ السلام لِاَیِّ شَیٍٔ اِتَّخَذَکَ اللّٰہُ خَلِیلاً قَالَ بِثَلٰثَۃِ اَشیَآءَ اِختَرتُ اَمرَ اللّٰہِ تَعالیٰ عَلیٰ اَمرِ غَیرِہٖ وَمَا اھتَمَمتُ بِمَا تَکَفَّلَ اللّٰہُ لِی وَمَا تَعَشَّیتُ وَمَا تَغَدَّیتُ اِلاَّ مَعَ الضَّیفِ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز کی وجہ سے دوست بنایا؟

تو آپؑ نے فرمایا کہ تین چیزوں کی وجہ سے

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم کو میں نے دوسرے احکام پر ترجیح دی۔

☆ اس چیز کا میں نے کبھی اہتمام نہیں کیا، جس میں اللہ تعالیٰ نے میری کفالت لی۔

☆ میں نے رات اور دن کا کوئی بھی کھانا مہمان کے بغیر نہیں کھایا۔

۳۸. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ ثَلٰثَةُ اَشْيَآءَ تُفَرِّجُ الْغُصَصَ ذِكْرُ اللّٰهِ تعالیٰ وَلِقَاءُ اَوْلِيَآئِهٖ وَكَلَامُ الْحُكَمَآءِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

تین چیزیں پریشانیوں کو دور کرتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

☆ اولیاء اللہ کرامؒ سے ملاقات۔ ☆ داناوں کی گفتگو۔

۳۹. وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصرِیّ رضی اللّٰہ تعالیٰ

مَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ لاَ عِلْمَ لَہٗ وَمَنْ لَّا صَبْرَ لَہٗ لاَ دِیْنَ

لَہٗ وَمَنْ لَّا وَرُعَ لَہٗ لاَ زُلْفٰی لَہٗ.

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ جس میں ادب نہیں اس کے پاس علم نہیں۔
(یعنی بے ادب شخص بہت سارے ظاہری علم کے باوجود بھی
بےعلم ہے)

☆ جس میں صبر نہیں اس میں (کمال) دین نہیں۔

☆ جس میں تقویٰ نہیں، اسے خدا کا قرب حاصل نہیں۔

۴۰. وَرُوِیَ اَنَّ رَجُلاً خَرَجَ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ

اِلٰی طَلَبِ الْعِلْمِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ نَبِیَّھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْہِ

فَاَتَاہُ فَقَالَ لَہٗ یَافَتٰی اِنِّیْ اَعِظُکَ بِثَلٰثِ خِصَالٍ

فِیْھَا عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ خِفِ اللّٰہَ فِی السِّرِّ

وَالْعَلَانِيَةِ وَامسِک لِسَانَکَ عَنِ الْخَلقِ لاَ تذْكُرهُمْ اِلَّا بخَيرٍ وَانْظُرْ خبْزك الَّذِىْ تاكُلُه‘ حَتىٰ يَكُوْنَ مِنَ الحَلاَلِ فَامْتَنعَ الْفَتىٰ عَنِ الْخُرُوْجِ۔

روایت کیا جاتا ہے کہ

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے علم حاصل کرنے کے لیے سفر کا ارادہ کیا تو یہ خبر اُن کے نبی علیہ السلام کو پہنچی تو انہوں نے اس طالبِ علم کو اپنے پاس بلا بھیجا، جب وہ آیا تو پیغمبر علیہ السلام نے اسے کہا کہ

اے نوجوان میں تجھے تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں کہ ان میں پہلے گزرنے والوں اور بعد میں آنے والوں (یعنی) سب کا علم ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ظاہر و باطن ہر حال میں ڈرتے رہنا۔

☆ اپنی زبان کو مخلوق (کے خلاف) بند رکھ اور نیکی کے سوا

اُن کی کوئی چیز بیان نہ کر۔

☆ دیکھ اس روٹی کو جسے تو کھاتا ہے یہاں تک کہ تجھے یقین حاصل ہو جائے کہ وہ حلال ہے، تو (اس نصیحت کو سن کر) وہ نوجوان سفر سے رُک گیا۔

۴۱. وَرُوِیَ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ جَمَعَ ثَمَانِیْنَ تَابُوْتًا مِّنَ الْعِلْمِ وَلَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی نَبِیِّھِمْ اَنْ قُلْ لِّھٰذَا الْجَامِعِ لَوْ جَمَعْتَ کَثِیْرًا مِّنَ الْعِلْمِ لَمْ یَنْفَعْکَ اِلَّا اَنْ تَعْمَلَ بِثَلٰثَةِ اَشْیَآءَ لَا تُحِبُّ الدُّنْیَا فَلَیْسَتْ بِدَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا تُصَاحِبِ الشَّیْطَانَ فَلَیْسَ بِرَفِیْقِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا تُؤْذِ اَحَداً فَلَیْسَ بِحِرْفَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

روایت کی گئی ہے کہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ۸۰ صندوقوں سے بھری کتابوں کا علم حاصل کیا مگر اپنے اس علم سے کوئی فائدہ نہ

اُٹھا سکا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ، آپ اس علم جمع کرنے والے کو کہیں کہ اگرچہ تو نے بہت کچھ علم جمع کیا ہے مگر تجھے یہ فائدہ نہ دے گا جب تک تو تین چیزوں پر عمل نہ کرے گا۔

☆ دنیا سے محبت نہ کر کیونکہ یہ مومن کا گھر نہیں۔

☆ شیطان سے دوستی نہ کر کیونکہ وہ مومن کا ساتھی نہیں۔

☆ کسی کو ایذا، تکلیف نہ دے کیونکہ یہ مومن کا شیوہ نہیں۔

۴۲. وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ الدَّارَانِیّ رَحِمَہُ اللّٰہ تَعَالیٰ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْمُنَاجَاۃِ اِلٰھِیْ لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِذَنْبِیْ لَاُطَالِبَنَّکَ بِعَفْوِکَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِبُخْلِیْ لَاُطَالِبَنَّکَ بِسَخَائِکَ وَلَئِنْ اَدْخَلْتَنِی النَّارَ لَاُخْبِرَنَّ اَھْلَ النَّارِ بِاَنِّیْ اُحِبُّکَ.

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی مناجات (دُعاؤں) میں یوں کہا کہ

☆ اے میرے اللہ اگر تو نے مجھے میرے گناہوں کے ساتھ بلایا (یعنی تو نے مجھ سے میرے گناہوں کا پوچھا) تو میں ضرور تجھ سے تیرے عفو کا مطالبہ کروں گا۔

☆ اگر تو نے مجھ سے میرے بخل کے متعلق پوچھا تو میں ضرور تجھ سے تیری سخاوت کا مطالبہ کروں گا۔

☆ اگر تو نے مجھے دوزخ کی آگ میں ڈالا تو میں دوزخیوں کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ میں تجھ (اللہ تعالیٰ) سے محبت کرتا ہوں (یہ کلماتِ طیبات اللہ تعالیٰ سے غایت درجہ کی محبت، تعلق بلکہ فنائیت کی غمازی کرتے ہیں)

۴۳. وَقِيلَ اَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ لَّهُ "قَلْبٌ" عَالِمٌ وَّبَدَنٌ" صَابِرٌ" وَّقَنَاعَةٌ" بِمَا فِي الْيَدِ .

کہا گیا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے

☆ جس کا دل عالم ہو (یعنی معرفت والا) ☆ بدن صابر ہو۔

☆ اپنے پاس موجود چیز پر ہی قناعت کرنے والا ہو۔

۴۴. وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيّ رضى الله تعالىٰ عنهُ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ قَبْلَكُمْ بِثَلٰثِ خِصَالٍ بِفُضُوْلِ الْكَلَامِ وَفُضُوْلِ الطَّعَامِ وَفُضُوْلِ الْمَنَامِ.

حضرت ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ تم سے پہلے جو قومیں بھی ہلاک ہوئیں وہ تین (بری) خصلتوں کے سبب ہلاک ہوئیں۔

☆ زبان کے فضول کلام کی وجہ سے۔

☆ فضول (زیادہ) کھانے کی وجہ سے۔

☆ فضول (زیادہ) سونے کی وجہ سے۔

۴۵. وَعَنْ يَحْيَى بنِ مُعَاذِ الرَّازِيّ طُوْبٰى لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَتْرُكَهُ وَبَنٰى قَبْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَهُ وَاَرْضٰى رَبَّهُ قَبْلَ اَنْ يَّلْقَاهُ.

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک ہے کہ

☆ خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جس نے دنیا کو چھوڑا قبل اس کے کہ دنیا نے اسے چھوڑ دیا (یعنی موت سے قبل دنیا کو ترک کر دیا)

☆ جس نے اپنی قبر بنائی اس میں داخل ہونے سے پہلے (یعنی توشۂ آخرت تیار کیا)

☆ جس نے اپنے ربّ کو اس کی ملاقات سے پہلے راضی کیا (یعنی قیامِ قیامت سے قبل اعمالِ صالحہ کے ذریعہ اپنے رب کو منایا)

۴۶. وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ مَنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہُ سُنَّۃُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ وَسُنَّۃُ اَوْلِیَآئِہٖ فَلَیْسَ فِیْ یَدِہٖ شَیءٌ قِیْلَ لَہٗ مَاسُنَّۃُ اللّٰہِ قَالَ کِتْمَانُ السِّرِّ وَقِیْلَ مَاسُنَّۃُ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمُدَارَاۃُ بَیْنَ النَّاسِ وَقِیْلَ مَاسُنَّۃُ اَوْلِیَآئِہٖ قَالَ اِحْتِمَالُ الْاَذٰی عَنِ النَّاسِ وَکَانُوْا مَنْ قَبْلَنَا

یَتَوَاصَوْنَ بِثَلٰثِ خِصَالٍ وَّیَتکَا تَبُوْنَ بِھَا مَنْ عَمِلَ لِاٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ اَمْرَ دِیْنِہٖ وَدُنْیَاہُ وَمَنْ اَحْسَنَ سَرِیْرَتَہٗ اَحْسَنَ اللّٰہُ عَلَا نِیَتَہ‘ وَمَنْ اَصْلَحَ مَابَیْنَہ‘ وَبَیْنَ اللّٰہِ اَصْلَحَ اللّٰہُ مَا بَیْنَہ‘ وَبَیْنَ النَّاسِ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی سنت مبارکہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی سنت طیبہ اور اولیاء اللہ کرامؒ کا طریقہ نہ ہو تو وہ خالی ہاتھ ہے۔

عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کیا ہے؟

☆ تو فرمایا کہ راز کو چھپانا۔

عرض کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیا ہے؟

☆ تو فرمایا کہ لوگوں میں محبت و مدارات رکھنا۔

عرض کی گئی کہ اولیاء اللہ کرامؒ کا طریقہ کیا ہے؟

☆ تو فرمایا کہ لوگوں سے تکالیف برداشت کرنا، اور وہ

لوگ جو ہم سے پہلے گزرے ہیں وہ تین چیزوں کی وصیت کیا کرتے تھے اور انہیں لکھ کر دیا کرتے تھے۔

(اور وہ تین چیزیں یہ ہے)

☆ جس نے آخرت کے لئے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دینی اور دنیوی دونوں معاملات میں کفایت فرمائے گا۔

☆ جس نے اپنے باطن کو اچھا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی اچھا کر دے گا۔

☆ جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ درست کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور مخلوق کے درمیان معاملہ درست کر دے گا۔

۴۷. وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللّٰه تعالیٰ عنهُ كُنْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرَ النَّاسِ وَكُنْ عِنْدَ النَّفْسِ شَرَّ النَّاسِ وَكُنْ عِنْدَ النَّاسِ رَجُلاً مِّنَ النَّاسِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ (اے انسان) تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب

سے بہتر ہو جا۔

☆ اپنے نفس کے ہاں لوگوں میں بدترین ہو جا۔

☆ لوگوں کے نزدیک لوگوں میں سے ایک (عام) آدمی ہو جا۔

۴۸. قِیلَ اَوحی اللّٰہُ تعالیٰ اِلیٰ عُزَیرِ النَّبیِّ علیہ السّلام فَقالَ یا عُزَیرُ اِذا اَذنبتَ ذَنباً صَغِیرًا فَلاَ تَنظُرُ اِلیٰ صِغرِہٖ وَانظُرُ اِلیٰ مَنِ الَّذِیٗ اَذنَبتَ لَہٗ وَاِذا اَصابَکَ خَیرٌ" یَّسِیرٌ" فَلا تَنظُرُ اِلیٰ صِغرِہٖ وَاُنظُرُ اِلیٰ مَنِ الَّذِیٗ رَزَقکَ وَاِذا اَصابَکَ بَلِیَّۃٌ" فَلا تَشکُونِیٗ اِلیٰ خَلقِیٗ کَمالا اَشکُوکَ اِلیٰ مَلائِکَتِیٗ اِذا صَعَدَتُ اِلَیَّ مَساوِیکَ.

کہا گیا ہے کہ حضرت عُزیر علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ

☆ اے عُزیر! جب تو چھوٹا سا گناہ کرے تو اس کے چھوٹے پن کو نہ دیکھ بلکہ تو اس ذات کی طرف دیکھ جس کا تو

گناہ کر رہا ہے۔

☆ جب تجھے تھوڑی سی بھی بھلائی پہنچے تو اس کے تھوڑے ہونے کو نہ دیکھ بلکہ یہ دیکھ کہ کس ذات نے تجھے وہ بھلائی نصیب کی ہے۔

☆ جب تجھے کوئی مصیبت آ پہنچے تو پھر تو میری شکایت میری مخلوق سے نہ کر جیسا کہ میں تیری شکایت اپنے فرشتوں سے نہیں کرتا جب کہ تیرے گناہ میری طرف اُٹھالائے جاتے ہیں۔

۴۹. وَعَنْ حَاتِمِ الاَصَمّ رحمته اللّٰه تعالیٰ علیه مَامِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ لِیْ مَا تَاكُلُ وَمَا تَلْبَسُ وَاَيْنَ تُسْكِنُ فَاقُوْلُ لَهٗ اٰكُلُ الْمَوْتَ وَاَلْبَسُ الْكَفَنَ وَاُسْكِنُ الْقَبْرَ.

حضرت حاتم الاصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ایسی کوئی صبح نہیں گذرتی جس میں شیطان مجھے یہ نہ کہتا ہو کہ ☆ کیا پیو گے؟ ☆ کیا پہنو گے؟ ☆ کہاں بسیرا کرو گے؟

تو میں (اس کے جواب میں) کہتا ہوں کہ

☆ میں موت کھاؤں گا ☆ کفن پہنوں گا۔

☆ قبر میں سکونت اختیار کروں گا۔

۵۰. وَعَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ خَرَجَ مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِیَةِ اِلیٰ عِزِّ الطَّاعَةِ اَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ مِن غَیْرِ مَالٍ وَاَیَّدَه' مِنْ غَیْرِ جُلْدٍ وَاَعَزَّه' مِنْ غَیْرِ عَشِیْرَةٍ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جو شخص گناہ کی ذلت سے اطاعت کی عزت کی طرف نکلا، تو

☆ اللہ تعالیٰ اسے بغیر مال کے غنی کر دے گا۔

☆ بغیر کسی لشکر (بڑی جماعت) کے اس کی تائید فرمائے گا۔

☆ بغیر خاندان و قبیلہ کے اسے عزت سے نوازے گا۔

۵۱. وَرُوِیَ اَنَّه' عَلَیْهِ السَّلَامُ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلیٰ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ کَیْفَ اَصْبَحْتُمْ فَقَالُوْا اَصْبَحْنَا مُؤْمِنِیْنَ بِاللّٰهِ فَقَالَ وَمَا عَلَامَةُ اِیْمَانِکُمْ قَالُوْا نَصْبِرُ

عَلَى الْبَلَآءِ وَنَشْكُرُ عَلَى الرَّخَآءِ وَنَرضٰى بِالْقَضَآءِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

روایت کی گئی ہے کہ ایک دن آنحضور ﷺ کی اپنے صحابہؓ پر آمد ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

اے صحابہؓ تم نے کیسی صبح کی ؟

توانہوں نے عرض کیا

(یارسول اللہ ﷺ) ہم نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کی حالت میں صبح کی۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے ؟

توصحابہؓ نے عرض کی کہ

☆ ہم مصائب پر صبر کرتے ہیں۔

☆ ہم فراخی وفراوانی پر شکرادا کرتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر ہم راضی ہوتے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ربّ کعبہ کی قسم، تم سچے مومن ہو۔

۵۲. اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی بَعْضِ الْاَنْبِیَآءِ مَنْ لَقِیَنِیْ وَھُوَ یُحِبُّنِیْ اَدْخَلْتُہٗ جَنَّتِیْ وَمَنْ لَّقِیَنِیْ وَھُوَ یَخَافُنِیْ جَنَّبْتُہٗ نَارِیْ وَمَنْ لَّقِیَنِیْ وَھُوَ یَسْتَحْیِیْ مِنِّیْ اَنْسَیْتُ الْحَفَظَةَ ذُنُوْبَہٗ.

اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کرامؑ کی طرف وحی فرمائی. کہ

☆ جس نے مجھ سے ملاقات اس حالت میں کی کہ وہ مجھ سے محبت کرر ہا ہوتو میں اسے اپنی جنت میں داخل کر دوں گا۔

☆ جو مجھ سے اس حالت میں ملا کہ وہ مجھ سے ڈر رہا ہو تو میں اسے اپنی جہنم سے بچاؤں گا۔

☆ جو مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے شرم وحیا کرر ہا ہوتو میں اس کے گناہوں کو بھلا دوں گا جنہیں فرشتوں نے محفوظ کر رکھا ہے۔

۵۳. وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ تعالیٰ

عَنہُ اَدِّمَا افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیکَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ۔
وَاجْتَنِبْ مَحَارِمَ اللّٰہِ تَکُنْ اَزْھَدَ النَّاسِ وَارْضَ
بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

☆ تو فرائض کو ادا کر جو تجھ پر اللہ نے فرض کئے ہیں، تو تیرا شمار سب سے زیادہ عبادت گزاروں میں ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچ تو تیرا شمار سب سے زیادہ زاہدوں میں ہوگا۔

☆ تو اس پر راضی ہو جا جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں رکھا ہے تو، تو لوگوں میں سب سے زیادہ غنی شمار ہوگا۔

۵۴. وَعَنْ صَالِحِ الْمُرقَدِیّ اَنَّہٗ مَرَّ بِبَعْضِ الدِّیَارِ
فَقَالَ یَادِیَارُ اَیْنَ اَھْلُکَ الْاَوَّلُوْنَ وَاَیْنَ عُمَّارُکَ
الْمَاضُوْنَ وَاَیْنَ سُکَّانُکَ الْاَقْدَمُوْنَ فَھَتَفَ بِہٖ
ھَاتِفٌ " اِنْقَطَعَتْ اٰثَارُھُمْ وَبَلِیَتْ تَحْتَ التُّرَابِ۔

اَجْسَامُهُمْ وَبَقِيَتْ اَعْمَالُهُمْ قَلَائِدَ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ.

حضرت صالح المرقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت ہے کہ اُن کا گزر کچھ اجڑی ہوئی بستیوں سے ہوا، تو انہوں نے کہا اے بستیو!

☆ تمہارے پہلے والے مالک کہاں ہیں؟

☆ تمہارے گذشتہ تعمیر کنندگان کہاں ہیں؟

☆ تمہارے سابق رہائشی کہاں ہیں؟

تو ایک ہاتف (غیبی) نے پکارا کہ

☆ اُن کے نشانات مٹ گئے۔

☆ ان کے جسم زیرِ خاک بوسیدہ ہو گئے۔

☆ فقط ان کے اعمال ان کی گردن کے ہار بن کر باقی ہیں۔

۵۵. وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهُ تَفَضَّلْ عَلٰى مَنْ شِئْتَ فَاَنْتَ اَمِيْرُهٗ وَاسْئَلْ عَمَّنْ شِئْتَ فَاَنْتَ اَسِيْرُهٗ وَاسْتَغْنِ عَمَّنْ شِئْتَ فَاِنَّكَ نَظِيْرُهٗ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

☆(اے انسان) جس پر تو امیر (قائد) ہونا پسند کرتا ہے تو اس پر مہربانی کر۔

☆ جس کا تو قیدی بننا پسند کرتا ہے، تو اس سے (التجا کر) اور مانگ اُس سے جو تو چاہے (کیونکہ سوال کرنے والا ہمیشہ قیدی اور غلام بن جاتا ہے)

☆ بے پرواہ ہو جا اس سے جسے تو اپنے جیسا بنانا چاہتا ہے۔

۵۶. وَعَنْ یحییٰ ابْنِ مُعَاذٍ رحمۃ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ تَرْکُ الدُّنْیَا کُلِّھَا اَخْذُھَا کُلِّھَا فَمَنْ تَرَکَھَا کُلَّھَا اَخَذَھَا کُلَّھَا وَمَنْ اَخَذَھَا کُلَّھَا تَرَکَھَا کُلَّھَا فَاَخْذُھَا فِیْ تَرْکِھَا وَتَرْکُھَا فِیْ اَخْذِ ھَا.

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ

☆ تمام دنیا کا ترک کرنا (درحقیقت) مکمل دنیا کا لینا ہوتا ہے۔ لہٰذا جس نے اسے مکمل ترک کیا تو حقیقت میں

اُس نے مکمل طور پر دنیا کو حاصل کرلیا۔

☆ جس نے اس تمام دنیا کو لینے کی خواہش ظاہر کی تو وہ سب سے محروم رہا۔

☆ درحقیقت حصولِ دنیا اس کے ترک کرنے میں ہے اور محرومِ دنیا اس کے پیچھے لگنے میں ہے۔

۵۷. وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْاَدْهَمِ رَحمَةُ اللّٰهِ تَعَالیٰ علیه اَنَّه' قِیْلَ لَه' بِمَا وَجَدْتَّ الزُّهْدَ قَالَ بِثَلٰثَةِ اَشْیَآءَ رَاَیْتُ الْقَبْرَ مُوْحِشًا وَلَیْسَ مَعِیَ مُوْنِس" وَّرَاَیْتُ طَرِیْقًا طَوِیْلاً وَّلَیْسَ مَعِیَ زَاد" وَرَاَیْتُ الْجَبَّارَ قَاضِیًا وَّلَیْسَ مَعِیَ حُجَّة".

حضرت ابراھیم بن ادھم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ تم نے زُہد کیسے حاصل کیا؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تین اشیاء سے۔

☆ میں نے قبر کو جائے وحشت (مقامِ خوف) دیکھا جب

کہ میرے ساتھ کوئی ہمدرد و مونس بھی نہیں۔

☆ میں نے (سفرِ آخرت) کا طویل راستہ دیکھا جب کہ میرے پاس زادِ راہ بھی نہیں۔

☆ میں نے خدائے جبّار کو حاکم دیکھا جب کہ میرے پاس مستحکم دلیل و سند بھی نہیں۔

۵۸. وَعَنِ الشِبْلِیّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالٰی وَھُوَمِنْ عُظَمَآءِ الْعَارِفِیْنَ قَالَ اِلٰھِیْ اِنّیْ اُحِبُّ اَنْ اَھَبَ لَکَ جَمِیْعَ حَسَنَاتِیْ مَعَ فَقْرِیْ وَضَعْفِیْ فَکَیْفَ لاَ تُحِبُّ سَیّدِیْ اَنْ تَھَبَ لِیْ جَمِیْعَ سَیّاٰتِیْ مَعَ غِنَاکَ مَوْلاَ یَ عَنّیْ وَقَالَ اِذَ اَرَدْتَّ اَنْ تَسْتَانِسَ بِاللّٰہِ فَاسْتَوْحِشْ مِنْ نَفْسِکَ وَقَالَ لَوْ ذُقْتُمْ حَلاَوَۃَ الوُصْلَۃِ لَعَرفْتُمْ مَّرَارَۃَ الْقَطِیْعَۃِ .

حضرت شبلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عظیم عارفین میں سے تھے، سے روایت ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) وہ یوں

التجا کیا کرتے تھے کہ

☆ اے میرے اللہ ! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی جملہ نیکیاں باوجود اپنی محتاجی و کمزوری کے آپ کو پیش کروں تو

☆ اے میرے آقا پھر تو کیسے پسند نہیں کرے گا کہ میرے جملہ گناہوں کو معاف نہ فرمائے۔ جب کہ تو میرا بے نیاز مالک ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا !

☆ جب تو ارادہ کرے کہ تو خدا آشنا ہے تو پھر اپنے جی میں اللہ تعالیٰ سے خوب ڈر۔

☆ فرمایا کہ اگر تم وصل کی مٹھاس چکھنا چاہتے ہو تو پھر جدائی کی تلخی سے آگاہ ہونا چاہیے۔

۵۹. وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ انَّه‘ سُئِلَ عَنِ الانُسِ بِاللّٰهِ تَعالیٰ مَاهُوَ فَقَالَ انْ لَّا تَسْتَانِسَ بِكُلِّ وَجْهٍ صَبِیْحٍ وَّلَا بِصَوْتٍ طَیِّبٍ وَّلَا بِلِسَانٍ فَصِیْحٍ.

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کے بارے میں اُن سے پوچھا گیا کہ

وہ کیسے پیدا ہوتی ہے؟ تو آپؒ نے فرمایا کہ

☆ اُس کے سوا کسی بھی حسین چہرے سے محبت نہ کر۔

☆ نہ کسی خوبصورت آواز سے۔ ☆ نہ کسی فصیح زبان سے۔

۶۰. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ' انّہ' قَالَ اَلزُّھْدُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ زَاءٌ وَھَاءٌ وَّدَالٌ فَالزَّآءُ زَادٌ لِّلْمَعَادِ وَالْھَآءُ ھُدًی لِّلدِّیْنِ وَالدَّالُ دَوَامٌ عَلَی الطَّاعَۃِ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَلزُّھْدُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلزَّآءُ تَرْکُ الزِّیْنَۃِ وَالْھَاءُ تَرْکُ الْھَوٰی وَالدَّالُ تَرْکُ الدُّنْیَا.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زُہد کے تین حروف ہیں (ز۔ ھ۔ د)

☆ پس لفظ " ز " زادالمعاد کے لئے۔
(یعنی توشہء آخرت کے لئے)

☆ "ھ" ہدایت دین کے لئے۔

☆ "دال" دوائمت (ہمیشگی) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے ہے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا زہد کے تین حروف ہیں۔

☆ "ز" زینت کے ترک کرنے کے لئے۔

☆ "ھ" ترک خواہش کے لئے۔

☆ "دال" دنیا کو ترک کرنے کے لئے۔

۱۶۱. وَعَنْ حَامِدِ اللَّفَّافِ رَحِمَهُ اللّٰه تعالیٰ اَنَّه' قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَه' اَوْصِنِیْ فَقَالَ اجْعَلْ لِّدِیْنِکَ غِلَافًا کَغِلَافِ الْمُصْحَفِ قِیْلَ لَه' مَا غِلَافُ الدِّیْنِ قَالَ لَه' تَرْکُ الْکَلَامِ اِلَّا مَالَا بُدَّمِنْهُ وَتَرْکُ الدُّنْیَا اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ وَتَرْکُ مُخَالَطَةِ

النَّاسِ اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنهُ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ اَصْلَ الزُّهْدِ اَلِاجْتِنَابُ عَنِ الْمَحَارِمِ كَبِيْرِهَا وَصَغِيْرِهَا وَاَدَآءُ جَمِيْعِ الْفَرَآئِضِ يَسِيْرِهَا وَعَسِيْرِهَا وَتَرْكُ الدُّنْيَا عَلٰى اَهْلِهَا قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا.

حضرت حامد اللفاف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے، تو آپؒ نے فرمایا کہ (اے طالبِ نصیحت) تو اپنے دین کے لئے قرآن پاک کے غلاف کی طرح غلاف بنا لے۔

تو اُن سے عرض کی گئی کہ غلافِ دین کیا ہے ؟ تو فرمایا کہ

☆ ضروری گفتگو کے علاوہ (فضول) باتوں کا ترک کر دینا۔

☆ ضروری اشیاء کے علاوہ (سامان) دنیا کو ترک کر دینا۔

☆ ضروری اُمور کے علاوہ لوگوں میں گھُلنے ملنے کو چھوڑ دینا۔ پھر یقین کیجئے کہ

☆ درحقیقت زہد ہر چھوٹے بڑے حرام سے بچنا ہے۔

☆ جملہ فرائض کی ادائیگی ہے خواہ یہ آسان ہوں یا مشکل۔

☆ دنیا کو دنیا داروں کے لئے چھوڑ دینا خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔

۶۲. وَعَنْ لُقْمَانَ الْحَکِیمِ اَنَّہٗ قَالَ لِاِ بْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ ثَلٰثَۃُ اَثْلَاثٍ ثُلُثٌ لِلّٰہِ وَثُلُثٌ لِّنَفْسِہٖ وَثُلُثٌ لِلدُّوْدِ فَاَمَّامَا ھُوَ لِلّٰہِ فَرُوْحُہٗ وَمَا ھُوَ لِنَفْسِہٖ فَعَمَلُہٗ وَاَمَّا مَا ھُوَ لِلدُّوْدِ فَجِسْمُہٗ.

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! لوگ (یعنی ہر انسان) تین حصوں میں (تقسیم) ہیں۔ تین میں ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک حصہ جان کے لئے اور ایک حصہ کیڑوں کے لئے ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

☆ وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، وہ اس کی روح ہے۔

☆ وہ حصہ جو اس کی اپنی جان کے لئے ہے وہ اس کے اعمال ہیں (جس پر اسے جزاء یا سزا ملے گی)

☆ وہ حصہ جو کیڑوں کے لئے ہے وہ اس کا جسم ہے۔

۶۳. وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهُهٗ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ يَّزِدْنَ فِى الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ اَلسِّوَاكُ وَالصَّوْمُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْآنِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں۔

☆ مسواک۔ ☆ روزہ۔ ☆ تلاوت کلامِ مجید۔

۶۴. وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ رضی اللّٰه تعالیٰ عنه اَلْحُصُوْنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثٌ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ وَذِكْرُ اللّٰهِ حِصْنٌ وَقِرَآءَةُ الْقُرْآنِ حِصْنٌ.

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے وار سے بچنے کے لئے مومن کے تین (محفوظ) قلعے ہیں

☆ مسجد قلعہ ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر قلعہ ہے۔

☆ تلاوتِ کلام مجید قلعہ ہے۔

۶۵. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثٌ مِّنْ كُنُزِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُعْطِيْهَا اللّٰهُ اِلَّا مَنْ اَحَبَّهٗ اَلْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَلصَّبْرُ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے تین خزانے ایسے ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کو عطاء کرتا ہے جن سے وہ پیار کرتا ہے۔ (وہ خزانے یہ ہیں)

☆ الفقر (تنگدستی)۔ ☆ مرض۔ ☆ صبر۔

تنگدستی۔ بہت سارے گناہوں سے باز رکھتی ہے۔

مرض۔ بیماری کے باعث گناہ جھڑتے ہیں۔

صبر۔ صبر پر درجات بلند ہوتے ہیں۔

۶۶. وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عنه حِيْنَ سُئِلَ مَاخَيْرُ الْاَيَّامِ وَمَا خَيْرُ الشُّهُوْرِ وَمَا خَيْرُ

الاَعْمَالِ فَقَالَ خَيْرُ الاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَخَيْرُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَخَيْرُ الاَعْمَالِ الصَّلٰوتُ الْخَمْسُ لِوَقْتِهَا فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَبَلَغَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَجَابَ بِكَذَا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه لَوْسُئِلَ الْعُلَمَآءُ وَالْحُكَمَآءُ وَالْفُقَهَآءُ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ لَمَآ اَجَابُوْا بِمِثْلِ مَآ اَجَابَ بِهِ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِلَّا اَنِّيْ اَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ الاَعْمَالِ مَا يَقْبَلُ اللّٰه تَعَالٰى مِنْكَ وَخَيْرَ الشُّهُوْرِ مَا تَتُوْبُ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَخَيْرَ الاَيَّامِ مَا تَخْرُجُ فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى اللّٰه تَعَالٰى مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت اُن سے بہترین دنوں، بہترین مہینوں اور

بہترین اعمال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

☆ دنوں میں بہترین دن جمعہ ہے۔

☆ مہینوں میں بہترین مہینہ رمضان ہے۔

☆ اعمال میں بہترین عمل نماز پنجگانہ اپنے اوقات پر ادا کرنا ہے۔

تو تین دن ہی اس بات پر گزرے تھے کہ

یہ خبر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح سوال کیا گیا ہے اور انہوں نے ایسا جواب دیا ہے تو اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر مشرق، مغرب کے علماء اور فقہاء سے اس طرح کا سوال کیا جاتا تو وہ ایسا جواب نہ دے پاتے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔ مگر میں (اس پر مزید) یہ کہتا ہوں کہ

☆ سب سے بہتر اعمال وہ ہیں جو تجھ سے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے

☆ سب سے بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تو اللہ تعالیٰ کی

طرف متوجہ ہوتا ہے، وہ توبۂ نصوح ہے۔

☆ دنوں میں بہترین دن وہ ہے جس دن تو ایمان کی حالت میں دنیا (کے چنگل) سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف کوچ کرے یعنی ایمان کی حالت میں تیرا وصال ہوجائے۔

٦٧. وَقَالَ الشَّاعِرُ اَشْعَارًا.

اَمَا تَرىٰ كَيْفَ يُبْلِيْنَا الْجَدِيْدَانِ
وَنَحْنُ نَلْعَبُ فِيْ سِرٍّ وَّاِعْلَانٍ
لَا تَرْكَنَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَنِعْمَتِهَا
فَاِنَّ اَوْطَانَهَا لَيْسَتْ بِاَوْطَانٍ
وَاعْمَلْ لِنَفْسِكَ مِنْ قَبْلِ الْمَمَاتِ فَلَا
تَغُرُّكَ كَثْرَةُ اَصْحَابٍ وَّاِخْوَانٍ

وَقِيْلَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ وَزَهَّدَهٗ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ.

کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

☆ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ شب و روز (کی آمد و رفت)
نے ہمیں کس طرح بوسیدہ کر دیا ہے اور اس کے باوجود بھی
ہم اس کے ظاہر و پوشیدہ کھیل کود میں مصروف ہیں۔
☆ تو دنیا اور اس کی آسائش کی طرف نہ جھک، در حقیقت
یہ دنیا کا وطن اصلی وطن نہیں ہے۔
☆ اپنے لئے موت سے پہلے ہی کچھ عمل کر لے۔
کہیں تجھے دوست واحباب کی کثرت سے دھوکہ نہ
ہو جائے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ
اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے، تو
☆ اسے دین میں سمجھ عطاء فرما دیتا ہے۔
☆ دنیا سے بے رغبتی۔ (یعنی زُہد)
☆ اسے اپنے نفس کے عیوب پر گرفت کی نظر دے دیتا ہے۔
۶۸. وَعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ

اَلطِّیبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَینِیْ فِی الصَّلٰوۃِ
وَکَانَ مَعَہٗ اَصْحَابُہٗ جُلُوْسًا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِنِ
الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالیٰ عَنہ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْہِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِنْفَاقُ
مَالِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَنْ یَّکُوْنَ اِبْنَتِیْ
تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعالیٰ عَنہُ صَدَقْتَ یَآ اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہ
وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰث" اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ الثَّوْبُ الْخَلِقُ فَقَالَ عُثْمَانُ
رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہ صَدَقْتَ یَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعالیٰ عَنہ وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ اِشْبَاعُ
الْجِیْعَانِ وَکِسْوَۃُ الْعُرْیَانِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ
عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالیٰ عَنہ صَدَقْتَ یَا عُثْمَانُ

رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہ وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنیا ثَلٰثٌ
اَلْخِدمَۃُ لِلضَّیفِ وَالصَّومُ فِی الصَّیفِ وَالضَّربُ
بِالسَّیفِ فَبَینَمَا ھُمْ فِیْ ذَالِکَ اِذْجَآءَ جِبرَآئِیلُ
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَالَ اَرْسَلَنِیَ اللّٰہُ تبارَکَ وَتَعَالیٰ
لَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَکُمْ وَاَمَرَکَ اَنْ تَسْاَلَنِیْ عَمَّا
اُحِبُّ اِنْ کُنتُ مِنْ اَھلِ الدُّنْیَا فَقَالَ مَاتُحِبُّ اِنْ
کُنتَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا فَقَالَ اِرْشَادُ الضَّآلِّیْنَ
وَمُوَانَسَۃُ الْغُربَآءِ الْقَانِتِیْنَ وَمُعَاوَنَۃُ اَھْلِ الْعِیَالِ
الْمُعْسِرِیْنَ وَقَالَ جِبرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُحِبُّ رَبُّ
الْعِزَّۃِ جَلَّ جَلالُہٗ مِنْ عِبَادِہٖ ثَلٰثُ خِصَالٍ بَذْلُ
الاِسْتِطَاعَۃِ وَالْبُکَآءُ عِنْدَ النَّدَامَۃِ وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْفَاقَۃِ۔

آنحضور ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ

مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔ (میرے لئے
تمہاری دنیا سے تین چیزیں پسند کی گئی ہیں)۔

☆ خوشبو۔

☆ عورت (بذریعہ نکاح، عورت جس سے نسل انسانی کی بقا ہے)

☆ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے تو اُس وقت آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ کے چہرے پر نظر جمانا۔

☆ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر خرچ کرنا۔

☆ اپنی بیٹی کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے نکاح میں دینا، تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اے ابوبکر صدیقؓ تو نے سچ کہا مجھے بھی دنیا میں تین کام پسند ہیں۔

☆ امر بالمعروف۔ ☆ نہی عن المنکر۔ ☆ پرانے کپڑے پہننا۔

تو اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا میں سے تین چیزیں پسند ہیں۔

☆ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

☆ ننگوں کو کپڑے پہنانا۔

☆ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

تو اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عثمانؓ تو نے سچ کہا مجھے بھی دنیا میں سے تین چیزیں پسند ہیں

☆ مہمان کی خدمت کرنا۔

☆ سخت گرمی میں روزہ رکھنا۔

☆ میدانِ جنگ میں شمشیر زنی کرنا۔

یہی گفتگو چل رہی تھی کہ اسی دوران اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور کہا کہ

مجھے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری گفتگو سن کر بھیجا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم مجھ سے بھی میری پسند کے بارے میں سوال کرو کہ اگر میں اہلِ دنیا میں سے ہوتا تو میری پسند کیا ہوتی تو آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ اگر آپ اہلِ دنیا میں سے ہوتے تو کیا پسند فرماتے؟

تو جبرائیل امینؑ نے کہا

☆ بھٹکوں کی رہبری و راہنمائی کرتا۔

☆ عیال دار غرباء سے پیار کرتا۔

☆ تنگدست عیال داروں کی معاونت اور مدد کرتا۔

اور پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ رب العزت جل جلالہ بھی اپنے بندوں میں تین خصلتیں پسند فرماتا ہے۔

☆ اپنی طاقت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت (خوشنودی) میں لگانا۔

☆ پشیمانی کے وقت گریہ زاری نہ کرنا۔

☆ بہ وقت فاقہ صبر کرنا۔

٦٩. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ مَنِ اعْتَصَمَ بِعَقْلِهٖ ضَلَّ وَمَنِ اسْتَغْنٰى بِمَا لِهٖ قَلَّ وَمَنْ عَزَّ بِمَخْلُوْقٍ ذَلَّ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ۔

☆ جس نے محض اپنی عقل پر ہی اعتماد کیا تو وہ گمراہ ہوا۔

☆ جس نے اپنے مال کے سبب استغنا کیا تو مفلس ہوگیا۔

☆ جس نے مخلوق سے عزت چاہی تو وہ ذلیل ہوا۔

٧٠. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ ثَمَرَةُ الْمَعْرِفَةِ ثَلٰثُ خِصَالٍ اَلْحَيَآءُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَالْحُبُّ فِى اللهِ تَعَالٰى وَالْاُنُسُ بِاللهِ تَعَالٰى.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

ثمرات معرفت کی تین خوبیاں ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا۔ ☆ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس و پیار کرنا (بذریعہ ذکر و بندگی)

٧١. وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

قَالَ اَلْمَحَبَّةُ اَسَاسُ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِفَّةُ عَلَامَةُ الْيَقِيْنِ وَرَأْسُ الْيَقِيْنِ اَلتَّقْوٰی وَالرِّضٰی بِتَقْدِیْرِ اللّٰه تَعَالٰی.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ محبتِ (خدا) معرفت کی بنیاد ہے۔

☆ پرہیزگاری علامتِ یقین ہے۔

☆ اصل یقین تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی ہونا ہے۔

۷۲. وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه قَالَ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبَّ مَآ اَحَبَّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی اَحَبَّ اَنْ لَّا یَعْرِفَهُ النَّاسُ.

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

☆ جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی تو اس نے ہر اس سے پیار کیا جو محبوبِ خدا ہے۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے پیار کیا تو اس نے

اللہ کی راہ میں پیار کیا۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتا ہے تو پھر وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اسے نہ پہچانیں (کیونکہ لوگوں میں شہرت کے باعث فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے)۔

۷۳. وَعَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ صِدُقُ الْمَحَبَّۃِ فِیْ ثَلٰثِ خِصَالٍ اَنْ یَّخْتَارَ کَلَامَ حَبِیْبِہٖ عَلٰی کَلَامِ غَیْرِہٖ وَیَخْتَارَ مُجَالَسَۃَ حَبِیْبِہٖ عَلٰی مُجَالَسَۃِ غَیْرِہٖ وَیَخْتَارَ رِضٰی حَبِیْبِہٖ عَلٰی رَضِیٰ غَیْرِہٖ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

سچی محبت تین خوبیوں میں ہے۔

☆ یہ کہ دیگر جملہ کلام (گفتگوؤں) پر اپنے محبوب کے کلام کا انتخاب کرے۔

☆ دیگر جملہ محافل پر اپنے محبوب کی محفل کا انتخاب کرے۔

☆ دیگر جملہ خواہشوں پر اپنے محبوب کی مرضی کا انتخاب کرے

۷۴. وَعَنْ وَّهْبِ بنِ مَنبّهِ الْيَمَانِيّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنه مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰتِهِ اَلْحَرِيْصُ فَقِيْرٌ وَاِنْ كَانَ مَلِكَ الدُّنْيَا وَالْمُطِيْعُ مُطَاعٌ وَاِنْ كَانَ مَمْلُوْكًا وَالْقَانِعُ غَنِیٌّ وَّاِنْ كَانَ جَائِعًا.

حضرت وہب بن منبّہ الیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ توریت میں یہ (نصیحت) تحریر ہے کہ

☆ حریص شخص اگرچہ پوری دنیا کا مالک ہو تو پھر بھی فقیر ہے۔

☆ (اللہ تعالیٰ کی) فرمانبرداری کرنے والا اگرچہ غلام ہو اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔

☆ صاحبِ قناعت اگرچہ بھوکا بھی ہو پھر بھی غنی ہوتا ہے۔

۷۵. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَعَ الْخَلْقِ لَذَّةٌ وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ فِيْهَا رَغْبَةٌ وَّمَنْ عَرَفَ عَدْلَ اللّٰهِ تَعالیٰ لَمْ

يَتَقَدَّمُ اِلَيۡهِ الۡخُصَمَآءُ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرلی اسے مخلوق (سے رابطہ) میں لذت نہیں۔

☆ جس نے دنیا کی پہچان رکھی اسے (اللہ تعالیٰ کی معرفت) میں کوئی رغبت نہیں۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا تو دشمن بھی اس کی طرف (اللہ تعالیٰ کی سزا کے ڈر سے) نہیں بڑھتے۔

٧٦. وَعَنۡ ذِی النُّوۡنِ الۡمِصۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنۡہ کُلُّ خَآئِفٍ ھَارِبٌ وَکُلُّ رَاغِبٍ طَالِبٌ وَکُلُّ اٰنِسٍ بِاللّٰہِ مُسۡتَوۡحِشٌ عَنۡ نَّفۡسِہٖ.

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

☆ ہر وہ شخص جو (بدی سے) ڈرتا ہے وہ (اس سے) بچتا ہے۔

☆ جو (برائی کا) راغب ہوتا ہے وہی اس کو پاتا ہے۔

☆ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا ہے وہی اپنے نفس سے ڈرنے والا ہے۔

٧٧. وَقَالَ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰي اَسِيْرٌ وَقَلْبُه' بَصِيْرٌ وَّعَمَلُه' لِلّٰهِ كَثِيْرٌ.

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو عارف باللہ ہے

☆ وہ دنیا میں قیدی کی مانند ہے۔ ☆ اس کا دل روشن ہے۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کی (رضاء جوئی میں) عملِ کثیر کا مالک ہے۔

٧٨. وَعَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيِّ اَنَّه' قَالَ اَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَلْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ وَمِفْتَاحُ الدُّنْيَا الشَّبَعُ وَمِفْتَاحُ الْاٰخِرَةِ اَلْجُوْعُ.

حضرت ابن سلیمان دارانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ دنیا، آخرت (دونوں جہانوں) کی بھلائی کی بنیاد

خوفِ الٰہی میں ہے۔

☆ دنیا کی کنجی شکم سیری میں ہے۔

☆ آخرت کی کنجی بھوک میں ہے۔

۷۹. وَقِيْلَ اَلْعِبَادَةُ حِرْفَةٌ وَّحَانُوْتُهَا الْخِلْوَةُ وَرَأسُ مَالِهَا التَّقْوٰى وَرِبْحُهَا الْجَنَّةُ.

کہا گیا ہے کہ

☆ عبادت کسب (آخرت) ہے اور اس کی دوکان تنہائی ہے۔

☆ اس کا راٗس المال (وہ بنیادی مال جو کاروبار میں لگایا جاتا ہے) تقویٰ ہے۔

☆ اس کا منافع جنت ہے۔

۸۰. قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحْسِنْ ثَلَاثًا بِثَلَاثٍ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْكِبْرَ بِالتَّوَاضُعِ وَالْحِرْصَ بِالْقَنَاعَةِ وَالْحَسَدَ بِالنَّصِيْحَةِ.

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ تین چیزیں تین چیزوں سے درست رکھ تا کہ تیرا شمار (باکمال) مومنین میں ہو۔

☆ تکبر کو تواضع اور عاجزی سے۔

☆ لالچ کو قناعت اور صبر سے۔ ☆ حسد کو خیر خواہی سے۔

بَابُ الرُّبَاعِیِّ

۸۱۔ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ یَا اَبَاذَرٍّ (رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہٗ) جَدِّدِ السَّفِیْنَۃَ فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِیْقٌ وَخُذِ الزَّادَ کَامِلًا فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِیْدٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَاِنَّ الْعَقَبَۃَ کَؤُدٌ وَاَخْلِصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِیْرٌ۔

چار، چار نصائح کے بیان میں

آنحضور ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو

ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر !

☆ اپنی کشتی کو نئی کر کیونکہ سمندر بہت گہرا ہے۔

☆ توشۂ راہ مکمل لے کیونکہ سفر بہت دور کا ہے۔

☆ بوجھ ہلکا کر کیونکہ گھاٹی بڑی سخت ہے۔

☆ عمل کو درست (خالص) کر کیونکہ تنقید کرنے والا بڑا بصیر ہے۔ (خلاصہ کلام یہ ہے کہ بندہ کو چاہیے کہ فکرِ آخرت میں ہر وقت ذکر و عبادت میں مشغول رہے اور حسب طاقت اعمالِ صالحہ اور توشہء آخرت بڑھاتا رہے اور گناہ کا بوجھ کم کرتا رہے کیونکہ اعمال کی چھان بین بڑی سخت اور باریکی سے ہوگی، کوئی بچ نہیں سکے گا)

۸۲. وَقَالَ الشَّاعِرُ اَشْعَارًا.

فَرْضٌ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَتُوْبُوْا

لٰكِنَّ تَرْكَ الذُّنُوْبِ اَوْجَبُ

وَالصَّبْرُ فِى النَّائِبَاتِ صَعْبٌ

لکِنَّ فَوْتَ الثَّوَابِ اَصْعَبُ

وَالدَّھْرُ فِیْ صَرْفِہٖ عَجِیْبٌ

لکِنَّ غَفْلَۃَ النَّاسِ اَعْجَبُ

وَکُلُّ مَاقَدْ یَجِئُ قَرِیْبُ

وَلکِنَّ الْمَوْتَ مِنْ ذَاکَ اَقْرَب

کسی شاعر کا قول ہے کہ

☆ لوگوں پر فرض ہے کہ وہ توبہ کریں۔ کیونکہ ترکِ گناہ زیادہ واجب ہے۔

☆ دنیا میں مصائب پر صبر کرنا مشکل ہے۔ لیکن اجروثواب کا ضائع ہونا زیادہ مشکل ہے۔

☆ زمانہ اپنی گردش میں عجیب ہے۔ لیکن لوگوں کا اس سے بے خبر و غافل ہونا زیادہ عجیب ہے۔

☆ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ لیکن موت ان سب سے زیادہ قریب ہے۔

۸۳. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ اَرْبَعَةٌ حَسَنٌ وَلٰكِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْهَا اَحْسَنُ اَلْحَيَآءُ مِنَ الرِّجَالِ حَسَنٌ وَّلٰكِنَّه‘ مِنَ الْمَرْأَةِ اَحْسَنُ وَالْعَدْلُ مِنْ كُلِّ اَحَدٍ حَسَنٌ وَلٰكِنَّه‘ مِنَ الْاُمَرَآءِ اَحْسَنُ وَالتَّوْبَةُ مِنَ الشَّيْخِ حَسَنٌ وَلٰكِنَّه‘ مِنَ الشَّابِ اَحْسَنُ وَالْجُوْدُ مِنَ الْاَغْنِيَآءِ حَسَنٌ وَّلٰكِنَّه‘ مِنَ الْفُقَرَآءِ اَحْسَنُ .

بعض داناؤں کا قول ہے کہ۔

چار چیزیں اچھی ہیں مگر اِن میں چار بہت ہی اچھی ہیں۔

☆ شرم و حیامرد میں بھی اچھا ہے، مگر عورت میں بہت ہی اچھا ہے۔

☆ عدل وانصاف کوئی بھی کرے تو اچھا ہے، مگر حکمران کریں تو بہت ہی اچھا ہے۔

☆ کسی بوڑھے شخص کا توبہ کرنا اچھا ہے، مگر نوجوان کا توبہ کرنا بہت ہی اچھا ہے۔

☆ کسی مال دار شخص کا سخاوت کرنا اچھی بات ہے، مگر

غریب کا سخاوت کرنا بہت ہی اچھا ہے۔

۸۴. وَعَنْ بَعْضِ الْحُکَمَآءِ اَرْبَعَةٌ قَبِیْحٌ لٰکِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْهَا اَقْبَحُ اَلذَّنْبُ مِنَ الشَّابِ قَبِیْحٌ وَّمِنَ الشَّیْخِ اَقْبَحُ وَ الْاِشْتِغَالُ بِالدُّنْیَا مِنَ الْجَاهِلِ قَبِیْحٌ وَّمِنَ الْعَالِمِ اَقْبَحُ وَالتَّکَسُّلُ فِی الطَّاعَةِ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ قَبِیْحٌ وَّمِنَ الْعُلَمَآءِ وَالطَّلَبَةِ اَقْبَحُ وَالتَّکَبُّرُ مِنَ الْاَغْنِیَآءِ قَبِیْحٌ وَّمِنَ الْفُقَرَآءِ اَقْبَحُ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

چار چیزیں بُری ہیں، مگران میں چار چیزیں بہت ہی بُری ہیں۔

☆ نوجوان کا گناہ کرنا بُرا ہے، مگر بوڑھے شخص کا گناہ کرنا بہت ہی بُرا ہے۔

☆ جاہل کا دنیا میں مبتلا ہونا بُرا ہے، مگر عالم کا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

☆ تمام لوگوں کا اطاعت وعبادت میں سستی کرنا بُرا ہے،

مگر علماء وطلباء کا سستی کرنا بہت ہی برا ہے۔

☆ تکبر مال داروں کو کرنا بھی بُرا ہے، مگر فقراء و غرباء کا تکبر کرنا بہت ہی برا ہے۔

۸۵. وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْکَوَاکِبُ اَمَانٌ لِّاَھْلِ السَّمَآءِ فَاِذَا انْتَثَرَتْ کَانَ الْقَضَآءُ عَلٰی اَھْلِ السَّمَآءِ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا زَالَ اَھْلُ بَیْتِیْ کَانَ الْقَضَآءُ عَلٰی اُمَّتِیْ وَاَنَا اَمَانٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ کَانَ الْقَضَآءُ عَلٰی اَصْحَابِیْ وَالْجِبَالُ اَمَانٌ لِّاَھْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا ذَھَبَتْ کَانَ الْقَضَآءُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ.

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

ستارے اہلِ آسمان کے لئے سبب امن ہیں مگر جب ٹوٹ جائیں تو پھر اہلِ آسمان کے لئے قضاء ہیں (یعنی قیامت

برپا ہو جائے گی)۔

☆ میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے سبب امان ہیں اور جب میرے اہلِ بیت ختم ہو گئے تو پھر میری اُمت کے لئے فیصلے کا وقت آن پہنچا۔ (یعنی میرے اہل بیت میری اُمت کے لیے باعث برکت ہیں اور ان کے چلے جانے سے برکت سے محرومی ہو گی)

☆ میں اپنے صحابہؓ کے لئے جائے امان ہوں اور جب میں (اس ظاہر دنیا سے) چلا گیا تو (اس لمحے) ان کے لئے قضاء ہے۔ (یعنی قیامت کا منظر)

☆ پہاڑ اہلِ دنیا کے لئے باعث امن ہیں اور جب یہ چل پڑیں تو پھر اہل دنیا پر فیصلہ کا وقت (قیامت) ہے۔

۸۶. وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنه اَنَّه، قَالَ اَرْبَعَةٌ تَمَامُهَا بِاَرْبَعَةٍ تَمَامُ الصَّلٰوةِ بِسَجْدَةِ السَّهْوِ وَالصَّوْمِ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالْحَجِّ

بِالْهِدَايَةِ وَالْاِيْمَانِ بِالْجِهَادِ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں۔

☆ تکمیلِ نماز دو سجدوں سے، بصورت بھول سجدۂ سہو سے۔

☆ تکمیلِ روزہ صدقہ ء فطر سے۔

☆ تکمیلِ حج قربانی کے جانور سے۔

☆ تکمیلِ ایمان جذبہ جہاد سے (ایمان کی ابتداء کلمہ توحید ہے اور وسط نماز روزہ حج وغیرہ ہے اور انتہا جہاد ہے، کیونکہ یہ مشکل ترین امتحان ہے)

۸۷. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ صَلّٰى كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدّٰى حَقَّ الصَّلٰوةِ وَمَنْ صَامَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَقَدْ اَدّٰى حَقَّ الصِّيَامِ وَمَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِّاَةَ اٰيَةٍ فَقَدْ اَدّٰى حَقَّ الْقِرَآءَةِ وَمَنْ تَصَدَّقَ فِىْ جُمُعَةٍ بِدِرْهَمٍ فَقَدْ اَدّٰى حَقَّ الصَّدَقَةِ.

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کاارشادِ گرامی ہے کہ

☆ جس نے روزانہ باراں ۱۲ رکعتیں نماز پڑھی اس نے نماز کا حق ادا کیا۔

☆ جس نے ہر مہینے تین روزے (ایامِ بیض ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے) رکھے، تو اس نے روزے کا حق ادا کیا۔

☆ جس نے روزانہ 100 آیاتِ قرآن مجید تلاوت کیں تو اس نے تلاوت کا حق ادا کیا۔

☆ جس نے جمعہ کے دن صدقہ کیا تو اس نے صدقہ کا حق ادا کیا۔

۸۸. وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنهُ اَلْبُحُوْرُ اَرْبَعَۃٌ اَلْھَوٰی بَحْرُ الذُّنُوْبِ وَالنَّفْسُ بَحْرُ الشَّھَوَاتِ وَالْمَوْتُ بَحْرُ الْاَعْمَارِ وَالْقَبْرُ بَحْرُ النَّدَامَاتِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ سمندر چار قسم کے ہوتے ہیں

☆ گناہوں کا سمندر خواہشات ہیں۔

☆ شہوت کا سمندر نفس ہے۔

☆ عمروں کا سمندر موت ہے (یعنی ہزار سال لمبی بھی عمر ہو تو موت کے سمندر میں غرق ہو جاتی ہے)

☆ ندامتوں کا سمندر قبر ہے (یعنی قبر میں جا کر اعمال پہ پشیمانی ہوتی ہے مگر قبر کی پشیمانی کوئی فائدہ نہیں دیتی)۔

۸۹. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنه وَجَدْتُّ حلَاوَةَ الْعِبَادَةِ فِيْ اَربَعَةِ اَشْيَآءَ اَوَّلُهَا فِيْ اَدَآءِ فَرَآئِضِ اللّٰهِ تعَالٰى وَالثَّانِىْ فِيْ اِجْتِنَابِ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّالِثُ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ اِبْتِغَآءَ ثَوَابِ اللّٰهِ وَالرَّابِعُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِتِّقَآءَ غَضَبِ اللّٰهِ.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ عبادت کی مٹھاس کو میں نے چار چیزوں میں پایا۔

☆ ان میں پہلا کام اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی ہے۔

☆ دوسرا کام اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے بچنا ہے۔

☆ تیسرا کام اللہ تعالیٰ کی رضاء جوئی کے لئے امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) ہے۔

☆ چوتھا کام اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لئے برائی سے روکنا ہے۔

۹۰. وَقَالَ اَيْضاً رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه اَرْبَعَةٌ ظَاهِرُهُنَّ فَضِيْلَةٌ وَبَاطِنُهُنَّ فَرِيْضَةٌ مُخَالَطَةُ الصَّالِحِيْنَ فَضِيْلَةٌ وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ فَرِيْضَةٌ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ فَضِيْلَةٌ وَّالْعَمَلُ بِهٖ فَرِيْضَةٌ وَّ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ فَضِيْلَةٌ وَّالْاِ سْتِعْدَادُ لَهَا فَرِيْضَةٌ وَّعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ فَضِيْلَةٌ وَاتِّخَاذُ الْوَصِيَّةِ مِنْهُ فَرِيْضَةٌ .

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ظاہر میں فضیلت ہے مگر باطن میں (درحقیقت) وہ فرض ہیں، جیسا کہ

☆ صالحین سے ہم نشینی ظاہر میں فضیلت ہے مگر درحقیقت ان کی پیروی فرض ہے۔

☆ اس طرح تلاوتِ کلام مجید میں فضیلت ہے مگر اس (کے احکام) پر عمل کرنا فرض ہے۔

☆ اس طرح قبروں کی زیارت کرنا فضیلت ہے مگر قبر کے لئے تیاری کرنا فرض ہے۔

☆ مریض کی تیمار داری نیکی ہے مگر اس سے وصیت لینا فرض ہے۔ (یعنی ایسا مریض جو قریب المرگ ہو تو اس کے قریبی رشتہ داروں کو تیمار داری کے دوران اس کے ترکہ کے متعلق وصیت لینا ضروری ہے)۔

۹۱. وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہ انَّہ، قَالَ مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّۃِ سَارَعَ اِلَی الْخَیْرَاتِ وَمَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ اِنْتَھیٰ عَنِ الشَّھَوٰتِ وَمَنْ تَیَقَّنَ بِالْمَوْتِ اِنْھَدَمَتْ عَلَیْہِ اللَّذَّاتُ وَمَن عَرَفَ

الدُّنیاہ اَنتُ عَلَیہِ المُصِیبَاتُ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ

☆ جو جنت کا مشتاق ہے اسے چاہیئے کہ نیکیوں میں جلدی کرے۔

☆ جو دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہے اسے چاہیئے کہ شہوت چھوڑ دے۔

☆ جو موت سے ڈرتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ لذتوں کو روندے۔

☆ جس نے دنیا کو پہچان لیا اس پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہوگئیں۔

۹۲. وَعَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسلم اَنَّہ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّینِ وَالصُّمتُ اَفضَلُ وَالصَّدَقَۃُ تُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَالصُّمتُ اَفضَلُ وَالصَّومُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ وَالصُّمتُ اَفضَلُ وَالجِھَادُ سِنَامُ الدِّینِ وَالصُّمتُ اَفضَلُ.

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

☆ نماز دین کا ستون ہے، مگر دنیاوی باتوں میں خاموشی افضل ہے۔

☆ صدقہ و خیرات ربّ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، مگر خاموشی افضل ہے۔

☆ روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے، مگر خاموشی افضل ہے۔

☆ جہاد دین کی سربلندی ہے مگر خاموشی افضل ہے۔ (یعنی یہ چار اُمور بہتر ہیں مگر ان سب میں خاموشی زیادہ افضل ہے ہاں جہاں بات کرنا ضروری ہو تو پھر وہاں بولنا بہتر ہے)۔

۹۳. قِیْلَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَقَالَ صَمْتُکَ عَنِ الْبَاطِلِ لِیْ صَوْمٌ وَّحِفْظُکَ الْجَوَارِحَ عَنِ الْمَحَارِمِ لِیْ صَلٰوۃٌ وَّاِیَاسُکَ عَنِ الْخَلْقِ لِیْ صَدَقَۃٌ وَّکَفُّکَ الْاَذٰی عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لِیْ جِھَادٌ.

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہ السلام میں سے کسی نبی علیہ السلام کی طرف اُمت کی تعلیم کے لئے وحی فرمائی کہ

☆ تمہارا باطن (بے ہودہ گفتگو) سے خاموش رہنا میرے لیے روزہ رکھنا ہے۔

☆ تیرے اپنے اعضاء کو محرمات سے محفوظ رکھنا میری نماز (عبادت) ہے۔

☆ تیرا مخلوق سے اُمید وابستہ نہ کرنا میرے لیے صدقہ کرنا ہے

☆ تیرا اپنے ہاتھ کو مسلمانوں کو تکلیف دینے سے روکنا میری راہ میں جہاد ہے۔

۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْہ قَالَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ ظُلْمَةِ الْقَلْبِ بَطْنٌ شَبْعَانُ مِنْ غَيْرِ مُبَالَاتٍ وَّصُحْبَةُ الظّٰلِمِيْنَ وَنِسْيَانُ الذُّنُوْبِ

الْمَاضِيَةِ وَطُولُ الْاَمَلِ وَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ نُّوْرِ الْقَلْبِ بَطْنٌ جَآئِعٌ مِّنْ حَذَرٍ وَصُحْبَةُ الصَّالِحِيْنَ وَحِفْظُ الذُّنُوْبِ الْمَاضِيَةِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ چار چیزیں دل کی تاریکی کا باعث ہیں۔

☆ حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر شکم سیری۔

☆ ظالموں (فاسقوں، فاجروں اور بددینوں) کی صحبت۔

☆ سابقہ گناہوں کو بھول جانا۔

☆ لمبی اُمیدیں رکھنا۔

اور چار چیزیں دل کی روشنی کا باعث ہیں۔

☆ بہ سبب خوفِ الٰہی پیٹ کو بھوکا رکھنا۔

☆ صحبتِ صالحین کو لازم پکڑو۔

☆ گذشتہ گناہوں کو یاد رکھنا (اور ان سے خائف ہو کر توبہ کرنا)۔

☆ مختصر اُمید رکھنا، (یعنی لمبی امیدوں سے گریز کرنا)

۹۵. وَعَنْ حَاتِمِ الاَصَمِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّهُ قَالَ مَنْ اِدَّعٰی اَرْبَعَةً بِلاَ اَرْبَعَةٍ فَدَعْوَاهُ کَذِبٌ مَنْ اِدَّعٰی حُبَّ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْتَهِ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَدَعْوَاهُ کَذِبٌ وَمَنْ اِدَّعٰی حُبَّ النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ وَکَرِهَ الْفُقَرَآءَ وَالْمَسٰکِیْنَ فَدَعْوَاهُ کَذِبٌ وَمَنْ اِدَّعٰی حُبَّ الْجَنَّةِ وَلَمْ یَتَصَدَّقْ فَدَعْوَاهُ کَذِبٌ وَمَنْ اِدَّعٰی خَوْفَ النَّارِ وَلَمْ یَنْتَهِ عَنِ الذُّنُوْبِ فَدَعْوَاهُ کَذِبٌ".

حضرت حاتم الاصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے چار چیزوں کا چار چیزوں کے بغیر دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو کیا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ اُمور سے باز نہ آیا تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

☆ جس نے آنحضور ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا اور

فقراء ومساکین کو حقیر جانا تو وہ بھی اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِی آپ ﷺ نے فقراء مساکین کی محبت کو اپنا فخر قرار دیا ہے۔

☆ جو شخص جنت کی چاہت کا دعویٰ کرتا ہے اور صدقہ نہیں کرتا تو وہ بھی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

☆ جو شخص جہنم کی آگ سے ڈرنے کا دعویٰ کرتا ہے اور گناہوں سے باز نہیں آتا تو وہ بھی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

۹۶. وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ عَلَامَۃُ الشَّقَاوَۃِ اَرْبَعَۃٌ نِسْیَانُ الذُّنُوْبِ الْمَاضِیَۃِ وَہِیَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مَحْفُوْظَۃٌ وَذِکْرُ الْحَسَنَاتِ الْمَاضِیَۃِ وَلَا یَدْرِیْ اَقُبِلَتْ اَمْ رُدَّتْ وَنَظَرُہٗ اِلٰی مَنْ فَوْقَہٗ فِی الدُّنْیَا وَنَظَرُہٗ اِلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فِی الدِّیْنِ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَرَدْتُّہٗ وَلَمْ یُرِدْنِیْ فَتَرَکْتُہٗ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

بدبختی کی چار نشانیاں ہیں۔

☆ گذشتہ گناہوں کو بھول جانا جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہیں (کِرَاماً کَاتِبِیْنَ نے نامہ اعمال میں لکھ کر محفوظ کر لئے ہیں بھولے نہیں، یہ انسان ہے جو اُنہیں بھول گیا ہے)

☆ گذشتہ نیکیوں کا تذکرہ کرنا جب کہ یہ نہیں جانتا کہ وہ قبول بھی ہوئی ہیں یا کہ نہیں۔

☆ دُنیوی (نعمتوں میں) اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھنا۔

☆ دینی امور میں اپنے سے کم والے کی طرف دیکھنا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تو اس کی بھلائی کا ارادہ کیا مگر اس نے میری طرف رغبت کا ارادہ نہ کیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، (یعنی جو شخص دنیوی اعتبار سے رُتبہ اور مال و دولت میں اس سے زیادہ ہے وہ اس کی

طرف حرص میں للچائی ہوئی نگاہ سے اسے دیکھتا ہے اور اس کے حصول میں دن رات لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو دینی معاملات میں اپنے سے کم کو حقارت سے دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو زیادہ متقی اور پرہیزگار خیال کرتا ہے تو یہ اُس کی شقاوت و بدبختی کی علامات ہیں ایسے اشخاص سے اللہ تعالیٰ اپنی نظرِ رحمت پھیر لیتا ہے)

۹۷۔ وَعَلامَةُ السَّعَادَةِ اَربَعَةٌ ذِکْرُ الذُّنُوْبِ الْمَاضِیَةِ وَنِسیَانُ الْحَسنَاتِ الْمَاضِیَةِ وَنظرُہ' اِلیٰ مَنْ فَوْقَه' فِی الدِّیْنِ وَنَظرُہ' اِلیٰ مَنْ دُوْنَه' فِی الدُّنیا.

علاماتِ نیک بختی بھی چار ہیں۔

☆ گذشتہ گناہوں کو بطور پشیمانی، ندامت سے یاد کرنا۔

☆ گذشتہ نیکیوں کو بھول جانا۔

☆ دینی اُمور میں اپنے سے اوپر والے (زیادہ متقی) کی طرف دیکھنا۔

☆ دنیوی نعمتوں میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھنا۔

۹۸. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ اَنَّ شَعَآئِرَ الْاِيْمَانِ اَرْبَعَةٌ التَّقْوٰى وَالْحَيَآءُ وَالشُّكْرُ وَالصَّبْرُ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

ایمان کی چار علامتیں ہیں۔

☆ تقویٰ۔ ☆ حیاء۔ ☆ شکر۔ ☆ صبر۔

۹۹. وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْاُمَّهَاتُ اَرْبَعٌ اُمُّ الْاَدْوِيَةِ وَاُمُّ الْاٰدَابِ وَاُمُّ الْعِبَادَاتِ وَاُمُّ الْاَمَانِيِّ فَاُمُّ الْاَدْوِيَةِ قِلَّةُ الْاَكْلِ وَاُمُّ الْاٰدَابِ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَاُمُّ الْعِبَادَاتِ قِلَّةُ الذُّنُوْبِ وَاُمُّ الْاَمَانِيِّ الصَّبْرُ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

مائیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔

(یعنی چار چیزیں چار چیزوں کی بنیاد ہیں)

☆ علاج کی ماں۔ ☆ ادب کی ماں۔

☆ عبادت کی ماں۔ ☆ آرزوؤں کی ماں۔

☆ لہٰذا کم کھانا علاج کی ماں ہے۔

☆ کم بولنا ادب کی ماں ہے۔

☆ کم گناہ کرنا عبادت کی ماں ہے۔

☆ صبر وقناعت آرزوؤں کی ماں ہے۔

۱۰۰. وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَرْبَعَةُ جَوَاهِرَ فِیْ جِسْمِ بَنِیْ اٰدَمَ یُزِیْلُهَا اَرْبَعَةُ اَشْیَآءَ اَمَّا الْجَوَاهِرُ فَالْعَقْلُ وَالدِّیْنُ وَالْحَیَآءُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ فَالْغَضَبُ یُزِیْلُ الْعَقْلَ وَالْحَسَدُ یُزِیْلُ الدِّیْنَ وَالطَّمْعُ یُزِیْلُ الْحَیَاءَ وَالْغِیْبَةُ تُزِیْلُ الْعَمَلَ الصَّالِحَ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جسمِ بنی آدم میں چار جوہر ہیں جو چار چیزوں سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ وہ جوہر یہ ہیں۔

☆ عقل۔ ☆ دین۔ ☆ حیاء۔ ☆ عملِ صالح۔

اس لئے کہ

☆ غصہ عقل کو زائل کر دیتا ہے۔

☆ حسد دین کو زائل کر دیتا ہے۔

☆ لالچ حیاء کو زائل کر دیتی ہے۔

☆ غیبت عملِ صالح کو ضائع کر دیتی ہے۔

۱۰۱. وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَرْبَعَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ الْجَنَّۃِ اَلْخُلُوْدُ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ خِدْمَۃُ الْمَلاَئِکَۃِ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَجَوَارُ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ رِضَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ .

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

چار چیزیں جنت میں ایسی ہیں کہ جو جنت سے بہتر ہیں۔

☆ جنت میں دائم رہنا جنت سے بہتر ہے۔

☆ فرشتوں کی جنت میں خدمت گزاری جنت سے بہتر ہے۔

☆ انبیاء کرامؑ کی جنت میں ہمسائیگی جنت سے بہتر ہے۔

☆ جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی جنت سے بہتر ہے۔

۱۰۲. وَاَرْبَعَةٌ فِی النَّارِ شَرٌّ مِّنَ النَّارِ اَلْخُلُوْدُ فِی النَّارِ شَرٌّ مِّنَ النَّارِ وَتُوْبِیْخُ الْمَلٰئِکَةِ الْکُفَّارَ فِی النَّارِ شَرٌّ مِّنَ النَّارِ وَجِوَارُ الشَّیْطَانِ فِی النَّارِ شَرٌّ مِّنَ النَّارِ وَغَضَبُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی النَّارِ شَرٌّ مِّنَ النَّارِ.

چار چیزیں جہنم میں جہنم سے بھی بدتر ہیں۔

☆ جہنم میں ہمیشہ رہنا جہنم سے بھی برا ہے۔

☆ جہنم میں کفار کو ملائکہ کی سرزنش (جھڑکنا) جہنم سے بھی برا ہے۔

☆ جہنم میں شیطان کی ہمسائیگی جہنم سے بھی بری ہے۔

☆ جہنم میں غضبِ الٰہی جہنم سے بھی برا ہے۔

۱۰۳. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ حِيْنَ سُئِلَ كَيْفَ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا مَعَ الْمَوْلٰى عَلَى الْمُوَافَقَةِ وَمَعَ النَّفْسِ عَلَى الْمُخَالَفَةِ وَمَعَ الْخَلْقِ عَلَى النَّصِيْحَةِ وَمَعَ الدُّنْيَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

کسی سے پوچھا گیا کہ آپ (کے گزر اوقات) کیسے ہیں تو جواب دیا کہ

☆ میں مالک کی مرضی پر (وقت گزار رہا) ہوں۔

☆ نفس کی مخالفت پر۔ ☆ مخلوق کے ساتھ خیر خواہی پر۔

☆ دنیا کے ساتھ ضرورت پر۔

۱۰۴. وَاخْتَارَ بَعْضُ الْحُكَمَآءِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ مِّنْ اَرْبَعَةِ كُتُبٍ مِنَ التَّوْرٰةِ مَنْ رَّضِىَ بِمَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْتَرَاحَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْاِنْجِيْلِ مَنْ هَدَمَ الشَّهَوٰتِ عَزَّنِى الدُّنْيَا

وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الزَّبُوْرِ مَنْ تَفَرَّدَ عَنِ النَّاسِ نَجَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْفُرْقَانِ مَنْ حَفِظَ اللِّسَانَ سَلِمَ فِي الدُّنْيَا وَلْاٰخِرَةِ.

بعض داناؤں نے چار باتیں چار کتابوں سے چُنی ہیں۔

توریت میں ہے کہ

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عنایت پر راضی ہو اس نے دنیا و آخرت میں راحت پائی۔

زبور میں ہے کہ

☆ جس نے لوگوں سے تنہائی اختیار کی اس نے دنیا و آخرت میں نجات پائی۔

انجیل میں ہے کہ

☆ جس نے خواہشات و شہوت کو توڑا (ترک کیا) اس نے دنیا و آخرت میں عزت پائی۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں ہے کہ

☆ جس نے زبان کی (لغو و فضول) گفتگو سے حفاظت کی وہ دنیا و آخرت میں محفوظ ہوا۔

۱۰۵. وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہ وَاللّٰہِ مَا ابْتُلِیتُ بِبَلِیَّةٍ اِلَّا وَکَانَ لِلّٰہِ تعالیٰ عَلَیَّ فِیْھَا اَرْبَعُ نِعَمٍ اَوَّلُھَا اِذَالَمْ تکُنْ فِیْ ذَنْبِیْ وَالثَّانِیْ اِذَا لَمْ تکُنْ اَعْظَمَ مِنْھَا وَالثَّالِثُ اِذَا لَمْ تکُنْ مُحْرِمَ الرِّضَآءِ بِھَا وَالرَّابِعُ اَنِّیْ اَرْجُو الثَّوَابَ عَلَیْھَا.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں جب بھی کسی آزمائش میں مبتلا ہوا تو (اس پر صبر کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے اس میں میرے لئے چار نعمتیں رکھ دیں۔

☆ پہلی یہ ہے کہ وہ آزمائش میرے مزید گناہ کا سبب نہ ہو۔

☆ دوسری یہ ہے کہ (میں دعاء کرتا ہوں) کہ اس سے بڑی آزمائش اور نہ ہو۔

☆ تیسری یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضاء سے محروم نہ ہوں۔

☆ چوتھی یہ کہ میں اس پر ثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔

(یعنی ان چار فضائل کی بنا پر وہ آزمائش میرے لئے نعمت بن جاتی ہے)

١٠٦.   وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنْ الْمُبَارَکِ اَنَّه، قَالَ اِنَّ رَجُلاً حَکِیْمًا جَمَعَ الْاَحَادِیْث فَاخْتَا رَمِنْهَا اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا ثُمَّ اَخْتَارَ مِنْهَا اَرْبَعَةَ الاٰفٍ ثُمَّ اَخْتَارَ مِنْهَا اَرْبَعَ مِائَةً ثُمَّ اَخْتَارَ مِنْهَا اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ اِحْدٰهُنَّ لَا تَثِقَنَّ بِاِمْرَأَةٍ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَالثَّانِیَةُ لَاتَغْتَرَّ بِالْمَالِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَالثَّالِثَةُ لا تُحَمِّلْ مِعْدَتَکَ مَالا تُطِیْقُه، وَالرَّابِعَةُ لَا تَجْمَعْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَایَنْفَعُکَ.

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دانا شخص جس نے اچھی اچھی باتیں جمع کیں جن

میں سے چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) کا انتخاب کیا، پھر ان میں سے چار ہزار (۴۰۰۰) پسند کیں، پھر ان میں سے چار سو (۴۰۰) کا انتخاب کیا، پھر ان میں سے چالیس (۴۰) کو چھانٹ کیا اور پھر ان میں سے صرف چار باتیں پسند کیں۔

☆ پہلی یہ ہے کہ ہر حال میں ہر کسی عورت پر یقین نہ کرنا۔

☆ دوسری یہ ہے کہ مال و دولت پر کسی بھی صورت میں مغرور نہ ہونا۔

☆ تیسری یہ کہ اپنے معدہ پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔ (یعنی کھاتے وقت حلال و حرام کا خیال رکھنا اور ضرورت سے زیادہ نہ کھانا)

☆ چوتھی یہ ہے کہ وہ علم نہ حاصل کرنا جو تجھے فائدہ نہ دے۔ (اسی لئے تو صلحاء علمِ نافع کی دعاء کرتے رہتے ہیں)

۱۰۷. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا

وَّنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ قَالَ ذَكَرَ اللّٰهُ يَحْيٰى سَيِّدًا وَهُوَ عَبْدُهٗ لِاَنَّهٗ كَانَ غَالِبًا عَلٰى اَرْبَعَةِ اَشْيَآءَ عَلَى الْهَوٰى وَعَلٰى اِبْلِيْسَ وَعَلَى اللِّسَانِ وَعَلَى الْغَضَبِ.

حضرت محمد بن احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو قرآن مجید کی آیت مبارکہ

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سید (سردار) کہا جو اس کے بندے ہیں اس لئے کہ وہ چار چیزوں پر غالب تھے۔

☆ خواہش نفس پر۔ ☆ ابلیس پر۔

☆ زبان پر۔ ☆ غصہ پر۔

(یعنی جو شخص خواہش نفس، ابلیس، زبان اور غصہ پر غالب ہو وہی سرداری کا اہل ہے)

۱۰۸.   وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ وَالدُّنْيَا قَآئِمَيْنِ مَادَامَ اَرْبَعَةُ اَشْيَآءَ مَادَامَ الْاَغْنِيَآءُ لَا يَبْخَلُوْنَ بِمَا خُوِّلُوْا وَمَادَامَ الْعُلَمَآءُ يَعْمَلُوْنَ بِمَا عَلِمُوْا وَمَادَامَ الْجُهَلَاءُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَمَّا لَمْ يَعْلَمُوْا وَمَادَامَ الْفُقَرَآءُ لَا يَبِيْعُوْنَ اٰخِرَتَهُمْ بِدُنْيَا هُمْ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ دین اور دنیا (دونوں کی رونقیں) ہمیشہ قائم رہیں گی جب تک کہ چار چیزیں باقی رہیں گی۔

☆ جب تک مال دار لوگ (غربا پر عنایت کرنے میں) بخل نہیں کریں گے، اس میں سے جو انہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) عنایت ہوئی ہے۔

☆ جب تک علماء عمل کرتے رہیں گے، اس پر جو اُنہوں نے علم حاصل کیا۔

☆ جب تک کہ جہلاء اس پر تکیہ نہیں کریں گے جسے وہ جانتے نہیں، (یعنی علماء سے پوچھنے میں اپنے لئے باعثِ عار نہیں سمجھیں گے)

☆ جب تک فقراء صالحین اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں نہیں بیچیں گے۔

۱۰۹. وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَحْتَجُّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَرْبَعَۃِ اَنْفُسٍ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَجْنَاسٍ مِّنَ النَّاسِ عَلَی الْاَغْنِیَآءِ بِسُلَیْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ وَعَلَی الْعَبِیْدِ بِیُوْسُفَ وَعَلَی الْمَرْضٰی بِاَیُّوْبَ وَعَلَی الْفُقَرَآءِ بِعِیْسٰی عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت چار آدمیوں پر چار قسم کے اشخاص سے حجت پکڑیں گے۔

☆ دولت مندوں پر حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام سے۔

☆ غلاموں پر حضرت یوسف علیہ السلام سے۔

☆ مریضوں پر حضرت ایوب علیہ السلام سے۔

☆ فقراء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے۔

اس لئے کہ

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بادشاہی کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کو نہ چھوڑا۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلامی میں بھی۔

☆ حضرت ایوب علیہ السلام نے سخت ترین بیماری بھی میں۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فقیری میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کو نہیں چھوڑا، (تو پھر تم کیسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ سکتے ہو)

۱۱۰. وَعَنْ سَعْدِ بْنِ بِلَالٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ مَنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ بِاَرْبَعِ خِصَالٍ لَا یُحْجَبُ عَنْہُ الرِّزْقُ وَلَا یُحْجَبُ عَنْہُ الصِّحَّۃَ وَلَا یُظْھِرُ عَلَیْہِ الذَّنْبَ وَلَا یُعَاقِبُہٗ عَاجِلاً

حضرت سعد بن بلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ارشاد فرماتے ہیں کہ

بندہ جب گناہ کرتا ہے تو (باوجود گناہ کے) اللہ تعالیٰ اس پر چار چیزوں میں احسان فرماتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس سے اس کا رزق نہیں روکتا۔

☆ اسے صحت سے محروم نہیں کرتا۔

☆ اس پر اس کا گناہ ظاہر نہیں کرتا۔

☆ نہ ہی اسے جلدی سزا دیتا ہے۔

۱۱۱۔ وَعَنْ حَاتِمِ الْاَصَمِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَرَفَ اَرْبَعًا اِلٰی اَرْبَعٍ وَّجَدَ الْجَنَّۃَ۔ اَلنَّوْمَ اِلَی الْقَبْرِ وَالْفَخْرَ اِلَی الْمِیْزَانِ وَالرَّاحَۃَ اِلٰی

الصِّرَاطِ وَالشَّهْوَةَ اِلَى الْجَنَّةِ.

حضرت حاتم الاصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے چار چیزوں کو چار چیزوں کے سپرد کیا تو وہ جنت کو پا گیا۔

☆ نیند کو قبر کے۔ ☆ تکبر کو میزانِ محشر کے۔

☆ آرام کو پل صراط (سے بخیریت پار ہونے) کے۔

☆ شہوت وخواہشات کو (جنت میں داخل ہونے) کے سپرد کیا۔

۱۱۲. وَعَنْ حَامِدِ اللَّفَّافِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ قَالَ اَرْبَعَةٌ طَلَبْنَا هَا فِىْ اَرْبَعَةٍ فَاَخْطَانَا طُرُقَهَا فَوَجَدْنَا هَا فِىْ اَرْبَعَةٍ اُخْرٰى طَلَبْنَا الْغِنٰى فِىْ الْمَالِ فَوَجَدْنَاهُ فِىْ الْقَنَاعَةِ وَطَلَبْنَا الرَّاحَةَ فِىْ الثَّرْوَةِ فَوَجَدْنَا هَافِىْ قِلَّةِ الْمَالِ وَطَلَبْنَا اللَّذَّاتِ فِى النِّعْمَةِ فَوَجَدْنَا هَا فِى الْبَدَنِ الصَّحِيْحِ وَطَلَبْنَا

الرِّزْقَ فِی الْاَرْضِ فَوَجَدْنَاہُ فِی السَّمَآءِ.

حضرت حامد اللفاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں طلب (تلاش) کیا تو ہم اس کا راستہ بھٹک گئے اور اُنہیں دوسری چار چیزوں میں پایا۔

☆ ہم نے دولت مندی کو مال میں تلاش کیا تو اسے قناعت میں پایا۔

☆ ہم نے سکون و راحت کو فراوانی میں تلاش کیا تو اسے قلتِ مال میں پایا۔

☆ ہم نے لذت کو نعمتوں میں تلاش کیا تو اسے صحت میں پایا۔

☆ ہم نے رزق کو زمین میں تلاش کیا تو اسے آسمان میں پایا (جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۱۱۳. وَعَنْ عَلِیٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنه اَنَّه' قَالَ اَرْبَعَةُ اَشْیَآءَ قَلِیْلُهَا کَثِیْرٌ اَلْوَجْعُ وَالْفَقْرُ وَالنَّارُ وَالْعَدَاوَةُ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا تھوڑا (سا حصہ) بھی بہت بڑی (پریشانی کا باعث) ہے۔

☆ درد ۔ (بیماری) ☆ غربت ۔ (حاجت مندی)
☆ آگ۔ ☆ دشمنی۔

یہ چار چیزیں اگرچہ تھوڑی ہوں مگر ان کا نقصان و پریشانی زیادہ ہے

۱۱۴. وَعَنْ حَاتِمِ الْاَصَمِّ اَنَّه' قَالَ اَرْبَعَةُ اَشْیَآءَ لَا یَعْرِفُ قَدْرَهَا اِلَّا اَرْبَعَةٌ اَلشَّبَابُ لَا یَعْرِفُ قَدْرَه' اِلَّا الشُّیُوْخُ وَالْعَافِیَةُ لَا یَعْرِفُ قَدْرَهَا اِلَّا اَهْلُ الْبَلَآءِ وَالصِّحَّةُ لَا یَعْرِفُ قَدْرَهَا

اِلَّا الْمَرْضٰی وَالْحَیٰوۃُ لَا یَعْرِفُ قَدْرَھَا اِلَّا الْمَوْتیٰ

قَالَ الشَّاعِرُ اَبُوْ نوَاسٍ اَشْعَاراً

ذُنُوْبِیْ اِنْ فَکَّرْتُ فِیْھَا کَثِیْرَۃٌ

وَرَحْمَۃُ رَبِّیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ اَوْسَعُ

وَمَا طَمَعِیْ فِیْ صَالِحٍ اِنْ عَمِلْتُہٗ

وَلٰکِنَّنِیْ فِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ اَطْمَعُ

ھُوَاللّٰہُ مَوْلَایَ الَّذِیْ ھُوَ خَالِقِیْ

وَاِنِّیْ لَہٗ عَبْدٌ اَقَرُّوَاَخْضَعُ

فَاِنْ یَّکُ غُفْرَانٌ فَذٰلِکَ رَحْمَۃٌ

وَاِنْ تَکُنِ الْاُخْریٰ فَمَا اَنَا اَصْنَعُ

حضرت حاتم الاصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کی قدر و پہچان چار قسم کے لوگوں کو ہی ہوتی ہے

☆ جوانی کی قدر کوئی نہیں جانتا، مگر بوڑھا۔

☆ امن عافیت کی قدر کوئی نہیں جانتا، مگر مصیبت والا۔

☆ صحت کی قدر کوئی نہیں جانتا، مگر بیماری والا۔

☆ زندگی کی قدر کوئی نہیں جانتا، مگر مردہ۔

جیسا کہ شاعر ابونواس نے کہا:

جب میں نے اپنے گناہوں پر غور کیا کہ یہ تو بہت ہیں لیکن میرے رب کی رحمت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔ مجھے اپنی نیکیوں پر کوئی بھروسہ نہیں اگرچہ میں عمل کرتا رہوں۔ مگر مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر مکمل بھروسہ ہے۔ اللہ میرا وہ مالک ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میں اس کا وہ بندہ ہوں، جو بہت عاجز اور ذلیل ہے پس اگر اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی تو یہ اس کی رحمت ہوگی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا (یعنی اس کی طرف سے مغفرت نہ ہوئی) تو پھر میرا کوئی چارہ نہیں۔

۱۱۵. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ یُوْضَعُ الْمِیْزَانُ فَیُؤْتٰی بِاَھْلِ

الصَّلٰوۃِ فَیُوَفَّوْنَ اُجُوْرَھُمْ بِالْمِیْزَانِ ثُمَّ یُؤْتیٰ بِاَھْلِ
الصَّوْمِ فَیُوَفَّوْنَ اُجُوْرَھُمْ بِالْمِیْزَانِ ثُمَّ یُؤْتیٰ بِاَھْلِ
الْحَجِّ فَیُوَفَّوْنَ اُجُوْرَھُمْ بِالْمِیْزَانِ ثُمَّ یُؤْتیٰ بِاَھْلِ
الْبَلَآءِ لَا یُنْصَبُ لَھُمْ مِیْزَانٌ وَلَا یُنْشَرُ لَھُمْ دِیْوَانٌ
فَیُوَفَّوْنَ اُجُوْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ حَتّٰی یَتَمَنّٰی اَھْلُ
الْعَافِیَۃِ اَنْ لَّوْ کَانُوْا بِمَنْزِلَتِھِمْ مِنْ کَثْرَۃِ ثَوَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جب قیامت کا دن ہوگا تو میزان رکھ دیا جائے گا۔

☆ تو لا جائے گا نماز والوں (کے اعمال) کو اور ان کا بدلہ ترازو پر انہیں پورا پورا دیا جائے گا۔

☆ حج والوں کو لایا جائے گا انہیں ان کا بدلہ تول کر پورا پورا دے دیا جائے گا۔

☆ مصیبت زدوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے میزان قائم نہیں کی جائے گی اور نہ ہی ان کے اعمالنامے کھولے

جائیں گے بلکہ انہیں بے حساب ثواب دیا جائے گا،

☆ یہاں تک کہ بغیر مصیبت و آزمائش والے لوگ کثرت ثواب کی وجہ سے تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی دنیا میں ان کی طرح (مبتلائے مصیبت) ہوتے۔ (لیکن اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مصیبت پر صبر کیا کرتے تھے)

۱۱۶. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ يَسْتَقْبِلُ اِبْنَ اٰدَمَ اَرْبَعُ نُهُبَاتٍ يَنْتَهِبُ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوْحَهٗ وَيَنْتَهِبُ الْوَرَثَةُ مَالَهٗ وَيَنْتَهِبُ الدُّوْدُ جِسْمَهٗ وَيَنْتَهِبُ الْخُصَمَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِرْضَهٗ اَیْ عَمَلَهٗ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

بنی آدم کو چار غارت گری یا ڈاکہ زنی سے واسطہ پڑتا ہے

☆ موت کا فرشتہ اُس کی روح چھینتا ہے۔

☆ (پس مرگ) اس کے وارث اس کے مال کو لوٹتے ہیں۔

☆ کیڑے اس کے جسم پر غارت گری کرتے ہیں۔

☆ قیامت کے دن مدعیان (جن کا حق یا مال اس نے دنیا میں کھایا ہے) اس کے اعمال کو لوٹ لیں گے۔

۱۱۷۔ وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَاءِ مَنِ اشْتَغَلَ بِالشَّهَوَاتِ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ النِّسَآءِ وَمَنْ اِشْتَغَلَ بِجَمْعِ الْمَالِ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْحَرَامِ وَمَنْ اِشْتَغَلَ بِمَنَافِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْمُدَارَاتِ وَمَنِ اشْتَغَلَ بِالْعِبَادَةِ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْعِلْمِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

☆ جو شخص شہوت میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ (وہ بذریعہ نکاح حلال) عورت حاصل کرے۔

☆ جو شخص مال جمع کرنے میں مشغول ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حلال مال حاصل کرے (حرام سے بچے)۔

☆ جو شخص مسلمانوں کی نفع بخشی میں مبتلا ہو تو پھر اس

کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کی خاطر داری کرے۔

☆ جو شخص عبادت میں مشغول ہو تو اس کے لئے حصولِ علم ضروری ہے۔

۱۱۸. وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہ اَنَّ اَصْعَبَ الْاَعْمَالِ اَرْبَعُ خِصَالٍ اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْجُوْدُ فِی الْعُسْرَةِ وَالْعِفَّةُ فِی الْخَلْوَةِ وَقَوْلُ الْحَقِّ لِمَنْ یَّخَافُه اَوْ یَرْجُوْہُ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ مشکل ترین اعمال کی چار قسمیں ہیں۔

☆ غصہ کے وقت معاف کرنا۔

☆ تنگ دستی میں سخاوت کرنا۔

☆ تنہائی میں پاک دامنی اختیار کرنا۔

☆ سچی بات اس شخص کے سامنے کہنا جس سے خوف یا طمع ہو۔

۱۱۹. وَفِی الزَّبُوْرِ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ

دَاؤدَ عَلَيهِ السَّلامُ اَنَّ العَاقِلَ الحَكِيمَ لا يَخلُوُ مِنْ اَرْبَعِ سَاعَاتٍ سَاعَةٌ فِيهَا يُنَاجِی رَبَّہٗ وَسَاعَةٌ فِيهَا يُحَاسِبُ نَفْسَہٗ وَسَاعَةٌ يَمْشِی فِيهَا اِلٰی اِخْوَانِهِ الَّذِينَ يُخْبِرُوْنَہٗ بِعُيُوبِہٖ وَسَاعَةٌ فِيهَا يُخَلِّی بَيْنَ نَفْسِہٖ وَبَيْنَ لَذَّاتِهَا الْحَلَالِ۔

زبور میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ عقل مند شخص چار لمحات سے خالی نہیں۔

☆ ایک لمحہ وہ ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

☆ دوسرا لمحہ وہ ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔

☆ تیسرا لمحہ وہ ہے جس میں وہ اپنے ان بھائیوں کی طرف چلتا ہے جو اس کے عیبوں پر خبردار ہوتے ہیں۔

☆ چوتھا وہ لمحہ جس میں وہ حلال اور جائز لذتوں کو بھی اپنے نفس کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ (جیسے بقائے حیات

کے لیے اکلِ حلال یا ازدواجی حقوق کی ادائیگی وغیرہ)

۱۲۰. وَقَالَ بَعْضُ الْحُکَمَآءِ جَمِیْعُ الْعِبَادَاتِ مِنَ الْعُبُوْدِیَّةِ اَرْبَعَةٌ اَلْوَفَآءُ بِالْعُهُوْدِ وَالْمُحَافِظَةُ بِالْحُدُوْدِ وَالصَّبْرُ عَلَی الْمَفْقُوْدِ وَالرِّضٰی بِالْمَوْجُوْدِ

بعض داناؤں کا قول ہے کہ عبادتوں کا خلاصہ چار چیزوں میں ہے۔

☆ ایفائے عہد۔

☆ شرعی حدود (حلال وحرام) کی نگہداشت۔

☆ نقصان پر صبر۔

☆ موجودہ (نعمت) پر راضی رہنا (یعنی جو فی الوقت میسر ہے اُسی پر راضی رہنا اور جو ضائع ہو گیا اس پر صبر کرنا اور شرعی حدود کا خیال رکھنا۔ وعدہ کی پاسداری کرنا)۔

بَابُ الْخُمَاسِیِّ

۱۲۱. رُوِیَ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَانَ خَمْسَةً خَسِرَ خَمْسَةً مَنْ اَسْتَخَفَّ بِالْعُلَمَآءِ خَسِرَ الدِّیْنَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِالْاُمَرَآءِ خَسِرَ الدُّنْیَا وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِالْجِیْرَانِ خَسِرَ الْمَنَافِعَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِالْاَقْرِبَاءِ خَسِرَ الْمَوَدَّةَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِاَهْلِهٖ خَسِرَ طِیْبَ الْمَعِیْشَةِ.

پانچ، پانچ نصائح کے بیان میں

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جس نے پانچ اشخاص کی توہین کی اس نے پانچ نعمتوں کو ضائع کیا

☆ جس نے علماء کو حقیر سمجھا وہ دین سے محروم ہوا۔

☆ جس نے امراء کی توہین کی اس نے دنیا کا نقصان اُٹھایا

☆ جس نے ہمسایہ کو حقیر جانا اس نے (دنیا و آخرت کا) منافع ضائع کیا۔

☆ جس نے اقرباء (قریبی رشتہ داروں) کی تحقیر کی وہ

مودّت ومحبت سے محروم ہوا۔

☆ جس نے اپنے اہلِ خانہ کو حقیر جانا وہ عمدہ اور پُر لطف زندگی سے محروم ہوا۔

۱۲۲۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَیَأْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَّیَنْسَوْنَ خَمْسًا یُحِبُّوْنَ الدُّنْیَا وَیَنْسَوْنَ الْعُقْبٰی وَیُحِبُّوْنَ الدُّوْرَ وَیَنْسَوْنَ الْقُبُوْرَ وَیُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَیَنْسَوْنَ الْحِسَابَ وَیُحِبُّوْنَ الْعِیَالَ وَیَنْسَوْنَ الْحُوْرَ وَیُحِبُّوْنَ النَّفْسَ وَیَنْسَوْنَ اللّٰہَ ھُمْ مِنِّیْ بُرَآءُ وَاَنَا مِنْھُمْ بَرِیٔ"

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ عنقریب میری اُمت پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے

☆ وہ مکانات سے محبت کریں گے اور قبور کو بھول جائیں گے

☆ وہ مال سے محبت کریں گے اور حساب کی جواب دہی کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ اپنے آپ سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے۔

☆ بیویوں سے محبت کریں گے اور (جنت کی) حوروں کو بھول جائیں گے۔ (تو آپ ﷺ نے فرمایا) وہ مجھ سے بری الذمہ اور میں ان سے بری الذمہ۔ (جب وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تو پھر نبی ﷺ سے محبت کہاں؟ اور جو ان دونوں محبتوں سے خالی ہو تو پھر نبی کریم ﷺ بھی اُن سے بری الذمہ ہوئے)

۱۲۳۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُعْطِی اللّٰہُ لِاَحَدٍ خَمْسًا اِلَّا وَقَدْ اَعَدَّلَہٗ

خَمْسًا اُخْریٰ لَا یُعْطِیْهِ الشُّکْرَ اِلَّا وَقَدْ اَعَدَّلَه‘ الزِّیَادَۃَ وَلَا یُعْطِیْهِ الدُّعَآءَ اِلَّا وَقَدْاَ عَدَّلَهٗ الْاِسْتِجَابَۃَ وَلَا یُعْطِیْهِ الْاِسْتِغْفَارَ اِلَّا وَقُدْاَ عَدَّلَهٗ الْغُفْرَانَ وَلَا یُعْطِیْهِ الْتَّوْبَۃَ اِلَّا وَقَدْاَ عَدَّلَهٗ الْقَبُوْلَ وَلَا یُعْطِیْهِ الصَّدَقَۃَ اِلَّا وَقَدْ اَعَدَّلَهٗ التَّقَبُّلَ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

اللہ تعالیٰ جب کسی کو پانچ چیزوں کی توفیق دیتا ہے تو اس کے لئے پانچ چیزیں اور بھی تیار کر دیتا ہے۔

☆ جب شکرانِ نعمت کی توفیق دیتا ہے تو پھر نعمت میں بھی اضافہ کر دیتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

☆ جب دُعا کی توفیق دیتا ہے تو پھر اجابت بھی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

☆ جب استغفار کی توفیق دیتا ہے تو پھر بخشش بھی اس کا

مقدر بن جاتی ہے

☆ جب توبہ کی توفیق دیتا ہے تو پھر قبولیت بھی اس کا مقدر بن جاتی ہے

☆ جب صدقہ کی توفیق دیتا ہے تو پھر قبولیت بھی اس کا مقدر بن جاتی ہے

۱۲۴. وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلظُّلُمَاتُ خَمْسٌ وَالسُّرُوْجُ لَھَا خَمْسٌ حُبُّ الدُّنْیَا ظُلْمَۃٌ وَالسِّرَاجُ لَہُ التَّقْوٰی وَالذَّنْبُ ظُلْمَۃٌ وَالسِّرَاجُ لَہُ التَّوْبَۃُ وَالْقَبْرُ ظُلْمَۃٌ وَالسِّرَاجُ لَھَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالْاٰخِرَۃُ ظُلْمَۃٌ وَّالسِّرَاجُ لَھَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالصِّرَاطُ ظُلْمَۃٌ وَالسِّرَاجُ لَہُ الْیَقِیْنُ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ تاریکیاں پانچ قسم کی ہیں اور ان کے لئے چراغ بھی پانچ ہیں۔

☆ محبتِ دنیا ایک تاریکی ہے اور اس کے لئے روشنی تقویٰ ہے۔ (تقویٰ کے بغیر انسان اکثر دنیوی محبت میں ناجائز امور کا مرتکب ہو جاتا ہے۔)

☆ گناہ ایک تاریکی ہے اور اس کے لئے چراغ توبہ ہے۔

☆ قبر ایک تاریکی ہے اور اس کے لئے چراغ کلمۂ طیبہ کا وِرد ہے۔

☆ یومِ آخرت بھی ایک تاریکی ہے اور اس کے لئے روشنی عملِ صالح ہے۔

☆ پل صراط بھی ایک تاریکی ہے اور اس کے لئے چراغ یقینِ محکم ہے۔ (اسے یقین ہو کہ اس پر سے گزرے بغیر کوئی چارہ نہیں اس لئے تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے)۔

۱۲۵. وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ اَوْمَرْفُوْعًا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْلَا اِدِّعَآءُ الْغَیْبِ لَشَہِدْتُّ عَلٰی خَمْسِ نَفَرٍ اَنَّھُمْ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اَلْفَقِیْرُ صَاحِبُ الْعِیَالِ وَالْمَرْاَۃُ الرَّاضِیُّ عَنْھَا زَوْجُھَا وَالْمُتَصَدِّقَۃُ بِمَھْرِھَا عَلٰی زَوْجِھَا وَالرَّاضِیُّ عَنْہُ اَبَوَاہُ وَالتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے (اور اس پر راوی کو شک ہے کہ) یہ روایت ان تک موقوف ہے یا پھر نبی کریم ﷺ تک مرفوع ہے اگر یہ غیب کا دعویٰ نہ ہوتا تو پھر میں ضرور بہ ضرور پانچ آدمیوں کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتا۔

☆ فقیر عیال دار کی۔

☆ اس عورت کی جس پر اس کا خاوند راضی ہے۔

☆ اس عورت کی جو اپنے مہر کو اپنے خاوند پر صدقہ کر دے۔

☆ اس شخص کی جس پر اس کے والدین راضی ہوں۔

☆ گناہوں سے توبہ کرنے والے کی۔

۱۲۶ . وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
خَمْسٌ هُنَّ عَلَامَةُ الْمُتَّقِيْنَ اَوَّلُهَا اَنْ لَا يُجَالِسَ
اِلَّا مَنْ يُّصْلِحُ الدِّيْنَ مَعَه، وَيَغْلِبُ الْفَرْجَ وَاللِّسَانَ
وَاِذَا اَصَابَه، شَيْئٌ عَظِيْمٌ مِّنَ الدُّنْيَا يَرَاهُ وَبَالًا وَاِذَا
اَصَابَه، شَيْئٌ قَلِيْلٌ مِّنَ الدِّيْنِ اِغْتَنَمَ ذٰلِكَ وَلَا يَمْلَأُ
بَطْنَه، مِنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِّنْ اَنْ يُّخَالِطَه، حَرَامٌ وَيَرَى
النَّاسَ كُلَّهُمْ قَدْ نَجَوْا وَيَرٰى نَفْسَه، قَدْ هَلَكَتْ .

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ
پانچ چیزیں ایسی ہیں جو تقویٰ کی علامت ہیں۔

☆ صرف ان لوگوں کے ساتھ محفل کرنا جو اس کے دین کی اصلاح کرتے ہوں۔

☆ شرم گاہ اور زبان پر ضبط (کنٹرول) کرنا۔

☆ جب اسے دنیوی (لذت و مال وغیرہ) سے کوئی بڑی چیز میسر آئے تو اسے اپنے لئے وبال و آزمائش سمجھتا ہے۔

☆ جب اسے دینی معاملات میں تھوڑی سی خوبی نظر آئے تو اسے غنیمت سمجھتا ہے۔

☆ حرام کی ملاوٹ کے خوف سے حلال چیز سے بھی اپنے پیٹ کو نہیں بھرتا۔

☆ تمام لوگوں کو نجات پانے والا اور اپنے آپ کو ہلاک ہونے والا خیال کرتا ہے۔

۱۲۷. وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه لَوْلَا خَمْسُ خِصَالٍ لَصَارَ النَّاسُ کُلُّھُمْ صَالِحِیْنَ اَوَّلُھَا اَلْقَنَاعَةُ بِالْجُھْلِ وَالْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا وَالشُّحُّ بِالْفَضْلِ وَالرِّیَآءُ فِی الْعَمَلِ وَالْاِعْجَابُ بِالرَّأیِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر پانچ چیزیں نہ ہوتیں تو تمام لوگ نیک ہوتے۔

☆ ان میں پہلی یہ ہے کہ جہالت پر قناعت (یعنی جاہل ہوں اور علم نہ سیکھیں)۔

☆ دنیا کی لالچ ۔ ☆ نیکی و بھلائی میں بخل۔

☆ عمل میں ریاکاری۔

☆ اپنی رائے کو پسند کرنا۔ (اپنی عقل کو پسند کرتے ہوئے دیگر آراء پر اپنی بات کو ترجیح دینا)۔

۱۲۸. وَعَنْ جَمْهُورِ الْعُلَمَآءِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَكْرَمَ نَبِيَّه‘ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَرَامَاتٍ. اَكْرَمَه‘ بِالِاسْمِ وَالْجِسْمِ وَالْعَطَآءِ وَالْخَطَآءِ وَالرِّضَآءِ اَمَّا الْاِسْمُ فَنَادَه‘ بِالرِّسَالَةِ وَلَمْ يُنَادِهٖ بِالْاِسْمِ كَمَا نَادٰى جَمِيْعَ الْاَنْبِيَآءِ مِثْلِ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرِهِمْ وَاَمَّا الْجِسْمُ فَاِذَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَجَابَ هُوَ بِنَفْسِهٖ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لِسَآئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمَّا الْعَطَآءُ فَاَعْطَاهُ بِلَا سُوَالٍ وَاَمَّا الْخَطَآءُ فَذَكَرَ الْعَفْوَ قَبْلَ

ذَنۢبِہٖ حَیۡثُ قَالَ عَفَا اللّٰہُ عَنۡکَ وَاَمَّا الرِّضٰی فَلَمۡ یَرُدَّ عَلَیۡہِ فِدۡیَتَہٗ وَلَا صَدَقَتَہٗ وَلَا نَفَقَتَہٗ کَمَا رَدَّھَا عَلٰی سَآئِرِ الۡاَنۡبِیَآءِ ۔

جمہور علماء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو (مخصوص) پانچ بزرگیوں سے نوازا ہے

آپ ﷺ کو اعزاز بخشا، باعتبار

☆ اسم۔ ☆ جسم۔ ☆ عطاء۔ ☆ خطاء ☆ رضاء کے۔

اس طرح کہ

☆ وہ جو باعتبارِ اسم اعزاز ہے یہ کہ آپ کو منصبِ رسالت (یا دیگر اوصاف) سے مخاطب کیا جیسا کہ

یَاۤاَیُّھَا الرَّسُوۡلُ ، یَاۤاَیُّھَا النَّبِیُّ ، یَاۤاَیُّھَا الۡمُزَّمِّلُ ، یَاۤاَیُّھَا الۡمُدَّثِّرُ

جب کہ دیگر انبیاء کرامؑ کو اُن کے ناموں سے پکارا۔

جیسا کہ یَاۤاٰدَمُ ، یَانُوۡحُ ، یَاۤاِبۡرٰھِیۡمُ

☆ وہ جو باعتبار جسم اعزاز ہے وہ یہ ہے کہ

آپ ﷺ نے جب (ہاتھ اُٹھایا، اشارہ کیا یا زبان سے)

دُعاء کی تو اللہ تعالیٰ نے بذات خود قبولیت سے جواب دیا

جب کہ دیگر انبیاء کرامؑ کے لئے اس طرح نہیں ہوا۔

☆ وہ جو باعتبار عطاء اعزاز ہے وہ یہ ہے کہ

بغیر سوال کئے آپ کی چاہت پر عنایت فرمایا،

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

☆ وہ جو باعتبار خطاء اعزاز ہے وہ یہ ہے کہ

ارتکابِ گناہ سے پہلے ہی خطاء کی معافی کا اعلان فرمادیا

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ

☆ وہ اعزاز جو بطور رضاء ہے وہ یہ ہے کہ

کبھی بھی آپ ﷺ کا فدیہ، صدقہ اور تحفہ رد نہیں ہوا

جیسا کہ دیگر انبیاء کرامؑ (اور ان کی اُمت) کا ہوا کرتا تھا۔

۱۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ وبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا خَمْسٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ سَعِدَ فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَوَّلُھَا اَنْ یَّذْکُرَ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقْتًا بَعْدَ وَقْتٍ وَاِذَابْتُلِی بِبَلِیَّۃٍ قَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَاِذَا اُعْطِی بِنِعْمَۃٍ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ شُکْرَ النِّعْمَۃِ وَاِذَا اِبْتَدَأَ فِیْ شَیْءٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا اَفْرَطَ مِنْہُ ذَنْبًا قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جس میں پانچ خوبیاں ہوں وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سعادت مند ہے۔

☆ پہلی اِن میں سے یہ ہے کہ ہر وقت کلمہ طیبہ کا ذکر کرے

☆ دوسری یہ ہے کہ جب کسی آزمائش میں مبتلا ہوتو

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اور

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔

☆ تیسری یہ ہے کہ جب کوئی نعمت عطاء ہوتو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے یہ شکرانِ نعمت ہے۔

☆ چوتھی یہ ہے کہ جب کسی چیز کی ابتداء کرے تو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔

☆ پانچویں یہ ہے کہ جب کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہوجائے تو

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔

(ان امور سے یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ جملہ اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہیں لہٰذا ہر خوشی، غمی ،نیکی اور آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے میں ہی انسان کی نجات ہے)

۱۳۰. وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّه، قَالَ مَكْتُوبٌ فِى التَّوْرٰتِهِ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ اَنَّ الْغُنْيَةَ فِى الْقَنَاعَةِ وَاَنَّ السَّلَامَةَ فِى الْعُزْلَةِ وَاَنَّ الْحُرْمَةَ فِىْ رِفْضِ الشَّهَوَاتِ وَاَنَّ التَّمَتُّعَ فِىْ اَيَّامٍ طَوِيْلَةٍ وَاَنَّ الصَّبْرَ فِىْ اَيَّامٍ قَلِيْلَةٍ.

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توریت میں پانچ نصیحتیں تحریر ہیں۔

☆ دولت مندی قناعت پر موقوف ہے۔

☆ سلامتی یکسوئی، تنہائی میں۔

☆ عزت لذتِ شہوت کے ترک کرنے میں ہے۔

☆ طویل عمر (مدت) سے فائدہ اُٹھانا (یعنی عبادت تقویٰ اختیار کرکے)۔

☆ ایام قلیل پر صبر کرنا (یعنی اگر کسی معاملہ میں طویل مدت میسر آئے تو اس مدت سے فائدہ اُٹھائیں اور اگر

کم وقت ہے تو اس پر صبر کریں)

۱۳۱۔ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلےَّ اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقِمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَ حَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ وَفِرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ۔

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ
پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو
☆ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
☆ اپنی صحت کو بیماری سے پہلے۔
☆ اپنی تونگری کو محتاجی سے پہلے۔
☆ اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔
☆ اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔

۱۳۲۔ وَعَنْ یَحْیَ بْنِ مَعَاذِ الرَّازِیِّ رَحِمَهُ

اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَثُرَ شِبَعُہٗ کَثُرَ لَحْمُہٗ وَمَنْ کَثُرَ لَحْمُہٗ کَثُرَتْ شَھْوَتُہٗ وَمَنْ کَثُرَتْ شَھْوَتُہٗ کَثُرَتْ ذُنُوْبُہٗ وَمَنْ کَثُرَتْ ذُنُوْبُہٗ قَسِیَ قَلْبُہٗ وَمَنْ قَسِیَ قَلْبُہٗ غَرِقَ فِیْ اٰفَاتِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا.

حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

☆ جس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اس نے اپنا گوشت بڑھایا۔

☆ جس نے اپنا گوشت بڑھایا اس نے اپنی شہوت زیادہ کی

☆ جس نے اپنی شہوت کو بڑھایا اس نے اپنے گناہ بڑھائے۔

☆ جس نے اپنے گناہ بڑھائے اس نے اپنے دل کو سخت کیا۔

☆ جس نے اپنے دل کی قساوت (سختی) بڑھائی وہ دنیا اور اس کی زینت کی آزمائش میں غرق ہو گیا۔

۱۳۳۔ وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اخْتَارَ

الْفُقَرَآءُ خَمْسًا وَّاخْتَارَ الْاَغْنِيَآءُ خَمْسًا اِخْتَارَ الْفُقَرَآءُ رَاحَةَ النَّفْسِ وَ فَرَاغَةَ الْقَلْبِ وَعُبُوْدِيَّةَ الرَّبِّ وَخِفَّةَ الْحِسَابِ وَالدَّرَجَةَ الْعُلْيَا وَاخْتَارَ الْاَغْنِيَآءُ تَعَبَ النَّفْسِ وَشُغْلَ الْقَلْبِ وَعُبُوْدِيَّةَ الدُّنْيَا وَشِدَّةَ الْحِسَابِ وَالدَّرَجَةَ السُّفْلٰى.

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزوں کو فقراء نے اختیار کیا اور پانچ کو مال داروں نے۔

جو فقراء نے اختیار کیں وہ یہ ہیں۔

☆ راحتِ جان (قیامت کا ابدی آرام)۔

☆ سکونِ قلب۔ ☆ رب کی عبادت۔

☆ حساب کی آسانی (بوجھ کی کمی)۔ ☆ درجہ بلند اختیار کیا۔

جو دولت مندوں نے اختیار کیں وہ یہ ہیں۔

☆ تھکانِ جان۔ ☆ دنیا کے ساتھ دل کی مشغولی۔

☆ دنیا کی بندگی۔ ☆ حساب کی سختی (بوجھ کی زیادتی)۔

☆ گھٹیا درجہ اختیار کیا۔

۱۳۴۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْطَاکِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَمْسَۃٌ ھُنَّ مِنْ دَوَآءِ الْقَلْبِ مُجَالَسَۃُ الصَّالِحِیْنَ وَقِرَآءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَ خَلَآءُ الْبَطْنِ وَ قِیَامُ اللَّیْلِ وَالتَّضَرُّعُ عِنْدَالصَّبَاحِ۔

حضرت عبداللہ الانطاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں۔

☆ صالحین کی مجالس ومحافل۔ ☆ قرآن مجید کی تلاوت۔

☆ خالی پیٹ (یعنی شکم سیری سے گریز)۔

☆ قیام اللیل (نمازِ تہجد)۔ ☆ بوقتِ صبح (سحری) گڑگڑانا

۱۳۵۔ وَعَنْ جُمْھُوْرِ الْعُلَمَآءِ اَنَّ الْفِکْرَۃَ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ فِکْرَۃٌ فِیْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یَتَوَلَّدُمِنْھَا التَّوْحِیْدُ وَ الْیَقِیْنُ وَفِکْرَۃٌ فِیْ اٰلَآءِ اللّٰہِ یَتَوَلَّدُمِنْھَا الْمَحَبَّۃُ وَالشُّکْرُ وَفِکْرَۃٌ فِیْ وَعْدِ اللّٰہِ

تَعَالٰی یَتَوَلَّدُ مِنْهَا الرَّغْبَةُ وَ فِكْرَةٌ فِیْ وَعِیْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَتَوَلَّدُ مِنْهَا الْهَیْبَةُ وَ فِكْرَةٌ فِیْ تَقْصِیْرِ نَفْسِهٖ عَنِ الطَّاعَةِ مَعَ اِحْسَانِ اللّٰهِ اِلَیْهِ یَتَوَلَّدُ مِنْهَا الْحَیَآءُ.

جمہور علماء کرامؒ کا بیان ہے کہ

غور و فکر کرنے کی پانچ قسمیں ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا، اس سے جذبۂ توحید جنم لیتا ہے اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں غور و فکر کرنا اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت و شوق پیدا ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی وعید (عذاب، سزا کی گرفت) میں غور و فکر کرنا اس سے اللہ تعالیٰ کا رُعب و ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے باوجود اپنی ذات

میں اللہ پاک کی اطاعت میں کمی کے بارے میں غور و فکر کرنا، اس فکر سے حیاء جنم لیتی ہے۔

۱۳۶. وَعَنْ بَعْضِ الْحُکَمَآءِ بَیْنَ یَدَیِ التَّقْوٰی خَمْسُ عَقَبَاتٍ مَنْ جَاوَزَهَا نَالَ التَّقْوٰی اَوَّلُهَا اِخْتِیَارُ الشِّدَّةِ عَلَی النِّعْمَةِ وَثَانِیْهَا اِخْتِیَارُ الْجُهْدِ عَلَی الرَّاحَةِ وَثَالِثُهَا اِخْتِیَارُ الذُّلِّ عَلَی الْعِزِّ وَرَابِعُهَا اِخْتِیَارُ السُّکُوْتِ عَلَی الْفُضُوْلِ وَخَامِسُهَا اِخْتِیَارُ الْمُوْتِ عَلَی الْحَیٰوةِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ
حصولِ تقویٰ کے لیے پانچ دشوار گھاٹیاں ہیں جس نے انہیں پار کیا اس نے تقویٰ کو پالیا۔

☆ نعمت پر سختی اور مشکل کو ترجیح دینا۔

☆ راحت کے مقابلہ میں مشقت کو اختیار کرنا۔

☆ (نام وری کی) عزت پر (گمنامی کی) ذلت کو اختیار کرنا

☆ فضول باتوں سے خاموشی اختیار کرنا۔

☆ موت کو زندگی پر ترجیح دینا۔

۱۳۷. وَعَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلنَّجْوٰی یُحَصِّنُ الْاَسْرَارَ وَالصَّدَقَۃُ تُحَصِّنُ الْاَمْوَالَ وَالْاِخْلَاصُ یُحَصِّنُ الْاَعْمَالَ وَالصِّدْقُ یُحَصِّنُ الْاَقْوَالَ وَالْمَشْوَرَۃُ تُحَصِّنُ الْاٰرَآءَ.

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ سرگوشی، راز کو محفوظ کرتی ہے۔

☆ صدقہ، مال کو محفوظ کرتا ہے۔

☆ اخلاص، اعمال کو محفوظ کرتا ہے

☆ سچائی، بات کو محفوظ کرتی ہے۔

☆ مشورہ عقل کو محفوظ کر دیتا ہے

۱۳۸. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی جَمْعِ الْمَالِ خَمْسَۃَ اَشْیَاءَ اَلْعَنَآءُ

فِیْ جَمْعِهٖ وَالشُّغْلُ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِاِ صْلَا حِهٖ وَالْخَوْفُ مِنْ سَالِبِهٖ وَسَارِقِهٖ وَاِحْتِمَالُ اِسْمِ الْبَخِیْلِ لِنَفْسِهٖ وَ مُفَارَقَةُ الصَّالِحِیْنَ مِنْ اَجْلِهٖ وَفِیْ تَفْرِیْقِهٖ خَمْسَةُ اَشْیَآءَ رَاحَةُ النَّفْسِ مِنْ طَلَبِهٖ وَالْفَرَاغُ لِذِکْرِ اللّٰهِ مِنْ حِفْظِهٖ وَالْاَ مْنُ مِنْ سَالِبِهٖ وَ اِکْتِسَابُ اِسْمِ الْکَرِیْمِ لِنَفْسِهٖ وَمُصَاحَبَةُ الصَّالِحِیْنَ لِفِرَاقِهٖ۔

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

مال کے جمع کرنے میں پانچ چیزیں ہیں۔

☆ اس کے جمع کرنے میں تکلیف اُٹھانا۔

☆ مال کے سنبھالنے میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہونا۔

☆ ہر وقت اس کے ضائع اور چوری ہونے کا ڈر۔

☆ اپنے لئے بخیل کا اسم مقرر کرنا۔

☆ اس مال کی وجہ سے صالحین کی محافل سے دُوری۔

مال کی جدائی یا عدم مال میں بھی پانچ چیزیں ہیں۔

☆ تلاشِ مال کی تکلیف سے نجات کی وجہ سے راحتِ جان۔

☆ اس کی حفاظت کی ذمہ داری نہ ہونے کی وجہ سے ذکرِ الٰہی کے لئے فرصت۔

☆ مال کے نقصان کے خوف سے بے خوفی۔

☆ اپنے لئے سخی کا نام حاصل کرنا۔

☆ مال کی فکر نہ ہونے کی وجہ سے صحبتِ صالحین کے لئے فارغ ہونا۔

۱۳۹۔ وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یَجْتَمِعُ فِیْ ھٰذَا الزَّمَآنِ لِاَحَدٍ مَالٌ اِلَّا وَعِنْدَہٗ خَمْسُ خِصَالٍ طُوْلُ الْاَمَلِ وَ حِرْصٌ غَالِبٌ وَشُحٌّ شَدِیْدٌ وَقِلَّۃُ الْوَرَعِ وَنِسْیَانُ الْاٰخِرَۃِ قَالَ الْقَآئِلُ اَشْعَارًا

یَاخَاطِبَ الدُّنْیَا اِلٰی نَفْسِہٖ

اِنَّ لَهَا فِی کُلِّ یومٍ خَلِیلاً

تَستَنکِحُ البَعلَ وَقَد وَطِئَت

فِی مَوضِعٍ اٰخرمِنهُ بَدِیلاً

مَا اَقبَلَ الدُّنیا لِخُطَّابِهَا

لِقتلِهِم قَتِیلاً قَتِیلاً

اِنِّی لَمُغتَرٌّوَاِنَّ البِلاَ

یَعمَلُ فِی جِسمِی قَلِیلاً قَلِیلاً

تَزَوَّدُ والِلمُوتِ زَادًافقَد

نَادَی المُنَادِے الرَّحِیلَ الرَحِیلاَ

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ فی زمانہ کسی کے پاس مال جمع نہیں ہوسکتا جب تک اس میں پانچ خصلتیں نہ ہوں۔

☆ لمبی لمبی اُمیدیں۔☆ غلبہء لالچ۔☆ سخت ترین بخل

☆ قلتِ پرہیز گاری۔☆ یوم آخرت کا نسیان۔

کسی کہنے والے شاعر نے کہا ہے کہ

☆ اے دنیا کو اپنی طرف بلانے والے بے شک اس کے لئے روزانہ (نیا) دوست ہے۔

☆ (دنیا نے) نکاح ایک شوہر سے کیا اور مباشرت اس کے بجائے دوسری جگہ کرتی ہے۔

☆ کس طرح دنیا اپنے سے مخاطب ہونے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے کہ اُسے ہلاک کرنے کا نیا نیا انداز اختیار کرتی ہے۔

☆ میں نے دھوکہ کھایا اور بے شک اس کی بلاء نے میرے جسم پر تھوڑا اثر کر دیا ہے۔

☆ پس چاہیئے کہ سفرِ موت کے لئے زادِ راہ تیار کرو کیونکہ کوچ کرنے والے کے لئے پکارنے والا پکار رہا ہے۔

۱۴۰. وَعَنْ حَاتِمِ الْاَصَمِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ قَالَ اَلْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا فِیْ خَمْسِ مَوَاضِعَ

فَاِنَّهَا مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اِطْعَامُ الضَّيْفِ اِذَانَزَلَ وَتَجْهِيْزُ الْمَيِّتِ اِذَامَاتَ وَتَزْوِيْجُ الْبِنْتِ اِذَا بَلَغَتْ وَقَضَاءُ الدَّيْنِ اِذَا وَجَبَ وَالتَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ اِذَا فَرَطَ.

حضرت حاتم الاصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ مقامات کے علاوہ جلد بازی شیطانی عمل ہے اوران پانچ مواقع پر جلدی کرنا سنتِ رسول اللہ ﷺ ہے۔

☆ مہمان کو کھانا کھلانا جب وہ آپ کے پاس آئے۔

☆ میّت کی تجہیز و تکفین۔

☆ بیٹی کی شادی کرنا جب وہ بالغ ہو جائے۔

☆ قرضے کی ادائیگی جب اس کے ذمہ ہو جائے۔

☆ گناہ سے توبہ جب بھی گناہ سرزد ہو۔

۱۴۱. وَقَالَ مُحَمَّدَ بْنُ الدُّوْرِیؒ شَقِیَ اِبْلِيْسُ بِخَمْسَةِ اَشْيَآءَ لَمْ يُقِرَّ بِالذَّنْبِ وَلَمْ يَنْدَمْ

عَلَيْهِ وَلَمْ يَلُمْ نَفْسَه‘ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَے التَّوْبَةِ وَقَنَطَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَسَعِدَ اٰدَمُ بِخَمْسَةِ اَشْيَآءَ اَقَرَّ بِالذَّنْبِ وَنَدِمَ عَلَيْهِ وَلَامَ نَفْسَه‘ وَاَسْرَعَ فِي التَّوْبَةِ وَلَمْ يَقْنُطْ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ.

حضرت محمد بن دوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس پانچ وجوہات سے شقی و رجیم ہوا

☆ اعترافِ جرم (اقرارِ گناہ) نہ کیا۔

☆ جرم پر نادم نہ ہوا۔

☆ گناہ پر اپنے نفس کو ملامت نہ کیا۔

☆ گناہ سے توبہ کا ارادہ بھی نہ کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید ہو گیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے پانچ چیزوں سے سعادت حاصل کی۔

☆ اقرارِ گناہ۔ ☆ ندامتِ گناہ۔ ☆ خطاء پر ملامتِ نفس توبہ میں جلدی۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوئے

۱۴۲. وَعَنْ شَقِيقِ الْبَلْخِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّه قَالَ عَلَيْكُمْ بِخَمْسِ خِصَالٍ فَاعْمَلُوهَا اُعْبُدُوا اللّٰهَ بِقَدْرِ حَاجَتِكُمْ اِلَيْهِ وَخُذُوا مِنَ الدُّنْيَا بِقَدْرِ عُمْرِكُمْ فِيهَا وَاذْنِبُوا اللّٰهَ بِقَدْرِ طَاقَتِكُمْ عَلٰى عَذَابِهٖ وَتَزَوَّدُوا فِى الدُّنْيَا بِقَدْرِ مَكْثِكُمْ فِى الْقَبْرِ وَاعْمَلُوا الِلْجَنَّةِ بِقَدْرِ مَاتُرِيْدُوْنَ فِيْهَا الْمَقَامَ.

حضرت شفیق البلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ خوبیاں خود پر لازم کرلو اور ان پر عمل بھی کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرو جتنی تمہیں حاجت ہے۔ (ظاہر ہے کہ انسانی زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی حاجت سے خالی نہیں تو پھر اسی حساب سے اس کی بندگی بھی کی جائے)

☆ دنیا سے اپنی عمر کے مطابق حصہ لو کہ جتنا تم نے اس میں رہنا ہے (جب رہنا ہی تھوڑے سے عرصہ کے لئے ہے تو پھر تھوڑے سے حصہ پر صبر کرو)

☆ اللہ تعالیٰ کی اتنی نافرمانی کرو جتنی تم میں اس کے عذاب کے سہنے کی طاقت ہے۔

☆ دنیا سے آخرت کے سفر کے لئے اتنا زادِ راہ لیں جتنی دیر تم نے قبر میں ٹھہرنا ہے۔

☆ جنت کے لئے اتنا عمل کریں جتنا آپ جنت میں ٹھہرنا چاہتے ہیں۔

۱۴۳۔ وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ رَاَیْتُ جَمِیْعَ الْاَخِلاَّءِ فَلَمْ اَرْخَلِیْلاً اَفْضَلَ مِنْ حِفْظِ اللِّسَانِ وَرَاَیْتُ جَمِیْعَ اللِّبَاسِ فَلَمْ اَرْلبَاسًا اَفْضَلَ مِنَ الْوَرَعِ وَرَاَیْتُ جَمِیْعَ الْمَالِ فَلَمْ اَرْمَالًا اَفْضَلَ مِنَ الْقَنَاعَۃِ وَرَاَیْتُ جَمِیْعَ الْبِرِّ فَلَمْ اَرْبِرًّا اَفْضَلَ مِنَ النَّصِیْحَۃِ وَرَاَیْتُ جَمِیْعَ الْاَطْعِمَۃِ فَلَمْ اَرْطَعَامًا اَلَذَّ مِنَ الصَّبْرِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

☆ میں نے تمام دوستوں کو دیکھا مگر حفاظتِ زبان سے افضل دوست کسی کو نہ پایا۔

☆ میں نے تمام لباسوں کو دیکھا مگر پرہیز گاری کے لباس سے اعلیٰ کسی کو نہ پایا۔

☆ میں نے تمام مالوں کو دیکھا مگر قناعت کے مال سے کسی کو بہتر نہ پایا۔

☆ میں نے تمام نیکیوں کو دیکھا مگر خیر خواہی سے افضل کسی کو نہ پایا۔

☆ میں نے تمام کھانوں کو دیکھا مگر صبر کے کھانے سے زیادہ لذیذ کسی کو نہ پایا۔

۱۴۴. وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ اَنَّه' قَالَ الزُّهْدُ خَمْسُ خِصَالٍ اَلثِّقَةُ بِاللّٰهِ وَالتَّبَرِّىْ عَنِ الْخَلْقِ وَالْاِخْلَاصُ فِى الْعَمَلِ وَاِحْتِمَالُ الظُّلْمِ وَالْقَنَاعَةُ فِى الْيَدِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ
زُہد و تقویٰ کے پانچ کام ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ پر پختہ اعتماد۔
☆ مخلوق سے با اعتبار امید مکمل بیزاری۔
☆ عمل میں اخلاص۔
☆ زیادتی برداشت کرنا مگر ظلم نہ کرنا۔
☆ جو اس کے پاس ہے اسی پر ہی قناعت کرنا۔

۱۴۵. وَعَنْ بَعْضِ الْعُبَّادِ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ الْمَنَاجَاتِ اِلٰھِیْ طُوْلُ الْاَمَلِ غَرَّنِیْ وَحُبُّ الدُّنْیَا اَھْلَکَنِیْ وَالشَّیْطَانُ اَضَلَّنِیْ وَالنَّفْسُ الْاَمَّارَۃُ بِالسُّوْءِ عَنِ الْحَقِّ مَنَعَتْنِیْ وَقَرِیْنُ السُّوْءِ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ اَعَانَنِیْ فَاَغِثْنِیْ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَرْحَمْنِیْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَرْحَمُنِیْ غَیْرُکَ.

بعض عبادت گذاروں (عابدوں) نے اپنی دُعاؤں

میں یوں کہا کہ

☆ الٰہی مجھے لمبی اُمیدوں نے دھوکہ دیا۔

☆ دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کیا۔

☆ شیطان نے مجھے بہکایا۔

☆ نفسِ امارہ نے مجھے حق سے منع کرتے ہوئے برائی پر اُبھارا

☆ برے ہم نشیں نے گناہ پر میری مدد کی۔

اے فریاد کرنے والوں کی فریادیں سننے والے (اللہ) میری مدد فرما اور میری فریاد سن لے۔

۱۴۶. قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ

سَیَأْ تِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ زَمَانٌ یُحِبُّوْنَ الْخَمْس وَیَنْسَوْنَ الْخَمْسَ یُحِبُّوْنَ الدُّنْیَا وَیَنْسَوْنَ الْاٰخِرَۃَ وَیُحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ وَیَنْسَوْنَ الْمَوْتَ وَیُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَیَنْسَوْنَ الْقُبُوْرَ وَیُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَیَنْسَوْنَ الْحِسَابَ وَیُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَیَنْسَوْنَ الْخَالِقَ.

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

عنقریب میری اُمت پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ زندگی سے پیار کریں گے اور موت کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ محلات کی تعمیر سے پیار کریں گے اور قبور کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ مال سے پیار کریں گے اور حساب (جواب دہی) کو بھول جائیں گے۔

☆ وہ مخلوق سے دوستی کریں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔

۱۴۷. وَقَالَ یَحیَ بنُ مُعَاذِ الرَّازِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ فِی الْمُنَاجَاۃِ اِلٰھِی لَایَطِیْبُ اللَّیْلُ اِلَّا بِمُنَاجَاتِکَ وَلَایَطِیْبُ النَّھَارُ اِلَّا بِطَاعَتِکَ وَلَا یَطِیْبُ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِکْرِکَ وَلَا تَطِیْبُ الْاٰخِرَۃُ

اِلَّا بِعَفْوِکَ وَلَا تَطِیْبُ الْجَنَّۃُ اِلَّا بِرُؤْیَتِکَ.

حضرت یحییٰ بن معاذ الرّازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی دُعاؤں میں (اس طرح) التجاء کیا کرتے تھے۔

☆ الٰہی مجھے رات کی طلب فقط آپ کی بارگاہ میں مناجات کے لئے ہے۔

☆ الٰہی مجھے دن کو خواہش فقط آپ کی اطاعت کے لئے ہے۔

☆ دنیا کی طلب فقط تیری یاد کے لئے کرتا ہوں (تاکہ حلال روزی سے اتنی قوت پیدا ہو کہ تیرا ذکر و بندگی کی جاسکے)

☆ آخرت کی تمنا فقط اس لئے ہے کہ تیری بخشش حاصل ہو۔

☆ جنت کی آرزو صرف تیرے دیدار کے لئے ہے۔

بَابُ السُّدَاسِیِّ

۱۴۸. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ سِتَّۃُ اَشْیَاءَ ھُنَّ غَرِیْبَۃٌ فِیْ سِتَّۃِ مَوَاضِعَ اَلْمَسْجِدُ غَرِیْبٌ فِیْمَا بَیْنَ قَوْمٍ لَّا یُصَلُّوْنَ فِیْہِ

وَالْمُصْحَفُ غَرِيْبٌ فِیْ مَنْزِلِ قَوْمٍ لَّایَقْرَؤُنَ فِیْهِ وَالْقُرْاٰنُ غَرِیْبٌ فِیْ جَوْفِ الْفَاسِقِ وَالْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِیْبَةٌ فِیْ یَدِرَجُلٍ ظَالِمٍ سَیِّئِی الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الصَّالِحُ غَرِیْبٌ فِیْ یَدِامْرَاَةٍ رَدِّیَةٍ سَیِّئَةِ الْخُلُقِ وَالْعَالِمُ غَرِیْبٌ بَیْنَ قَوْمٍ لَّایَسْمَعُوْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَایَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَظَرَ الرَّحْمَةِ

چھ، چھ نصائح کے بیان میں

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

چھ چیزیں چھ مقامات پر غریب (بے وقعت) ہیں۔

☆ مسجد ایسی قوم میں جہاں وہ اس میں نماز نہ پڑھتے ہوں۔

☆ قرآن مجید ایسی قوم کے گھروں میں جہاں وہ اس کی تلاوت نہیں کرتے۔

☆ قرآن مجید فاسق (حافظ، عالم) کے سینہ میں۔
☆ نیک و صالحہ بیوی ظالم اور بداخلاق مرد کے قبضہ (نکاح) میں۔
☆ مسلمان نیک مرد، نکمی بدخلق بیوی کے ساتھ (در قبضہ رشتہ ازدواج)۔
☆ عالم ایسی قوم میں جو اس کی (نصیحت) سننے کے لئے تیار نہیں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوم کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا۔

۱۴۹ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَظَرَ الرَّحْمَۃِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ سِتَّۃٌ لَّعَنْتُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَکُلُّ نَبِیٍّ مُّجَابُ الدَّعْوَاتِ اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ

اَذَلَّہ، اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہَ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ وَتَارِکٌ لِسُنَّتِیْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَظَرَ الرَّحْمَۃِ

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

چھ آدمی وہ ہیں جن پر میں نے لعنت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی اور تمام مجیب الدعوات اَنبیاءِ کرامؑ نے ان پر لعنت کی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی تقدیر (فیصلوں) کو جھٹلانے والا۔

☆ جبراً اقتدار حاصل کرنے والا۔ (تاکہ اس اقتدار، اختیار کے ذریعہ سے) جنھیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا انہیں عزّت دے اور جنھیں اللہ تعالیٰ نے عزت دی انہیں رسوا کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حرم مقدس کی حرمت واحترام کو حلال

نہ جانے (یعنی حرمِ مقدّس کی توقیر کو خاطر میں نہ لائے)

☆ میرے اہلِ بیت کی بے حرمتی کو حلال جانے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

☆ میری سنتِ طیبہ کو (بے پرواہی سے) چھوڑنے والا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے چھ اشخاص کی طرف رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔

۱۵۰. قَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ اِبْلِیْسَ قَائِمٌ اَمَامَکَ وَالنَّفْسُ عَنْ یَّمِیْنِکَ وَ الْھَوٰے عَنْ یَّسَارِکَ وَالدُّنْیَا عَنْ خَلْفِکَ وَ الْاَعْضَآءُ عَنْ حَوْلِکَ وَالْجَبَّارُ فَوْقَکَ یَعْنِے بِالْقُدْرَۃِ لَابَالْمَکَانِ فَالاِبْلِیْسُ لَعَنَہُ اللّٰہُ یَدْعُوْکَ اِلٰی تَرْکِ الدِّیْنِ وَالنَّفْسُ تَدْعُوْکَ اِلَی الْمَعْصِیَۃِ وَالْھَوٰی یَدْعُوْکَ اِلَی الشَّھْوَۃِ وَالدُّنْیَا تَدْعُوْکَ اِلَی اِخْتِیَارِھَا عَلٰے

الْاٰخِرَةِ وَالْاَعْضَآءُ تَدْعُوْکَ اِلَی لذُّنُوْبِ وَالْجَبَّارُ
یَدْعُوکَ اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ قَالَ اللّٰہُ تعالٰی
"وَاللّٰہُ یَدْعُوْ اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ "فَمَنْ اَجَابَ
اِبْلِیْسَ ذَھَبَ عَنْہُ الدِّیْنُ وَ مَنْ اَجَابَ النَّفْس ذَھَبَ
عَنْہُ الْعَقْلُ وَمَنْ اَجَابَ الدُّنْیَا ذَھَبَ عَنْہُ
الْاٰخِرَةُ وَمَنْ اَجَابَ الْاَعْضَآءَ ذَھَبَتْ عَنْہُ الْجَنَّةُ
وَمَنْ اَجَابَ اللّٰہَ تَعَالٰی ذَھَبَتْ عَنْہُ السَّیِّئَاتُ وَنَالَ
جَمِیْعَ الْخَیْرَاتِ.

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ (درحقیقت) ابلیس تمہارے سامنے کھڑا ہے اور نفس (امارہ) تمہارے دائیں جانب اور خواہشات تمہارے بائیں جانب اور دنیا تمہارے پیچھے اور اعضاء تمہارے اردگرد اور مالکِ جبار تمہارے اُوپر ہے (اللہ تعالیٰ کا اُوپر ہونا قدرت اور شان و رتبہ کے اعتبار سے ہے نہ کہ مکان

کے اعتبار سے کیونکہ اللہ تعالیٰ مکان کے تعین سے آزاد ہے)

☆ چونکہ ابلیس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اس لیے وہ تجھے ترکِ دین کی طرف بلاتا ہے

☆ نفس تجھے نافرمانی (گناہ) کی طرف بلاتا ہے۔

☆ خواہشات تجھے شہوت کی طرف بلاتی ہیں۔

☆ دنیا تجھے آخرت کے مقابلہ میں اپنی طرف بلاتی ہے۔

☆ اعضاء تجھے گناہ کی طرف بلاتے ہیں۔

☆ خدائے جبار تجھے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے) اللہ تمہیں جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔

☆ لہٰذا جس نے ابلیس کی سنی اس سے دین گیا۔

☆ جس نے نفس کی سُنی اس سے روح (روحانیت) گئی۔

☆ جس نے خواہشات کی آواز پر لبیک کہا اس سے عقل گئی۔

☆ جس نے دنیا کی سُنی اس سے آخرت گئی۔

☆ جس نے اعضاء کی سُنی وہ جنت سے محروم ہوا۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کی سُنی اس سے برائیاں دُور ہوئیں اوراس نے جملہ بھلائیوں کو پالیا۔

۱۵۱. وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَمَ سِتَّۃً فِیْ سِتَّۃٍ کَتَمَ الرِّضَآءَ فِی الطَّاعَۃِ وَکَتَمَ الْغَضَبَ فِی الْمَعْصِیَۃِ وَکَتَمَ اِسْمَہُ الْاَعْظَمَ فِی الْقُرْاٰنِ وَکَتَمَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَکَتَمَ الصَّلٰوۃَ الْوُسْطٰی فِی الصَّلٰوٰتِ وَکَتَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الْاَیَّامِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپا دیا ہے۔

☆ اپنی رضاء کو اطاعت میں۔

☆ اپنے غضب کو نافرمانی میں۔

☆ اسمِ اعظم کو قرآن مجید میں۔

☆ شب قدر کو رمضان میں۔

☆ نمازِ وسطیٰ کو پانچوں نمازوں میں۔

☆ یومِ قیامت کو (دیگر) ایام میں۔

۱۵۲. وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ

اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّةِ اَنْوَاءٍ مِّنَ الْخُوْفِ اَحَدُھَا مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَّاخُذَ مِنْہُ الاِیْمَانَ وَالثَّانِیُ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ یَّکْتُبُوْا عَلَیْہِ مَایَفْتَضِحُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطَانِ اَنْ یُّبْطِلَ عَمَلَہٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَکِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاخُذَہٗ فِیْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَّغْتَرَّبِھَا وَ تَشْغَلَہٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَھْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِھِمْ فَیَشْغَلُوْنَہٗ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

مومن کا خوف چھ قسموں کا ہوتا ہے

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوف کہ وہ ایمان ہی نہ چھین لے۔

☆ کِرَاماً کَاتِبِیْنَ کا خوف کہ وہ اس کے خلاف نہ لکھ دیں جو اسے قیامت کے دن رُسوا کردے۔

☆ شیطان کا خوف کہ کہیں وہ اس کے عمل کو ضائع نہ کردے۔

☆ ملک الموت کا خوف کہ کہیں وہ غفلت کی حالت میں اچانک ہی اس کی روح قبض نہ کرلے۔

☆ دنیا کا خوف کہ کہیں وہ اسے دھوکہ میں مبتلا کرکے آخرت کی فکر سے غفلت میں مشغول نہ کردے۔

☆ اہل وعیال کا خوف کہ کہیں ان کی محبت میں مشغول ہوکر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہوجائے۔

۱۵۳. وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ جَمَعَ سِتَّۃَ خِصَالٍ لَّمْ یَدَعْ لِلْجَنَّۃِ مَطْلَبًا وَّلَا عَنِ النَّارِ مَهْرَبًا اَوَّلُهَا عَرَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَطَاعَهٗ، وَعَرَفَ الشَّيْطَانَ فَعَصَاهُ وَعَرَفَ الْاٰخِرَةَ

فَطَلَبَهَا وَعَرَفَ الدُّنُيَا فَرَفَضَهَا وَعَرَفَ الْحَقَّ فَاتُبَعَهٗ وَعَرَفَ الْبَاطِلَ فَاجُتَنَبَهٗ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جس میں چھ خوبیاں جمع ہوں اسے طلبِ جنت اور جہنم سے بھاگنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ اُسے ان چھ خوبیوں کے باعث جنت بھی یقیناً مل جائے گی اور جہنم سے امان بھی)

وہ خوبیاں یہ ہیں:۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا تو اس کی اطاعت کرلی۔

☆ جس نے شیطان کو پہچانا تو اس کی نافرمانی کی۔

☆ جس نے آخرت کو پہچانا تو اس کی طلب میں لگ گیا۔

☆ جس نے دنیا کو پہچانا تو اسے ترک کردیا۔

☆ جس نے حق کو پہچانا تو اس کی اطاعت شروع کردی۔

☆ جس نے باطل کو پہچانا تو اس سے بچنے لگا۔

۱۵۴. وَقَالَ اَيُضًا اَلنِّعَمُ سِتَّةُ اَشُيَاءَ

اَلْاِسلَامُ وَالْقُراٰنُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالْعَافِیَۃُ وَالسِّتْرُ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

چھ چیزیں نعمتیں ہیں

☆ اسلام نعمت ہے۔ ☆ قرآن مجید نعمت ہے۔

☆ محمد رسول اللہ ﷺ نعمت ہیں۔ ☆ تندرستی نعمت ہے

☆ لباس نعمت ہے۔ ☆ لوگوں سے بے احتیاجی نعمت ہے

۱۵۵. وَعَنْ یَّحْیَ بْنِ مَعَاذِ الرَّازِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْعِلْمُ دَلِیْلُ الْعَمَلِ وَالْفَھْمُ وِعَاءُ الْعِلْمِ وَالْعَقْلُ قَآئِدٌ لِلْخَیْرِ وَالْھَوٰی مَرْکَبٌ لِلذُّنُوْبِ وَالْمَالُ رِدَآءُ الْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالدُّنْیَا سُوْقُ الْاٰخِرَۃِ.

یحیٰ بن معاذ الرّازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ علم دلیلِ (ذریعہ) عمل ہے۔ ☆ فہم علم کا برتن ہے۔

☆ عقل بھلائی کا رہبر ہے۔

☆ خواہش گناہوں کی سواری ہے۔

☆ دولت متکبرین کی چادر ہے۔

☆ دنیا آخرت کا بازار ہے یعنی (یومِ قیامت میں کام آنے والا سامان (نیکیاں) دنیا کے بازار سے ملتا ہے)

۱۵۶. وَقَالَ اَبُوْذَرِ جِمِهْرَ سِتٌّ خِصَالٍ تَعْدِلُ جَمِيْعَ الدُّنْيَا اَلطَّعَامُ الْمَرِئُى وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ وَالزَّوْجَةُ الْمُوَافِقَةُ وَالْكَلَامُ الْمُحْكَمُ وَكَمَالُ الْعَقْلِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ.

حضرت ابوذر جمہر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ چھ خوبیاں تمام دنیا کے برابر ہیں۔

☆ ہضم ہونے والا کھانا۔ ☆ صالح اولاد۔

☆ موافق المزاج بیوی۔ ☆ محکم بات یعنی درست گفتگو۔

☆ کامل عقل۔ ☆ تندرستی۔

۱۵۷. وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

تَعَالٰے لَوْلَا الْاَ بْدَالُ لَخَسَفَتِ الْاَ رْضُ وَمَا فِیْھَا وَلَوْلَاَ الصَّالِحُوْنَ لَھَلَکَ الطَّالِحُوْنَ وَلَوْلَاَ الْعُلَمَآءُ لَصَارَ النَّاسُ کُلُّھُمْ کَالْبَھَآئِمِ وَلَوْلَا السُّلْطَانُ لَاَھْلَکَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَلُوْلَا الْحُمَقَآءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا وَلَوْ لَاَ الرِّیْحُ لَاَ نْتَنَ کُلُّ شَئیٍ.

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ اگر ابدال (بارگاہ الٰہی میں مقبول بندگان) نہ ہوتے تو زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب غرق ہو جاتا۔

☆ اگر صالحین نہ ہوتے تو بدکار (دنیا ہی میں) ہلاک ہو جاتے۔

☆ اگر علماء نہ ہوتے تو تمام لوگ چوپائیوں کی طرح ہو جاتے۔

☆ اگر بادشاہ نہ ہوتے تو لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر دیتے۔

☆ اگر احمق لوگ نہ ہوتے تو دنیا تباہ ہو جاتی (چونکہ احمق لوگ دنیا کی ظاہری رنگینوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا کا ظاہری حسن برقرار ہے اگر یہ احمق

لوگ دُنیا کی طلب نہ رکھتے تو پھر دُنیا کی یہ ظاہری رونقیں بھی نہ ہوتیں)

☆ اگر ہوا نہ ہوتی تو تمام چیزیں بدبودار ہوجاتیں۔

۱.۵۸ وَعَنْ بَعْضِ الْحُكَمَاءِ اَنَّه' قَالَ مَنْ لَّمْ يَخْشَى اللّٰهَ لَمْ يَنْجُ مِنْ ذِلَّةِ اللِّسَانِ وَمَنْ لَّمْ يَخْشَ قُدُوْمَه' عَلَى اللّٰهِ لَمْ يَنْجُ قَلْبُه' مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اٰئِيسًا عَنِ الْخَلْقِ لَمْ يَنْجُ مِنَ الطَّمْعِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ حَافِظًا عَلٰى عَمَلِهٖ لَمْ يَنْجُ مِنَ الرِّيَآءِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَغْنِ بِاللّٰهِ عَلٰى اِحْتِرَاسِ قَلْبِهٖ لَمْ يَنْجُ مِنَ الْحَسَدِ وَمَنْ لَّمْ يَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ عِلْمًا وَّعَمَلاً لَمْ يَنْجُ مِنَ الْعُجْبِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ زبان کی لغزش سے نہیں بچ سکتا۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے نہیں ڈرتا اس کا دل حرام اور مشکوک چیزوں سے نہیں بچ سکتا۔

☆ جس نے مخلوق سے اپنی اُمید نہ توڑی وہ لالچ سے نہیں بچ سکتا۔

☆ جس نے اپنے دل کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب نہ کی تو وہ حسد سے نہیں بچ سکتا۔

☆ جس نے اپنے اعمال کی نگرانی نہ کی وہ ریاکاری سے نہیں بچ سکتا۔

☆ جس نے اُس کی طرف نہ دیکھا جو علم و عمل میں اس سے افضل ہے تو وہ خود پسندی (کے عیب) سے نہیں بچ سکتا (یعنی اپنے آپ کو دیگر مخلوق سے بہتر سمجھنا اور انہیں نظرِ حقارت سے دیکھنا)۔

۱۵۹۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ فَسَادَ الْقُلُوْبِ عَنْ سِتَّةِ اَشْیَآءَ اَوَّلُھَا یُذْنِبُوْنَ بِرَجَآءِ

التَّوبَةِ وَيَتَعَلَّمُونَ الْعِلْمَ وَلَا يَعْمَلُونَ وَإِذَا عَمِلُوا لَا يُخْلِصُونَ وَيَاكُلُونَ رِزْقَ اللّٰهِ وَلَا يَشْكُرُونَ وَلَا يَرْضَوْنَ بِقِسْمَةِ اللّٰهِ وَيَدْفِنُونَ موْتَاهُمْ وَلَا يَعْتَبِرُونَ

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

دلوں کا فساد (خرابی) چھ چیزوں میں ہے۔

☆ لوگ توبہ کی اُمید پر گناہ کرتے ہیں۔

☆ علم حاصل کرتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔

☆ جب عمل کرتے ہیں تو اس میں اخلاص نہیں کرتے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا رزق کھاتے ہیں اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قسمت (نصیب) پر راضی نہیں ہوتے۔

☆ اپنے مردوں کو دفناتے ہیں (مگر) ان سے عبرت نہیں لیتے۔

۱۶۰. وَقَالَ اَيْضًا مَنْ اَرَادَالدُّنيا وَاخْتَارَهَا عَلَى الْاٰخِرَةِ عَاقَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسِتِّ عُقُوْبَاتٍ ثَلٰثٌ فِى الدُّنْيَا وَثَلٰثٌ فِى الْاٰخِرَةِ اَمَّا الثَّلٰثُ الَّتِىْ

هِیَ فِی الدُّنیا فَامَلٌ لَّیسَ لَه' مُنتَهی وَّحِرصٌ غالِبٌ لَّیسَ لَه' قَناعَةٌ وَّاُخِذَمِنهُ حلاوَةُ العِبادَةِ .

وَاَمَّا الثَّلٰثُ الَّتیِ هِیَ فِی الاٰخِرَةِ فهَوُلُ یوُمِ القِیٰمَةِ وَالحِسَابُ الشَّدِیدُ وَالحَسرَةُ الطَّوِیلَةُ .

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس نے دنیا کا ارادہ کیا اور اس کو آخرت کے بدلہ میں پسند کیا تو اللہ تعالیٰ اسے چھ سزائیں (عذاب) دے گا۔ جن میں تین دنیا میں اور تین آخرت میں ہوں گے۔

جو تین عذاب دنیا میں ہوں گے، وہ یہ ہیں۔

☆ ایسی آرزو تمنا کہ جس کی انتہا نہ ہو۔

☆ ایسی شدید حرص اور لالچ کہ جس میں قناعت کا تصور نہ ہو۔

☆ اس لئے عبادت کی لذت ان سے چھین لی جائے گی۔

(اگر کبھی عبادت کی بھی تو بطورِ عادت ہوگی جس میں لذت نہ ہوگی)

جو تین عذاب قیامت میں ہوں گے، وہ یہ ہیں

☆ قیامت کے دن وہ دہشت زدہ ہوں گے۔

☆ ان کا حساب سخت ہوگا۔

☆ ان کے حسرت، ارمان بہت لمبے ہوں گے۔

۱۶۱. وَقَالَ اَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا رَاحَةَ لِلْحَسُوْدِ وَلَا مُرُوَّةَ لِلْكَذُوْبِ وَلَا حِيْلَةَ لِلْبَخِيْلِ وَلَا وَفَآءَ لِلْمُلُوْكِ وَلَا سُوْدَ لِسَيِّئِى الْخُلُقِ وَلَا رَادَّلِقَضَآءِ اللّٰهِ.

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ حاسدین کے لئے کوئی راحت وسکون نہیں۔

☆ جھوٹے کے لئے مروت نہیں جھوٹا شخص ہمیشہ بے مروت ہوتا ہے اور لوگوں میں اس کی کوئی عزت واعتبار نہیں ہوتا۔

☆ بخیل شخص کے لئے کوئی حیلہ وچارہ نہیں۔

☆ بادشاہوں کا کوئی وفادار نہیں ہوتا (صرف ان کے دورِ اقتدار میں مفاد اور ڈر کی خاطر لوگ ان کا ادب اور وفاداری کا اظہار کرتے ہیں)

☆ بداخلاق کی کوئی سرداری نہیں (سردار ہونے کے باوجود بداخلاق شخص کی عزت لوگ دل سے نہیں کرتے)

☆ اللہ تعالیٰ کے فیصلے ٹل نہیں سکتے۔

۱۶۲. وَسُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ هَلْ يَعْرِفُ الْعَبْدُ اِذَاتَابَ اَنَّ تَوْبَتَه' قُبِلَتْ اَمْ رُدَّتْ قَالَ لَآ اَحْكُمُ فِیْ ذٰلِکَ وَلٰكِنَّ لِذٰلِکَ عَلَامَاتٍ اِحْدٰهَا اَنْ یَّرٰی نَفْسَه' غَيْرَ مَعْصُوْمَةٍ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ وَيَرٰی فِیْ قَلْبِهِ الْفَرْحَ غَائِبًا وَّالْحُزْنَ شَاهِدًا وَّيَقْرُبُ اَهْلَ الْخَيْرِ وَيُبَاعِدُ اَهْلَ الشَّرِّوَيَرٰی الْقَلِيْلَ مِنَ الدُّنْيَا كَثِيْراً وَّيَرٰی الْكَثِيْرَ مِنْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ قَلِيْلاً وَّيَرٰی قَلْبَه' مُشْتَغِلاً بِمَا ضَمِنَ مِنَ

اللّٰہِ تَعَالٰی فَارِغًا عَمَّا ضَمِنَ اللّٰہُ تَعَالٰے مِنْہُ وَیَکُوْنُ حَافِظًا اللِّسَانِ دَآئِمَ الْفِکْرَۃِ لَازِمَ الْغَمِّ وَالنَّدَامَۃِ.

بعض داناؤں سے پوچھا گیا کہ

بندہ جب توبہ کرتا ہے تو کیا اسے پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ تو فرماتے ہیں کہ اس میں (قطعی) فیصلہ تو نہیں دے سکتے البتہ کچھ نشانیاں ضرور ہیں۔

☆ اپنے نفس کو گناہ سے پاک نہ دیکھے۔

☆ اپنے دل میں ایک غیبی خوشی محسوس کرے اور ظاہراً پریشانی

☆ اہلِ خیر کی قربت اور اہلِ شر سے دوری اختیار کرے۔

☆ دنیا کی تھوڑی سی چیز کو بہت اور آخرت کے لئے بہت سے عمل کو بھی تھوڑا خیال کرے۔

☆ اپنے دل کو ان چیزوں میں مشغول اور فارغ کرے جن کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے مشغول ہونے اور دل کو فارغ رکھنے کی دی ہے۔

☆ دائمی فکر، لازمی غم اور ندامت کے ساتھ ساتھ زبان کی حفاظت کرے۔

۱۶۳۱۔ وَقَالَ یَحیٰ بنُ مَعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاِغْتِرَارِ عِنْدِیْ اَلتَّمَادِیْ فِی الذُّنُوْبِ عَلٰی رَجَآءِ الْعَفْوِ مِنْ غَیْرِ نَدَامَةٍ وَتَوَقُّعُ الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِغَیْرِ طَاعَةٍ وَاِنْتِظَا رُزَرْعِ الْجَنَّةِ بِبَذْرِ النَّارِ وَطَلَبُ دَارِ الْمُطِیْعِیْنَ بِالْمَعَاصِیْ وَاِنْتِظَارُ الْجَزَآءِ بِغَیْرِ عَمَلٍ وَالتَّمَنِّیْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْاِفْرَاطِ

شعر:

یَرْجُو! النَّجَاةَ وَلَا یَسْلُکُ مَسْلَکَهَا

اِنَّ السَّفِیْنَةَ لَاتَجْرِیْ عَلَی الْیُبْسِ

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے بڑی فریب کاریاں یہ ہیں۔

☆ ندامت کئے بغیر معافی کی اُمید پر طویل عرصہ تک گناہ میں لت پت رہنا۔

☆ بغیر اطاعت کے قربِ الٰہی کی توقع رکھنا۔

☆ دوزخ کے بیج سے جنت کی اُمید رکھنا (دوزخ کے بیج سیاہ کاریاں اور بداعمالیاں ہیں)

☆ گناہ کے باوجود فرمانبرداری کے مقام کی طلب رکھنا۔

☆ عملِ صالح کے بغیر اجرِ عظیم کا انتظار کرنا۔

☆ زیادتیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ سے آرزوئیں رکھنا۔

شعر:۔

وہ نجات کی اُمید تو رکھتا ہے مگر اس کے راستہ پر (جو ہدایت کا راستہ ہے) نہیں چلتا۔ جب کہ کشتی (کبھی بھی) خشکی پر نہیں تیر سکتی۔ جس طرح کشتی خشکی پر نہیں تیر سکتی اس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و غضب سے اطاعت کے بغیر نہیں بچ سکتا۔

۱٦۴. وَقَالَ اَحْنَفُ بْنُ قَیْسٍ حِیْنَ سُئِلَ مَاخَیْرُ مَا یُعْطَی الْعَبْدُ قَالَ عَقْلٌ غَرِیْزِیٌّ قِیْلَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ قَالَ اَدَبٌ صَالِحٌ قِیْلَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ قَالَ صَاحِبٌ مُّوَافِقٌ قِیْلَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ قَالَ قَلْبٌ مُّرَابِطٌ قِیْلَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ قَالَ طُوْلُ الصُّمْتِ قِیْلَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ قَالَ مَوْتٌ حَاضِرٌ.

حضرت احنف بن قیس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ

کون سی چیز بہترین ہے جو بندہ کو عطاء کی گئی؟

تو فرمایا کہ

☆ عقلِ سلیم (طبعی، پیدائشی عقل ہے جس کی وجہ سے انسان میں شعور بیدار ہوتا ہے)

تو پوچھا گیا کہ اگر وہ نہ ہو تو؟

تو فرمایا کہ

☆ نیک و درست ادب۔

پھر پوچھا گیا اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر؟

تو فرمایا کہ

☆ موافق دوست۔

پھر پوچھا گیا کہ وہ بھی نہ ہو تو پھر؟

تو فرمایا کہ

☆ اللہ تعالیٰ سے وابستہ دل۔

پھر پوچھا گیا اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر؟

تو فرمایا کہ

☆ طویل خاموشی۔

پھر پوچھا گیا اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر؟

تو فرمایا کہ ☆ اس کے لئے پھر موت ہی بہتر ہے۔

بَابُ السُّبَاعِيِّ

۱۲۵. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَبْعَۃُ نَفَرٍ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اَوَّلُھُمْ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَآءَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَّرَجُلٌ ذَکَرَاللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ دَمْعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْہِ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَلَمْ تَعْلَمْ شِمَالُہٗ بِمَا صَنَعَتْ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلَانِ تَحَابًّا فِی اللّٰہِ وَ رَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتُ جَمَالٍ اِلٰی نَفْسِھَا فَاَبٰی وَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ تَعَالٰی ۔

سات، سات نصائح کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سات شخص ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے عرش کے سوا کہیں بھی سایہ نہ ہوگا۔

☆ پہلا ان میں عادل حکمران ہے۔

☆ دوسرا وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔

☆ تیسرا وہ شخص جس کی آنکھیں تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائیں۔

☆ چوتھا وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ جڑا ہوا ہو جب (مسجد سے) نکلتا ہے تو اس کا دل بدستور مسجد کے ساتھ ہی جڑا رہتا ہے یہاں تک کہ پھر اس میں لوٹ آئے۔

☆ پانچواں وہ شخص جو ایسے (پوشیدہ طریقہ سے) صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

☆ چھٹا وہ دو شخص جو ایک دوسرے کے ساتھ فقط اللہ تعالیٰ

کی رضاء کے لئے محبت کرتے ہیں۔

☆ ساتواں وہ نوجوان جسے حسن و جمال والی عورت نے دعوت (گناہ) دی اور اس نے اسے (قبول کرنے سے) انکار کر دیا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

١٦٦. وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْبَخِيْلُ لَايَخْلُوْمِنْ اِحْدَى السَّبْعِ اِمَّا اَنْ يَّمُوْتَ فَيَرِثُهٗ مَنْ يُّبْذِلُ مَالَهٗ وَيَنْفِقُهٗ لِغَيْرِ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوْيُسَلِّطُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ سُلْطَانًا جَآئِرًا فَيَأْخُذُهٗ مِنْهُ بَعْدَ تَذْلِيْلِ نَفْسِهٖ اَوْيَهِيْجُ لَهٗ شَهْوَةٌ يُّفْسِدُ عَلَيْهِ مَالَهٗ اَوْيَبْدُوْلَهٗ رَأْىٌ فِىْ بِنَآءٍ اَوْعِمَارَةٍ فِىْ اَرْضٍ خَرَابٍ فَيَذْهَبُ فِيْهِ مَالُهٗ اَوْيُصِيْبُ لَهٗ نُكْبَةٌ مِّنْ نُكُبَاتِ الدُّنْيَا مِنْ غَرْقٍ اَوْحَرْقٍ اَوْسَرِقَةٍ وَمَآ اَشْبَهَ ذٰلِكَ اَوْيُصِيْبُهٗ عِلَّةٌ دَآئِمَةٌ فَيُنْفِقُ مَالَهٗ فِىْ مُدَاوَاتِهَا اَوْيَدْفِنُهٗ فِىْ

مَوْضِعٍ مِّنَ الْمَوَاضِعِ فَیَنْسَاہُ فَلَا یَجِدُہُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ بخیل شخص کو سات خصلتوں میں سے ایک ضرور (پیش) ہوگی (گویا بخیل کا مال ان سات طریقوں مین سے کسی ایک طریقے پر ضرور ضائع ہوگا)۔

☆ جب فوت ہوگا تو اس کا وارث ایسا شخص ہوگا جو اس کے مال کو فضول خرچ کرے گا اور اس مال کو ایسی جگہ میں خرچ کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہوگی۔

☆ اللہ تعالیٰ اس پر ایسا ظالم و جابر حکمران مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل و رسوا کر کے اس سے اس کا مال چھین لے گا۔

☆ اس میں ایک ایسی شہوت (شوق) اُبھرے گی (جس کی تکمیل میں) وہ اپنے مال کو برباد کر دے گا۔

☆ اُس میں مکان بنانے یا ناکارہ زمین میں تعمیر کا جذبہ پیدا ہوگا تو اس طرح اس کا مال اس میں خرچ ہو جائے گا

(یعنی بلا ضرورت مکان کی تعمیر یا ویران زمین کی آباد
کاری میں مال لگانا ضائع کرنا ہی ہے)

☆ دنیا کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے
گا جیسے سیلاب، پانی میں ڈوبنا یا آگ لگ جانا
یا چوری ڈاکہ لگ جانا وغیرہ وغیرہ (اس طرح کی آفتوں میں
وہ خود اور اس کا بچا بچا کے جمع کیا ہوا مال ضائع ہو جائے گا۔

☆ اُسے ایسی دائمی مرض لاحق ہو گی کہ اس کے علاج میں
اس کا مال خرچ ہو جائے گا۔

☆ اپنے مال کو ایسی جگہ میں دفن کرے گا (رکھے گا) کہ
اس جگہ ہی کو بھول جائے گا اور اسے پا نہیں سکے گا۔

۱۶۷. قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ
كَثُرَ ضِحْكُهُ، قَلَّتْ هَيْبَتُهُ، وَمَنْ كَثُرَ مَزَاحُهُ،
اِسْتَخَفَّ بِالنَّاسِ وَمَنْ اَسْتَخَفَّا بِالنَّاسِ اُسْتُخِفَّ بِهٖ
وَمَنْ اَكْثَرَ فِیْ شَیْئٍ عُرِفَ بِهٖ وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ،

كَثُرَ سَقَطُه، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُه، قَلَّ حَيَآؤُه، وَمَنْ قَلَّ حَيَآؤُه، قَلَّ وَرَعُه، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُه، مَاتَ قَلْبُه، .

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔

☆ جس کے مزاج میں خوش گپیاں زیادہ ہوں گی وہ لوگوں میں حقیر ہو جائے گا۔

☆ وہ شخص جو لوگوں کو حقیر جانتا ہے تو وہ بھی لوگوں میں حقیر ہو جائے گا۔

☆ جو شخص جو کام زیادہ کرتا ہے وہ اُسی میں مشہور ہوتا ہے۔ (جیسا کہ حضرت صدیق اکبرؓ صدق میں اور حضرت فاروق اعظمؓ حق و باطل کے فرق کرنے میں مشہور ہیں اسی طرح نیکوکار نیکی میں اور بدکار بدی میں مشہور ہو جاتا ہے)

☆ جس کی گفتگو زیادہ ہو گی اس میں اس کی بیہودہ باتیں بھی زیادہ ہوں گی

☆ جس کی بیہودہ باتیں زیادہ ہوں گی اس میں شرم وحیاء کم ہو جائے گا

☆ جس میں حیاء کم ہوگی اس میں تقویٰ پرہیز گاری بھی کم ہوگی اور جس میں پرہیز گاری کم ہوگی اس کا دل بھی مردہ ہوگا۔

۱٦۸. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰے (وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا وَکَانَ اَبُوْھُمَا صَالِحًا) قَالَ الْکَنْزُ لَوحٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّعَلَیْہِ سَبْعَۃُ اَسْطُرٍ مَّکْتُوْبٌ فِیْ اِحْدٰھَا عَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْمَوْتَ وَھُوَ یَضْحَکُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَانِیَۃً وَھُوَ یَرْغَبُ فِیْھَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ اَنَّ الْاُمُوْرَ بِاَقْدَارٍ وَھُوَ یَغْتَمُّ لِلْفَوَاتِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْحِسَابَ وَھُوَ یَجْمَعُ مَالاً وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ النَّارَ وَھُوَ یُذْنِبُ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ اللّٰہَ یَقِیْنًا وَھُوَیَذْکُرُ غَیْرَہٗ وَ عَجِبْتُ

لِمَنْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَقِيْنًا وَّهُوَ يَسْتَرِيْحُ بِالدُّنْيَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الشَّيْطَانَ عَدُوًّا فَاطَاعَهُ.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"کنز" سے مراد سونے کی وہ تختی ہے جس پر سات سطریں لکھیں ہوئی ہیں ان میں ایک ایک سطر پر یہ لکھا ہوا تھا کہ

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو جانتے ہوئے بھی ہنستا ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو یہ جانتے ہوئے کہ دنیا فانی ہے پھر بھی اس میں رغبت وشوق رکھتا ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو یہ جانتے ہوئے کہ تمام امور بمطابق تقدیر ہیں اس کے باوجود وہ نقصان پر پریشان ہوتا ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو یہ جانتے ہوئے کہ (یوم قیامت) یومِ حساب ہے اور پھر بھی وہ مال جمع کرتا ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو جہنم کی آگ کے بارے میں جاننے کے باوجود پھر بھی گناہ کرتا ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو اللہ تعالیٰ کو یقین کے ساتھ جاننے کے باوجود غیر اللہ کو یاد کرتا ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جنت کو یقین کے ساتھ جاننے کے باوجود دنیا میں آرام کا طلب گار ہے۔

☆ مجھے تعجب ہے اُس شخص پر جو شیطان کی دشمنی کو جاننے کے باوجود اس کی بات مانتا ہے۔

۱۶۹. وَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَآ اَثْقَلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَآ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَآ اَغْنٰى مِنَ الْبَحْرِ وَمَآ اَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ وَمَآ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ وَمَا اَبْرَدُ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ وَمَآ اَمَرُّ مِنَ السَّمِّ فَقَالَ

عَلِّیٌ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہُ اَلۡبُہتَانُ عَلٰی الۡبرَایَا اَثۡقَلُ مِنَ السَّمَاءِ وَالۡحَقُّ اَوۡسعُ مِنَ الاَرۡضِ وَقَلۡبُ الۡقَانِعِ اَغۡنٰی مِنَ الۡبَحۡرِ وَقَلۡبُ الۡمُنَافِقِ اَشَدُّ مِنَ الۡحَجَرِ وَالسُّلۡطَانُ الۡجَائِرُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ وَالۡحَاجَۃُ اِلَی اللَّئِیۡمِ اَبۡرَدُ مِنَ الزَّمۡھَرِیۡرِ وَالصَّبۡرُ اَمَرُّ مِنَ السَّمِّ وَقِیۡلَ اَلنَّمِیۡمَۃُ اَمَرُّ مِنَ السَّمِّ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ

وہ کون سی چیز ہے

☆ جو آسمان سے زیادہ بھاری ہے۔

☆ جو زمین سے زیادہ وسیع ہے۔

☆ جو سمندر سے زیادہ سخی ہے۔

☆ جو پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

☆ جو آگ سے زیادہ جلانے والی ہے۔

☆ زَمۡھَرِیۡرًا (جو جہنم میں یخ ترین مقام ہے) سے

زیادہ ٹھنڈی ہے۔

☆ جو زہر سے زیادہ کڑوی چیز ہے۔

تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا

☆ پاک دامنوں پر بہتان لگانا آسمان سے زیادہ بھاری ہے۔

☆ حق بات زمین سے زیادہ وسیع ہے۔

☆ قناعت والا دل سمندر سے زیادہ سخی ہے۔

☆ منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

☆ ظالم بادشاہ کی سزا آگ سے زیادہ جلاتی ہے۔

☆ بخیل شخص کی طرف حاجت وضرورت زَمْهَرِيرًا سے زیادہ ٹھنڈی ہے بخیل کو کسی محتاج کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی

☆ صبر کرنا زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ چغل خوری زہر سے زیادہ کڑوی ہے۔

۱۷۰. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ

وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهُ وَيَشْتَغِلُ بِشَهْوَتِهَا مَنْ لَّا فَهْمَ لَهُ وَعَلَيْهَا يُعَاقِبُ مَنْ لَّا عِلْمَ لَهُ وَلَهَا يَحْسُدُ مَنْ لَّا لُبَّ لَهُ وَلَهَا يَسْعىٰ مَنْ لَّا يَقِيْنَ لَهُ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ دُنیا اس کا گھر ہے جس کا اور کوئی گھر نہیں یعنی (آخرت کا گھر)۔

☆ دُنیا کا مال اس کا مال ہے جس کا اور کوئی مال نہیں۔

☆ مال کو وہ جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں۔

☆ دُنیا کی شہوتوں میں وہ شخص مشغول ہوتا ہے جسے سمجھ نہیں۔

☆ دُنیا کا تعاقب وہ کرتا ہے جسے علم نہیں۔

☆ دُنیا کا حسد وہ شخص کرتا ہے جس کا دماغ ہی نہیں۔

☆ دُنیا کے حصول کی اندھی کوشش وہ کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں۔

۱۷۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَازَالَ یُوْصِیْنِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَجْعَلُہٗ وَارِثًا وَمَازَالَ یُوْصِیْنِیْ بِالنِّسَآءِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُحَرِّمُ طَلَاقَھُنَّ وَمَا زَالَ یُوْصِیْنِیْ بِالْمَمْلُوْکِیْنَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَجْعَلُ لَھُمْ وَقْتًا یُّعْتَقُوْنَ فِیْہِ وَمَازَالَ یُوْصِیْنِیْ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ فَرِیْضَۃٌ وَمَازَالَ یُوْصِیْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ فِی الْجَمَاعَۃِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَایَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی صَلٰوۃً اِلَّا فِی الْجَمَاعَۃِ وَمَازَالَ یُوْصِیْنِیْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَانَوْمَ بِاللَّیْلِ وَمَازَالَ یُوْصِیْنِیْ بِذِکْرِ اللّٰہِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَایَنْفَعُ قَوْلٌ اِلَّا بِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں ہمسائے کو وارث بنا دیا جائے گا۔

☆ مجھے ہمیشہ بیوی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں اس کو طلاق دینا بھی حرام ہو گیا ہے۔

☆ مجھے ہمیشہ غلاموں کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں انہیں آزاد کرنے کا ایک وقت مقرر ہو جائے گا۔

☆ مجھے ہمیشہ مسواک کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں مسواک کو فرض کر دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جبرائیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس وحی لاتے تو

مجھے مسواک کے استعمال کا کہتے۔

☆ مجھے ہمیشہ نماز باجماعت کی وصیت فرماتے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں جماعت کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول ہی نہیں کرتا۔

☆ مجھے ہمیشہ قیام اللیل (تہجد) کے بارے میں وصیّت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں رات کو سونا ہی نہیں۔

☆ مجھے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اس کے بغیر کسی بات کا فائدہ ہی نہیں۔

۱۷۲. وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامَ سَبْعَةٌ لَّایَنْظُرُ اِلَیْهِمُ الْخَالِقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَیُدْخِلُهُمُ النَّارَ اَلْفَاعِلُ وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ وَالنَّاکِحُ بِیَدِهٖ وَنَاکِحُ الْبَهِیْمَةِ وَنَاکِحُ الْمَرْأَةِ مِنْ دُبُرِهَا

وَالْجَامِعُ بَیْنَ الْمَرْأۃِ وَابْنَتِھَا وَالزَّانِیْ بِحَلِیْلَۃِ جَارِہٖ وَالْمُوْذِیْ جَارَہٗ حَتّٰی یَلْعَنَہٗ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

سات شخص ایسے ہیں جنھیں قیامت کے دن خالقِ کائنات رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں جہنم میں داخل کردے گا۔

☆ فعلِ لواطت کا فاعل اور مفعول (منڈہ بازی کرنے اور کرانے والے دونوں)۔

☆ مشت زنی کرنے والا۔

☆ چوپاؤں سے عملِ جماع (بدفعلی) کرنے والا۔

☆ اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے والے راستہ سے جماع کرنے والا

☆ ماں اور بیٹی کو ایک نکاح میں جمع کرنے والا۔

☆ اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

☆ اپنے ہمسایہ کو تکلیف دینے والا اس کے باوجود کے وہ اس

پر لعنت بھیجے۔ (یعنی بدترین ہمسائے کو بھی تکلیف نہیں دینی چاہئے جو خود اس کے لئے بھی نامناسب رویہ اختیار کرتا ہے)

۱۷۳۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلشُّھَدَآءُ سَبْعَۃٌ سِوَی الْمَقْتُوْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوَّلُھُمْ اَلْمَبْطُوْنُ شَہِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَہِیْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَہِیْدٌ وَالْحَرِیْقُ شَہِیْدٌ وَالْمِیتُ تَحْتَ الْھَدْمِ شَہِیْدٌ وَالْمَرْأَۃُ الَّتِیْ مَاتَتْ عَنِ الْوِلَادَۃِ شَہِیْدٌ۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

جہاد فی سبیل اللہ میں قتل ہونے والے کے علاوہ شہداء سات طرح کے ہیں جو یہ ہیں۔

☆ پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہونے والا شہید ہوتا ہے

☆ پانی میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہوتا ہے۔

☆ پسلیوں کی مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہوتا ہے

☆ طاعون کی مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہوتا ہے
☆ جل کر مرنے والا شہید ہوتا ہے۔
☆ دیوار کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہوتا ہے۔
☆ وہ عورت جو بوقتِ ولادت (یعنی زچگی کی حالت میں) فوت ہوئی شہید ہوتی ہے۔

۱۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حَقٌّ عَلَے الْعَاقِلِ اَنْ يَّخْتَارَ سَبْعًا عَلٰے سَبْعٍ اَلْفَقْرَ عَلَے الْغِنٰی وَالذُّلَّ عَلَی الْعِزِّ وَالتَّوَاضُعَ عَلَے الْكِبْرِ وَالْجُوْعَ عَلَے الشَّبْعِ وَالْغَمَّ عَلَی السُّرُوْرِ وَالدُّوْنَ عَلَی الْمُرْتَفِعِ وَالْمُوْتَ عَلَی الْحَيٰوةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے کہ
عقل مند شخص پر لازم ہے کہ وہ سات چیزوں کو سات چیزوں پر ترجیح دے۔

☆ فقیری کو دولت مندی پر۔

☆ کسمپرسی کو (دنیاوی جاہ) عزت پر۔ ☆ عاجزی کو تکبر پر۔

☆ بھوک کو شکم سیری پر۔ ☆ غم کو خوشی پر۔

☆ پستی کو بلندی پر۔ ☆ موت کو زندگی پر۔

بَابُ الثُّمَانِيّ

۱۷۵. قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ثَمَانِیَۃُ اَشْیَآءَ لَاتَشْبَعُ مِنْ ثَمَانِیَۃٍ اَلْعَیْنُ مِنَ النَّظَرِ وَالْاَرْضُ مِنَ الْمَطَرِ وَالْاُنْثٰی مِنَ الذَّکَرِ وَالْعَالِمُ مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّائِلُ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ وَالْحَرِیْصُ مِنَ الْجَمْعِ وَالْبَحْرُ مِنَ الْمَاءِ وَالنَّارُ مِنَ الْحَطَبِ.

آٹھ، آٹھ نصائح کے بیان میں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتیں

☆ آنکھ دیکھنے سے۔ ☆ زمین بارش سے۔

☆ عورت مرد سے۔ ☆ عالم علم سے

☆ سائل سوال کرنے سے۔ ☆ لالچی مال جمع کرنے سے۔

☆ سمندر پانی سے۔ ☆ آگ لکڑیوں سے۔

۱۷۶۔ وَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَمَانِيَةُ اَشْيَآءَ هُنَّ زِيْنَةٌ لِّثَمَانِيَةِ اَشْيَآءَ اَلْعَفَافُ زِيْنَةُ الْفَقْرِ وَالشُّكْرُ زِيْنَةُ النِّعْمَةِ وَالصَّبْرُ زِيْنَةُ الْبَلَآءِ وَالْحِلْمُ زِيْنَةُ الْعِلْمِ وَالتَّذَلُّلُ زِيْنَةُ الْمُتَعَلِّمِ وَكَثْرَةُ الْبُكَآءِ زِيْنَةُ الْخَوْفِ وَتَرْكُ الْمِنَّةِ زِيْنَةُ الْاِحْسَانِ وَالْخُشُوْعُ زِيْنَةُ الصَّلٰوةِ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کی زینت ہیں

☆ پاک دامنی فقر کی زینت ہے۔

☆ شکر نعمت کی زینت ہے۔

☆ صبر آزمائش کی زینت ہے۔

☆ بُردباری علم کی زینت ہے۔

☆ عاجزی طالب علم کی زینت ہے۔

☆ زیادہ گریہ زاری خشیتِ الٰہی کی زینت ہے۔

☆ احسان نہ جتلانا احسان کی زینت ہے۔

☆ خشوع وخضوع (حضورِ قلب) نماز کی زینت ہے۔

۱۷۷. وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ تَرَکَ فُضُوْلَ الْکَلَامِ مُنِحَ الْحِکْمَةَ وَمَنْ تَرَکَ فُضُوْلَ النَّظَرِ مُنِحَ خُشُوْعَ الْقَلْبِ وَمَنْ تَرَکَ فُضُوْلَ الطَّعَامِ مُنِحَ لَذَّةَ الْعِبَادَةِ وَمَنْ تَرَکَ فُضُوْلَ الضِّحْکِ مُنِحَ الْهَیْبَةَ وَمَنْ تَرَکَ الْمَزَاحَ مُنِحَ الْبَهَآءَ وَمَنْ تَرَکَ حُبَّ الدُّنْیَا مُنِحَ حُبَّ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ تَرَکَ الْاِشْتِغَالَ بِعُیُوْبِ غَیْرِهٖ مُنِحَ الْاِصْلَاحَ بِعُیُوْبِ نَفْسِهٖ وَمَنْ تَرَکَ التَّجَسُّسَ فِیْ کَیْفِیَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰی مُنِحَ الْبَرَآءَ مِنَ النِّفَاقِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ

☆ جس نے فضول کلام کو ترک کیا، اسے حکمت دی گئی۔

☆ جس نے حرام نظر کو ترک کیا،

اسے خشوعِ قلب نصیب ہوا۔

☆ جس نے فضول (حرام و مشکوک) کھانا ترک کیا،

اسے عبادت کی لذت میسّر ہوئی۔

☆ جس نے فضول ہنسنا ترک کیا،

اسے ہیبت و دبدبہ ملا

☆ جس نے مزاح و گپ شپ کو ترک کیا،

اسے نورانیت و روشنائی دی گئی۔ (جس کی وجہ سے افراد میں اس کی عزت کی جاتی ہے)۔

☆ جس نے دنیا کی محبت کو ترک کیا اسے آخرت کی محبت دی گئی

☆ جس نے دوسروں کی عیب جوئی کو ترک کیا

اسے اپنے آپ کی اصلاح نصیب ہوئی۔

☆ جس نے لوگوں میں تجسس اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے ترک کیا، اسے نفاق سے نجات دی گئی۔

۱۷۸. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ عَلَامَاتُ الْعَارِفِیْنَ ثَمَانِیَۃُ اَشْیَآءَ قَلْبُہٗ مَعَ الْخُوْفِ وَالرَّجَآءِ وَلِسَانُہٗ مَعَ الْحَمْدِ وَالثَّنَآءِ وَعَیْنَاہُ مَعَ الْحَیَآءِ وَالْبُکَآءِ وَاِرَادَتُہٗ مَعَ التَّرْکِ وَالرِّضَآءِ یَعْنِیْ تَرْکَ الدُّنْیَا وَطَلَبَ رِضَآءَ مَوْلَاہُ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ عارفین کی علامات آٹھ چیزیں ہیں

☆ جس کا دل خوف واُمید کے ساتھ (لبریز) ہو۔

☆ جس کی زبان حمد وثناء کے ساتھ (تر) ہو۔

☆ جس کی آنکھ شرم وحیاء اور گریہ زاری (کا مجسمہ) ہو۔

☆ جس کا عزم ترک دنیا اور طلب رضائے مولا کے ساتھ ہو۔

چار نصیحتیں ذکر فرمائیں جن کی دو، دو جزئیں ہیں اس طرح یہ آٹھ نصیحتیں بن جاتی ہیں)

۱۷۹ وَعَنْ عَلِيٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُ

لَاخَيْرَ فِىْ صَلٰوةٍ لَّاخُشُوْعَ فِيْهَا وَلَا خَيْرَ فِىْ صَوْمٍ لَّا اِمْتِنَاعَ فِيْهِ عَنِ اللَّغْوِ وَلَاخَيْرَ فِىْ قِرَآءَةٍ لَّا تَدَبُّرَ فِيْهَا وَلَاخَيْرَ فِىْ عِلْمٍ لَّاوَرَعَ فِيْهِ وَلَا خَيْرَ فِىْ مَالٍ لَّاسَخَاوَةَ فِيْهِ وَلَا خَيْرَ فِىْ اُخُوَّةٍ لَّاحِفْظَ فِيْهَا وَلَا خَيْرَ فِىْ نِعْمَةٍ لَّا بَقَاءَ لَهَا وَلَا خَيْرَ فِىْ دُعَآءٍ لَّا اِخْلَاصَ فِيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ اس نماز میں کوئی خیر نہیں جس میں خشوع نہیں۔

☆ اس روزے میں کوئی خیر نہیں جس میں بیہودگی سے اجتناب نہیں۔

☆ اس تلاوت میں کوئی بہتری نہیں جس میں غور وتدبر نہیں۔

☆اس علم میں کوئی خیر نہیں جس میں پرہیزگاری نہیں۔

☆اس مال میں کوئی خیر نہیں جس میں سخاوت نہیں۔

☆اس برادری میں کوئی خیر نہیں جس میں (جان و مال، عزت اور حفظ و مراتب) کا تحفظ نہیں۔

☆اس نعمت میں کوئی خیر نہیں جس میں بقاء نہیں۔
(یعنی عارضی و نمائشی سہولیات اور نعمتوں میں خیر نہیں)

☆اس دُعاء میں کوئی خیر نہیں جس میں اخلاص نہیں۔

بَابُ التُّسَاعِيِّ

۱۸۰. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ اَوۡحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوۡسَی بۡنِ عِمۡرَانَ فِی التَّوۡرٰۃِ اَنَّ اُمَّهَاتِ الۡخَطَایَا ثَلٰثَةٌ اَلۡکِبۡرُ وَالۡحَسَدُ وَالۡحِرۡصُ فَنَشَا مِنۡهَا سِتَّةٌ فَصِرۡنَ تِسۡعَةَ الۡاُوۡلٰی مِنَ السِّتَّةِ الشَّبۡعُ وَالنَّوۡمُ وَالرَّاحَةُ وَحُبُّ الۡاَمۡوَالِ وَحُبُّ الثَّنَآءِ وَالۡحَمۡدَةِ وَحُبُّ الرِّیَاسَةِ.

نو، نو نصائح کے بیان میں

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف توریت میں وحی کی کہ گناہوں کی تین بنیادیں ہوتی ہیں۔

☆ تکبر۔ ☆ حسد۔ ☆ لالچ۔

اِن سے چھ گناہ نکلتے ہیں تو اس طرح وہ نو گناہ ہو جاتے ہیں اُن میں پہلی چھ یہ ہیں کہ

☆ شکم سری۔ ☆ نیند۔ ☆ راحت۔ ☆ مال کی محبت۔ ☆ محبت خودستائی و خودثنائی۔ ☆ اقتدار کی محبت۔

۱۸۱. وَقَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلْعُبَّادُ ثَلٰثَۃُ اَصْنَافٍ لِکُلِّ صِنْفٍ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ یُعْرَفُوْنَ بِھَا صِنْفٌ یَّعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی سَبِیْلِ الْخَوْفِ وَصِنْفٌ یَّعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی سَبِیْلِ الرَّجَآءِ وَصِنْفٌ یَّعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی

عَلٰی سَبِیْلِ الْحُبِّ فَلِلْاَوَّلِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ یَّسْتَحْقِرُ نَفْسَہٗ وَیَسْتَقِلُّ حَسَنَاتِہٖ وَیَسْتَکْثِرُ سَیِّاٰتِہٖ وَلِلثَّانِیْ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ یَّکُوْنُ قُدْوَۃَ النَّاسِ فِیْ جَمِیْعِ الْحَالَاتِ وَیَکُوْنُ اَسْخَی النَّاسِ کُلِّھِمْ بِالْمَالِ فِی الدُّنْیَا وَیَکُوْنُ اَحْسَنَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ فِی الْخَلْقِ کُلِّھِمْ وَلِلثَّالِثِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ یُّعْطِیْ مَایُحِبُّہٗ وَلَایُبَالِیْ بَعْدَ اَنْ یَّرْضٰی رَبُّہٗ وَیَعْمَلُ بِسَخَطِ نَفْسِہٖ بَعْدَ اَنْ یَّرْضٰی رَبُّہٗ وَیَکُوْنُ فِیْ جَمِیْعِ الْحَالَاتِ مَعَ سَیِّدِہٖ فِیْ اَمْرِہٖ وَنَھْیِہٖ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ عبادت گزار تین قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم کی تین تین نشانیاں ہوتی ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے۔

☆ پہلی قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت از راہِ خوف کرتے ہیں۔

☆ دوسری قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت بر سبیلِ اُمید کرتے ہیں۔

☆ تیسری قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔

پس پہلی قسم کے عبادت گزاروں کی تین نشانیاں ہوتی ہیں۔

☆ وہ اپنے نفس کو حقیر جانتے ہیں۔

☆ اپنی نیکیوں کو قلیل جانتے ہیں۔

☆ اپنے گناہوں کو زیادہ سمجھتے ہیں۔

دوسری قسم کے عبادت گزاروں کی بھی تین نشانیاں ہوتی ہیں۔

☆ وہ تمام حالات میں (یعنی جملہ افعال واقوال و معاملات میں) لوگوں کے پیشواء ہوتے ہیں۔

☆ مال ودنیا کے معاملہ میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی ہوتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر تمام مخلوق سے زیادہ نیک گمان کرتے ہیں

جب کہ تیسری قسم کے عبادت گذاروں کی بھی تین نشانیاں ہوتی ہیں

☆ ایسے لوگ وہ چیز (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دیتے ہیں جو انہیں پسند ہوتی ہے اور اپنے رب کی رضاء کے بعد کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔

☆ اپنے رب کی رضاء کے بعد اپنے نفس کی ناراضگی والا عمل کرتے ہیں (یعنی اپنے نفس کو خفاء کرتے ہیں مگر اپنے رب کو راضی رکھتے ہیں)

☆ اپنے رب کے امر و نہی اور جمیع حالات میں اپنے رب کی پیروی میں ساتھ ہوتے ہیں۔

۱۸۲. وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ ذُرِّیَۃَ الشَّیْطَانِ تِسْعَۃٌ زَلِیْتُوْنٌ وَوَثِیْنٌ وَلَقُوْسٌ وَاَعْوَانٌ وَھَفَّاقٌ وَمُرَّۃٌ وَالْمُسَوِّطُ وَدَاسِمٌ وَ وَلَھَانٌ فَاَمَّا زَلِیْتُوْنٌ فَھُوَ صَاحِبُ الْاَسْوَاقِ فَیَنْصِبُ فِیْھَا رَأْیَتَہٗ وَاَمَّا وَثِیْنٌ فَھُوَ صَاحِبُ الْمُصِیْبَاتِ وَاَمَّا اَعْوَانٌ فَھُوَ صَاحِبُ السُّلْطَانِ وَاَمَّا ھَفَّاقٌ

فَهُوَ صَاحِبُ الشَّرَابِ وَاَمَّا مُرَّةٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْمَزَامِيْرِ وَاَمَّاالْقُوْسُ فَهُوَ صَاحِبُ الْمَجُوْسِ وَاَمَّا الْمُسَوِّطُ فَهُوَ صَاحِبُ الْاَخْبَارِ يُلْقِيْهَا فِيْ اَفْوَاهِ النَّاسِ وَلَايَجِدُوْنَ لَهَا اَصْلاً وَاَمَّا الدَّاسِمُ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُيُوْتِ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَنْزِلَ وَلَمْ يُسَلِّمْ وَلَمْ يَذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْقَعَ فِيْمَا بَيْنَهُمُ الْمُنَازَعَةَ حَتّٰى يَقَعَ الطَّلَاقُ وَالْخُلْعُ وَالضَّرْبُ وَاَمَّا وَلْهَانُ فَهُوَ يُوَسْوِسُ فِيْ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ وَالْعِبَادَاتِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

شیطان کی (خاص) اولاد نو افراد ہیں (جن پر گمراہی اور بہکاوے کے لئے مخصوص ذمہ داریاں مقرر کی گئی ہیں)

☆ ذَلِيْتُون ☆ وَثِين ☆ لَقُوس

☆ اَعْوان ☆ هَفَاف ☆ مُرَّه

☆ الْمُسَوِّطُ ☆ دَاسِمُ ☆ وَلْهَانُ

☆ **ذلیتون**۔ وہ بازاروں والے ہیں۔ جو وہاں اپنے
جھنڈے گاڑتے ہیں۔
(اور جملہ بازاری ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں)۔

☆ **وَثین**۔ وہ اہل مصیبت کے ساتھ ہوتے ہیں انہیں
جزع وفزع اور بے صبری پر اُبھارتے ہیں۔

☆ **لقوس**۔ وہ مصاحبِ اہلِ مجوس ہوتے ہیں (لوگوں
کو آگ اور سورج کی پرستش پر اُبھارتے ہیں۔

☆ **اعوان**۔ وہ بادشاہوں کے مصاحِب ہوتے ہیں
(انہیں ظلم ستم اور جنگ وجدال پر اُبھارتے ہیں)۔

☆ **هفاف**۔ وہ شرابیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

☆ **مرہ**۔ وہ گانے بجانے والے اُوزاروں کے ساتھ
ہوتے ہیں (لوگوں کو لغویات پر برانگیختہ کرتے ہیں)۔

☆ **مُسّوِط**۔ وہ مصاحبِ اخبار ہوتے ہیں (لوگوں کے
دلوں میں بے بنیاد جھوٹی خبریں اِلقا کرتے ہیں)۔

☆ **داسم** ۔ وہ گھروں میں رہتے ہیں جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتا ہے اور سلام نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو ایسے گھر میں جھگڑا ڈالتے ہیں یہاں تک کہ طلاق، خلع اور مار پٹائی تک بات پہنچ جاتی ہے۔

☆ **ولہان** ۔ وہ وضو، نماز اور جملہ عبادات میں وسوسہ پیدا کرتے ہیں۔

۱۸۳۔ وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ مَنْ حَفِظَ الصَّلٰوتِ الْخَمْسَ لِوَقْتِهَا وَدَاوَمَ عَلَيْهَا اَكْرَمَ اللّٰهُ بِتِسْعِ كَرَامَاتٍ اَوَّلُهَا اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ وَيَكُوْنَ بَدَنُهٗ صَحِيْحًا وَيَحْرِسُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَنْزِلُ الْبَرَكَةُ فِیْ دَارِهٖ وَيَظْهَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ سِيْمَآءُ الصَّالِحِيْنَ وَيُلَيِّنُ اللّٰهُ قَلْبَهٗ وَيَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْاَمِعِ وَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ وَيُنْزِلُهُ اللّٰهُ فِیْ جِوَارِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جو شخص ہمیشہ پانچوں نمازوں کی ان کے اوقات کے ساتھ

حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نو اعزازات سے نوازتا

ہے۔ اور وہ نو اعزازات یہ ہیں

☆ اللہ تعالیٰ اس سے پیار فرماتا ہے

☆ اس کا بدن صحیح، سلامت رہتا ہے

☆ فرشتے اس کی نگہبانی کریں گے

☆ اس کے گھر میں برکت نازل ہوتی رہے گی

☆ اس کے چہرے پر صالحین (نیکوکاروں) کے آثار

ظاہر ہوں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم کر دے گا۔

☆ پل صراط سے وہ بجلی کی چمک کی طرح گذر

جائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے نجات دے گا۔

☆اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے قرب میں اسے جگہ دے گا جن پر کوئی خوف وغم نہ ہوگا (اولیا اکرامؒ جن کے بارے میں مذکورہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے)۔

۱۸۴. وَعَنْ عَلِيٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ

اَلْبُکَآءُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ اَحَدُهَا مِنْ خَوْفِ عَذَابِ اللّٰهِ تعالیٰ وَالثَّانِیُ مِنْ رَّهْبَةِ السَّخَطِ وَالثَّالِثُ مِنْ خَشْيَةِ الْقَطِيْعَةِ فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِّلذُّنُوْبِ وَاَمَّا الثَّانِیُ فَهُوَ طَهَارَةٌ لِّلْعُيُوْبِ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَهُوَ الْوِلَايَةُ مَعَ رِضَی الْمَحْبُوْبِ فَثَمَرَةُ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ النَّجَاةُ مِنَ الْعُقُوْبَاتِ وَثَمَرَةُ طَهَارَةِ الْعُيُوْبِ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ وَالدَّرَجَاتُ الْعُلیٰ وَثَمَرَةُ الْوِلَايَةِ مَعَ رِضَی الْمَحْبُوْبِ حُسْنُ الْبِشَارَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالرِّضٰی بِالرُّؤْيَةِ وَزِيَارَةِ الْمَلَآئِكَةِ وَزِيَادَةِ الْفَضِيْلَةِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

رونا تین وجوہات سے ہوتا ہے

☆ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے رونا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ڈر سے رونا۔

☆ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے منقطع ہونے کے ڈر سے رونا۔

☆ پہلی وجہ کا رونا گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔

☆ دوسری وجہ کا رونا اس کے عیبوں کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

تیسری وجہ درحقیقت ولایت و دوستی ہے۔

(پھر ان سب کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ)

☆ محبوب کی خوشنودی و رضاء کے ساتھ کفارہ گناہ کے ثمرات ہر قسم کے عذاب سے نجات ہے۔

☆ عیبوں سے پاکیزگی کے ثمرات دائمی نعمتیں اور بلند درجات ہیں

☆ حقیقی محبوب سے دوستی اور رضاء کے ثمرات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھی خوشخبری ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضاء

اور دیدار کی)۔

☆فرشتوں کی زیارت اور بلندیٔ درجات کی۔

بَابُ الْعُشَارِیّ

۱۸۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ فَاِنَّ فِیْہِ عشر خِصَالٍ یُطَهِّرُ الْفَمَ وَیرْضی الرَّبُّ وَیسْخطُ الشَّیْطَانُ وَیُحِبُّهُ الرَّحْمٰنُ وَالْحفظةُ وَیشُدُّ اللِّثَةَ وَیقْطعُ الْبلْغمَ وَیُطِیبُ النَّکْهَةَ وَیُطْفِی الْمِرَّةَ وَیجْلِی الْبَصَرَ وَیُذْهِبُ الْبخْرَةَ وَهُوَمِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ:۔

بِالسِّیوَا الصَّلٰوۃُ یالسِّوَاکِ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً بِغَیْرِ سِوَاکٍ۔

دس، دس نصائح کے بیان میں

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

مسواک کرنا تم پر لازم ہے کیونکہ اس میں دس خوبیاں ہیں

☆ منہ کو پاک کرتی ہے۔ ☆ اس سے رب راضی ہوتا ہے۔

☆ شیطان (ناراض) پریشان ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اور کِراماً کاتِبِین (فرشتے) اس سے پیار کرتے ہیں

☆ مسوڑے اس سے مضبوط ہوتے ہیں۔

☆ ریشہ و بلغم اس سے ختم ہوتا ہے۔

☆ مسواک سے منہ کی بدبو خوشبو میں بدل جاتی ہے۔

☆ منہ کی کڑواہٹ کو ختم کرتی ہے۔

☆ آنکھوں کی روشنائی تیز کرتی ہے۔

پھر آنحضور ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا کہ

☆ مسواک کے ساتھ ایک نماز بغیر مسواک کے ستر نمازوں سے بہتر ہے۔

(ان جملہ فوائد سے بڑھ کر یہ کہ) یہ سنّتِ مبارکہ ہے۔

۱۸۶. وَقَالَ اَبُوبَكرِ الصِّدِّيقُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ مَا مِنْ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَشرَ خِصَالٍ اِلَّا وَقَدْ نَجَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا وَصَارَ فِى دَرَجَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَنَالَ دَرَجَةَ الْمُتَّقِيْنَ اَوَّلُهَا صِدْقٌ دَآئِمٌ مَعَه، قَلْبٌ قَانِعٌ وَالثَّانِى صَبرٌ كَامِلٌ مَعَه، شُكرٌ دَآئِمٌ وَالثَّالِثُ فَقرٌ دَآئِمٌ مَّعَه، زُهْدٌ حَاضِرٌ وَالرَّابِعُ فِكرٌ دَآئِمٌ مَّعَه، بَطْنٌ جَآئِعٌ وَالْخَامِسُ حُزْنٌ دَآئِمٌ مَّعَه، خَوفٌ مُتَّصِلٌ وَالسَّادِسُ جُهْدٌ دَآئِمٌ مَّعَه، بَدَنٌ مُّتَوَاضِعٌ وَالسَّابِعُ رِفْقٌ دَآئِمٌ مَّعَه، رَحِمٌ حَاضِرٌ وَالثَّامِنُ حُبٌّ دَآئِمٌ مَّعَ حَيَآءٍ حَاضِرٍ وَالتَّاسِعُ عِلْمٌ نَافِعٌ مَّعَه، حِلْمٌ دَآئِمٌ وَالْعَاشِرُ اِيمَانٌ دَآئِمٌ مَّعَه، عَقْلٌ ثَابِتٌ.

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے دس خوبیوں سے نوازا اُسے جملہ مصیبتوں اور آفتوں سے نجات مل گئی ، وہ مقربین کے

درجہ میں داخل ہوگیا، اُس نے متقین کا مقام پالیا اور وہ دس خوبیاں یہ ہیں

☆ قناعت کرنے والے دل کے ساتھ دائمی سچائی۔

☆ شکر گزاری کے ساتھ کامل صبر۔

☆ دنیا سے بے تعلقی کے ساتھ دائمی فقر۔

☆ بھوکے پیٹ کے ساتھ دائمی فکرِ آخرت۔

☆ دائمی غمِ آخرت کے ساتھ متصل خوفِ خدا۔

☆ متواضع جسم کے ساتھ دائمی محنت و کوشش۔

☆ مہربانی کے ساتھ ساتھ ہمیشہ کی نرمی۔

☆ دائمی محبتِ الٰہی کے ساتھ شرم و حیاء کا موجود ہونا۔

☆ علمِ نافع کے ساتھ دائمی بُردباری۔

☆ دائمی ایمان کے ساتھ محکم و سلیم عقل۔

۱۸۷. وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَشْرَۃٌ لَّا تَصْلُحُ بِغَیْرِ عَشْرَۃٍ لَایَصْلَحُ الْعَقْلُ بِغَیْرِ

وَرَعٍ وَّلَا الْفَضْلُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا الْفَوْزُ بِغَيْرِ خَشْيَةٍ وَّلَا السُّلْطَانُ بِغَيْرِ عَدْلٍ وَّلَا الْحَسَبُ بِغَيْرِ اَدَبٍ وَّلَا السُّرُوْرُ بِغَيْرِ اَمْنٍ وَّلَا الْغِنٰى بِغَيْرِ جُوْدٍ وَّلَا الْفَقْرُ بِغَيْرِ قَنَاعَةٍ وَّلَا الرِّفْعَةُ بِغَيْرِ تَوَاضُعٍ وَّلَا الْجِهَادُ بِغَيْرِ تَوْفِيْقٍ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ دس چیزیں دس باتوں کے بغیر درست نہیں ہوتیں۔

☆ عقل، تقویٰ کے بغیر۔

☆ رتبہ و عہدہ، فضیلتِ علم کے بغیر۔

☆ کسی بھی کام میں کامیابی، خوفِ خدا کے بغیر۔

☆ حکمران، عدل کے بغیر۔

☆ خاندانی برتری، ادب کے بغیر۔

☆ خوشحالی، امن کے بغیر۔

☆ دولت مندی، سخاوت کے بغیر۔

☆ فقر، قناعت کے بغیر۔

☆ مرتبے کی بلندی، عاجزی و تواضع کے بغیر۔

☆ جہاد، توفیق کے بغیر (یعنی بغیر تیاری اور بغیر اسلحہ کے)

۱۸۸۔ وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَضْیَعُ الْاَشْیَآءِ عَشْرَۃٌ عَالِمٌ لَّایُسْئَلُ عَنْہُ وَعِلْمٌ لَّایُعْمَلُ بِہٖ وَرَأیٌ صَوَابٌ لَّایُقْبَلُ وَسِلَاحٌ لَّایُسْتَعْمَلُ وَمَسْجِدٌ لَّایُصَلّٰی فِیْہِ وَمُصْحَفٌ لَّایُقْرَأُ عَنْہُ وَمَالٌ لَّایُنْفَقُ مِنْہُ وَخَیْلٌ لَّایُرْکَبُ وَعِلْمُ الزُّھْدِ فِیْ بَطْنِ مَنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَعُمْرٌ طَوِیْلٌ لَّایَتَزَوَّدُ فِیْہِ لِسَفَرِہٖ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ضائع ترین اشیاء دس ہیں۔

☆ وہ عالم جس سے (علم حاصل کرنے کے لئے) سوال نہ کیا جائے۔

☆ وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔

☆ وہ دُرست رائے و تدبیر جسے قبول نہ کیا جائے۔

☆ وہ اسلحہ جسے (اپنے تحفظ کے لئے) استعمال نہ کیا جائے

☆ وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔

☆ کتابِ مقدس (قرآن مجید) جس کی تلاوت نہ کی جائے۔

☆ وہ مال جسے (ضرورت کے لئے) خرچ نہ کیا جائے۔

☆ وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے۔

☆ علمِ زُہد طالبِ دنیا کے پیٹ میں (یعنی طالبِ دُنیا اگر زُہد کا عِلم حاصل کر بھی لے تو وہ دنیوی لالچ کی وجہ سے ضائع کردے گا)۔

☆ وہ لمبی عمر جس میں سفرِ آخرت کے لئے توشہء سفر نہ تیار کیا گیا ہو۔

۱۸۹۔ وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَلْعِلْمُ خَیْرُ مِیْرَاثٍ وَالْاَدَبُ خَیْرُ حِرْفَۃٍ وَالتَّقْوٰی

خَیْرُ زَادٍ وَّالْعِبَادَةُ خَیْرُ بِضَاعَةٍ وَّالْعَمَلُ الصَّالِحُ خَیْرُ قَائِدٍ وَّحُسْنُ الْخُلُقِ خَیْرُ قَرِیْنٍ وَّالْحِلْمُ خَیْرُ وَزِیْرٍ وَّالْقَنَاعَةُ خَیْرُ غِنیً وَّالتَّوْفِیْقُ خَیْرُ عَوْنٍ وَّالْمَوْتُ خَیْرُ مُؤَدِّبٍ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ علم بہترین میراث ہے۔

☆ ادب بہترین پیشہ ہے۔

☆ تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔

☆ عبادت بہترین سرمایہ ہے۔

☆ عملِ صالح بہترین راہنما ہے۔

☆ خوش خلقی بہترین ساتھی ہے۔

☆ بردباری بہترین وزیر ہے۔

☆ صبر وقناعت بہترین دولت مندی ہے۔

☆ ہمت وتوفیق بہترین مددگار ہے۔

☆ موت بہترین ادب سکھانے والی ہے۔

۱۹۰. وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرَةٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ هُمْ كُفَّارٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَيَظُنُّوْنَ اَنَّهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلْقَاتِلُ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّالسَّاحِرُ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِىْ لَا يَغَارُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَمَانِعُ الزَّكٰوةِ وَشَارِبُ الْخَمْرِ وَمَنْ وَّجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ فَلَمْ يَحُجَّ وَالسَّاعِىُّ فِى الْفِتَنِ وَبَائِعُ السِّلَاحِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ وَنَاكِحُ الْمَرْأَةِ فِىْ دُبُرِهَا وَنَاكِحُ ذَاتِ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ اِنْ عَلِمَ هٰذِهِ الْاَفْعَالَ حَلَالًا فَقَدْ كَفَرَ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

اس اُمت کے دس آدمی ایسے ہیں جو در حقیقت اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں مگر اپنے آپ کو مؤمن گمان کرتے ہیں۔

☆ ناحق قتل کرنے والا۔ ☆ جادوگر۔

☆ دیوث (جسے اپنی بیوی کے نامناسب تعلقات پر

غیرت نہ آئے)۔

☆ زکوٰۃ نہ دینے والا۔ ☆ شراب خور۔

☆ جس پر حج واجب ہو جائے اور وہ حج ادا نہ کرے۔

☆ فتنہ انگیز شخص۔

☆ اہلِ حرب (جو مسلمانوں کے مقابلے میں جنگ کرنے والوں) کے ہاتھ اسلحہ بیچنے والا۔

☆ اپنی بیوی کے ساتھ دبر (پیچھے کے مقام) میں جماع (بدفعلی) کرنے والا۔

☆ اپنی محرم عورت سے نکاح کرنے والا۔

اگر کوئی شخص ان اُمور کو حلال سمجھ کر کرے گا تو پھر وہ (بلاشک وبالتحقیق) کافر ہو گیا۔

۱۹۱. وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَایَکُوْنُ الْعَبْدُ فِیْ السَّمَآءِ وَلَا فِیْ الْاَرْضِ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَکُوْنَ وَصُوْلًا وَلَایَکُوْنُ وَصُوْلًا حَتّٰی

يَكُوْنَ مُسْلِمًا وَلَا يَكُوْنُ مُسْلِمًا حَتّٰے يَسْلِمَ النَّاسُ
مِنْ يَّدِهٖ وَلِسَانِهٖ وَلَا يَكُوْنُ مُسْلِمًا حَتّٰے يَكُوْنَ
عَالِمًا وَّلَا يَكُوْنُ عَالِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ بِالْعِلْمِ عَامِلاً
وَلَا يَكُوْنُ بِالْعِلْمِ عَامِلاً حَتّٰى يَكُوْنَ زَاهِداً
وَلَا يَكُوْنُ زَاهِدًا حَتّٰى يَكُوْنَ وَرِعًا وَّلَا يَكُوْنُ
وَرِعًا حَتّٰے يَكُوْنَ مُتَوَاضِعًا وَّلَا يَكُوْنُ مُتَوَاضِعًا
حَتّٰى يَكُوْنَ عَارِفًا بِنَفْسِهٖ وَلَا يَكُوْنُ عَارِفًا بِنَفْسِهٖ
حَتّٰے يَكُوْنَ عَاقِلاً فِي الْكَلَامِ ۔

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

زمین و آسمان میں کوئی شخص بھی کامل مؤمن نہیں ہوسکتا۔

☆ جب تک کہ وہ پہنچا ہوا (اللہ تعالیٰ کے قرب والا) نہ ہو، اور پہنچا ہوا اس وقت تک نہیں ہوسکتا۔

☆ جب تک کہ مسلمان نہ ہو، اور مسلمان اس وقت تک نہیں ہوسکتا ہے۔

☆ جب تک کہ لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے سلامت نہ ہوں، اور سلامت اس وقت تک نہیں ہو سکتے۔

☆ جب تک کہ وہ ضروریاتِ دین کا عالم نہ ہو، اور عالم اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ

☆ اُس علم پر عمل نہ کرے۔

علم پر عمل کرنے والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔

☆ جب تک کہ زاہد (حصول دنیا سے بچنے والا) نہ ہو جائے۔

☆ زاہد اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ پرہیزگار نہ بن جائے۔

پرہیزگار اس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے۔

☆ جب تک کہ تواضع و عاجزی کرنے والا نہ بن جائے، اور اس وقت تک تواضع و عاجزی کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

☆ جب تک کہ اپنے نفس کو پہچاننے والا نہ بن جائے

اپنے نفس کا عارف اس وقت تک نہیں بن سکتا۔

☆ جب گفتگو کرنے میں عقلِ سلیم سے کام نہ لے۔

۱۹۲. وَقِيلَ رَاى يَحْىَ بْنُ مُعَاذِ الرَّازِىُّ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقِيهًا رَاغِبًا فِى الدُّنْيَا فَقَالَ

يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ وَالسُّنَّةِ

قُصُورُكُمْ قَيْصَرِيَّةٌ وَبُيُوتُكُمْ كِسْرَوِيَّةٌ وَمَسَاكِنُكُمْ قَارُونِيَّةٌ وَابْوَابُكُمْ طَالُوتِيَّةٌ وَثِيَابُكُمْ جَالُوتِيَّةٌ وَمَذَاهِبُكُمْ شَيْطَانِيَّةٌ وَضِيَاعُكُمْ مَارِدِيَّةٌ وَ وِلَايَتُكُمْ فِرْعَوْنِيَّةٌ وَقُضَاتُكُمْ عَاجِلِيَّةٌ اَصْحَابُ رِشْوَةٍ غِشَاشِيَّةٍ وَمَمَاتُكُمْ جَاهِلِيَّةٌ فَايْنَ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَقَالَ:۔

اَيُّهَا الْمُنَاجِىْ رَبَّهٗ بِاَنْوَاعِ الْكَلَامِ

وَالطَّالِبُ مَسْكَنَهٗ فِىْ دَارِ السَّلَامِ

وَالْمُتَسَوِّفُ لِلتَّوْبَةِ عَامًا بَعْدَ عَامٍ

وَمَآ اَرٰکَ مُنْصِفًا لِّنَفْسِکَ بَیْنَ الْاَنَامِ

اِنَّکَ لَوْ رَافَقْتَ یَوْمَکَ یَا غَافِلَ بِالصِّیَامِ

وَاَحْیَیْتَ طُوْلَ لَیْلِکَ بِالْقِیَامِ

وَاقْتَصَرْتَ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّعَامِ

لَکُنْتَ اَحْرٰی اَنْ تَنَالَ شَرَفَ الْمَقَامِ

وَالْکَرَامَةَ الْعَظِیْمَةَ مِنْ رَّبِّ الْاَنَامِ

وَالرِّضْوَانَ الْاَکْبَرَ مِنْ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

کہا جاتا ہے کہ حضرت یحیٰی بن معاذ الرّازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سمجھ دار عالمِ دین کو دیکھا جو (حصولِ) دنیا میں دلچسپی رکھ رہا تھا تو آپ نے اُسے (از راہِ نصیحت و عبرت) فرمایا۔

اے علم اور سنت کو جاننے والے، اگر

☆ تمہارے محلات قیصروی۔ ☆ تمہارے گھر کسروی۔

☆ تمہاری رہائش گاہیں قارونی۔

☆ تمہارے دروازے طالوتی۔

☆ تمہارا لباس جالوتی۔ ☆ تمہارا مذہبی (طریقہ) شیطانی۔

☆ تمہارا ساماں سرکشی و تمہاری حکومت فرعونی۔

☆ تمہارے فیصلے دنیادارانہ۔

☆ تمہارے لوگ رشوت خور اور ملاوٹ کرنے والے۔

☆ تمہاری موت جاہلیت (کے طریقہ) پر ہے۔

تو پھر محمدیت کہاں ہے (یعنی اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کہاں تک سچا ہے؟) پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا

☆ اے اپنے ربّ سے مختلف قسم کی کلام میں مناجات کرنے والے اور بہشت دارالسلام میں اپنے لئے مسکن کے طلب گار۔

☆ توبہ کرنے کو ہر اگلے سال کے لئے ٹالنے والے میں تو مخلوق میں تجھے اپنے آپ سے انصاف کرنے والا نہیں دیکھ رہا ہوں۔

☆ اپنے روزے سے غافل شخص کاش کہ

تو اپنے دن کو اپنا ساتھی بنالیتا اور اپنی لمبی لمبی راتوں کو قیام اللیل (تہجد) سے زندہ کرتا۔

☆ اگر تو اپنے کھانے میں اختصار اختیار کرتا تو بلند مقام پانے کا حق دار ہو جاتا۔

☆ عظمت و بزرگی مخلوق کے ربّ کی طرف سے ہے۔

اور اس طرح سب سے بڑی خوشی بھی ربّ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے ہے۔

۱۹۳. وَقَالَ بَعْضُ الْحُکَمَآءِ عَشْرُ خِصَالٍ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ سُبْحَانَه وَ تَعَالٰی مِنْ عَشْرَةِ اَنْفُسٍ اَلْبُخْلُ مِنَ الْاَغْنِیَآءِ وَالْکِبْرُ مِنَ الْفُقَرَآءِ وَالطَّمَعُ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَقِلَّةُ الْحَیَآءِ مِنَ النِّسَآءِ وَحُبُّ الدُّنْیَا مِنَ الشُّیُوْخِ وَالْکَسَلُ مِنَ الشَّبَابِ وَالْجَوْرُ مِنَ السُّلْطَانِ وَالْجُبْنُ مِنَ الْغُزَاةِ وَالْعُجَبُ مِنَ لزُّهَاد وَالرِّیَآءُ مِنَ الْعُبَّادِ.

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

دس خصلتیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کو دس اشخاص میں نہایت ہی ناپسند ہیں

☆ بخل، مال داروں میں۔ ☆ تکبر، فقراء میں۔

☆ لالچ، علماء میں۔ ☆ بے حیائی، عورتوں میں۔

☆ دنیا کی محبت، مشائخ میں۔ ☆ سستی، نوجوانوں میں۔

☆ ظلم، حکمرانوں سے۔ ☆ بزدلی، مجاہدوں سے۔

☆ خود بینی، زاہدوں میں۔ ☆ ریاکاری، عابدوں سے۔

۱۹۴. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعَافِيَةُ عَلٰى عَشْرَةِ اَوْجهٍ خَمْسَةٍ فِى الدُّنْيَا وخَمْسَةٍ فِىْ الْاٰخِرَةِ فَاَمَّا الَّتِىْ فِى الدُّنْيَا اَلْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَالرِّزْقُ مِنَ الْحَلَالِ وَالصَّبْرُ عَلَى الشِّدَّةِ وَالشُّكْرُ عَلَى النِّعْمَةِ وَاَمَّا الَّتِىْ فِى الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْهِ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالرَّحْمَةِ وَاللُّطْفِ وَلَا يَرُوْعُهٗ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ فِى الْقَبْرِ

وَيَكُونُ اٰمِنًا فِي الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَتُمْحٰى سَيِّاٰتُهٗ وَتُقْبَلُ حَسَنَاتُهٗ وَيَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي السَّلَامَةِ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

عافیت ونجات کی دس قسمیں ہیں۔ جن میں پانچ (کا تعلق) دنیا سے اور پانچ کا آخرت سے ہے۔

پس جو دنیا سے ہیں، وہ یہ ہیں

☆علم ☆عبادت ☆حلال رزق کی کمائی

☆مصیبتوں پر صبر ☆حاصل شدہ نعمتوں پر قناعت وشکر ہے

جن کا تعلق آخرت سے ہے وہ یہ ہیں

☆موت کا فرشتہ اس کے پاس رحمت وشفقت کے ساتھ آئے گا۔

☆نکیرین اسے قبر میں دہشت زدہ نہ کریں گے۔

☆بڑے خوف (یعنی قیامت کی ہولناکی) سے اُسے امن مل جائے گا۔

☆اس کے گناہ مٹادیے جائیں گے اور اس کی نیکیاں قبول کی جائیں گی۔

☆پُل صراط سے بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۱۹۵. وَقَالَ اَبُوالفَضْلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَمّٰی اللّٰهُ تَعَالٰی کِتَابَهٗ بِعَشْرَةِ اَسْمَآءٍ قُرْاٰنًا وَّفُرْقَانًا وَّکِتَابًا وَّتَنْزِیلاً وَّهُدًی وَّنُورًا وَّرَحْمَةً وَّ شِفَآءً وَّرُوحًا وَّذِکْرًا. اَمَّا الْقُرْاٰنُ وَالْفُرْقَانُ وَالْکِتَابُ وَالتَّنْزِیلُ فَمَشْهُورٌ وَاَمَّا الْهُدٰی وَالنُّورُ وَالرَّحْمَةُ وَالشِّفَآءُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْجَآءَ تْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَافِی الصُّدُورِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِینَ وَقَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِینٌ وَاَمَّا الرُّوحُ فَقَالَ وَکَذٰلِکَ اَوْحَینَا اِلَیکَ رُوحًا مِّنْ اَمْرِنَا وَاَمَّا الذِّکْرُ فَقَالَ وَاَنْزَلْنَا

اِلَیکَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ ۔

حضرت ابوالفضل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے دس نام رکھے ہیں۔

☆ قرآن ☆ فرقان ☆ کتاب ☆ تنزیل ☆ الھدیٰ

☆ نور ☆ رحمت ☆ شفاء ☆ روح ☆ ذکر

پس قرآن ، فرقان ، کتاب ، تنزیل تو مشہور ہیں (ان کی تفصیلات کی ضرورت نہیں) کلام مجید میں متعدد مقامات پر ان کا تذکرہ بھی ہوا ہے اور اُن چار کے علاوہ دیگر اسماء گرامی مثلاً الھدیٰ ، نور ، رحمت ، شفاء کا تذکرہ کلام مجید میں اس طرح ہے جس کا ترجمہ یوں ہے۔

☆ اے لوگوں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک ایسی نصیحت والی کتاب آئی جو سینوں (کی بیماری) کے لئے شفاء ہے اور ہدایت و رحمت ہے مؤمنین کے لئے

اور دوسرے مقام پر اس طرح آیا اور

☆ تحقیق تمہارے پاس نور اور روشن کتاب آئی۔

روح کا ذکر اس طرح ہے۔

☆ اس طرح ہم نے آپ ﷺ کی طرف روح اپنے حکم سے بھیجا۔

اسمِ ذکر کا تذکرہ اِس طرح ہے

☆ اس طرح ہم نے آپ کی طرف ذکر (نصیحت) اُتارا، تا کہ آپ لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔

۱۹۶. وَقَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ الْحِکْمَۃَ اَنْ تَعْمَلَ عَشْرَۃَ اَشْیَآءَ اَحَدُھَا تُحْیِ الْقَلْبَ الْمَیِّتَ وَتَجْلِسُ الْمِسْکِیْنَ وَتَتَّقِیْ مَجَالِسَ الْمُلُوْکِ وَتُشَرِّفُ الْوَضِیْعَ وَتُحَرِّرُ الْعَبِیْدَ وَتُؤْوِی الْغَرِیْبَ وَتُغْنِی الْفَقِیْرَ وَتَزِیْدُ لِاَھْلِ الشَّرَفِ شَرَفًا وَّلِلسَّیِدِ سُوْدَدًا وَّھِیَ اَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ وَحِرْزٌ مِّنَ الْخَوْفِ وَعُدَّۃٌ فِی الْحَرْبِ

وَبِضَاعَةٌ حِيْنَ يُرْبَحُ وَهِيَ شَفِيْعَةٌ حِيْنَ يَعْتَرِيْهِ الْهَوْلُ وَهِيَ دَلِيْلَةٌ حِيْنَ يَنْتَهِيْ بِهِ الْيَقِيْنُ اِلَى النَّفْسِ وَهِيَ سُتْرَةٌ حِيْنَ لَايَسْتُرُهُ ثَوْبٌ.

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ اے میرے بیٹے! دانائی اس میں ہے کہ تو دس باتوں پر عمل کرے اور وہ یہ ہیں۔

☆ مردہ دل کو زندہ کر! یعنی اپنے قلبِ مردہ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف کر کے زندہ کر۔

☆ مساکین کی محفل میں بیٹھا رہ۔

☆ بادشاہوں اور امراء کی محفل سے بچتا رہ۔

☆ عاجز لوگوں کی عزت کیا کر۔ ☆ غلاموں کو آزاد کر۔

☆ غریبوں و مسافروں کو جائے پناہ دے۔

☆ فقیروں کو دولت مند کر۔

☆ اہلِ شرف (بزرگوں) کی زیادہ عزت کر۔

☆ قائدین کی قیادت کا خیال رکھ۔

☆ سادات کرام کا احترام کر۔

مندرجہ بالا دس چیزیں مال جمع کرنے سے زیادہ بہتر ہیں کیونکہ یہ

☆ خوف سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

☆ شیطان سے جنگ کی تیاری ہیں۔

☆ حصولِ نفع کے وقت سرمایہ ہیں۔

☆ مصیبت میں گھِر جانے کے وقت شفارشی ہیں۔

☆ یہ دلیلیں ہیں اس وقت کے لئے جب کہ نفس یقین تک پہنچ جائے یعنی موت آجائے۔

☆ یہ اس وقت کا پردہ ہیں جب کہ لباس سے پردہ پوشی نہ ہوگی (یعنی میدانِ محشر میں انسان ننگا ہوگا تو اس وقت یہ اعمال اس کا پردہ ہوں گے)۔

۱۹۷. وَقَالَ بَعْضُ الْحُكَمَآءِ يَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ اِذَاتَابَ اَنْ يَّفْعَلَ عَشْرَ خِصَالٍ اِحْدٰهَا اِسْتِغْفَارٌ

بِاللِّسَانِ وَنَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْلَاعٌ بِالْبَدَنِ وَالْعَزْمُ عَلٰى اَنْ لَّا يُعُوْدَ اَبَدًا وَحُبُّ الْاٰخِرَةِ وَبُغْضُ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ الْكَلَامِ وَقِلَّةُ الْاَ كْلِ وَالشُّرْبِ حَتّٰى يَتَفَرَّغَ لِلْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ وَقِلَّةُ النَّوْمِ" قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ".

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

کسی بھی عقل مند شخص کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ توبہ کرے تو دس چیزیں ضرور کرے۔

☆ زبان سے استغفار (بخشش کی طلب) کرنا۔

☆ دل سے ندامت کرنا۔ ☆ جسم کو گناہ سے باز رکھنا۔

☆ ہمیشہ کے لئے جرم دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم۔

☆ آخرت کی محبت ☆ دُنیا سے نفرت۔

☆ کم بولنا۔ ☆ کم کھانا پینا۔

☆ حصولِ علم اور عبادت کے لئے فارغ رہنا۔

☆ کم سونا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

''وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں اور بوقت سحری اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں''۔

۱۹۸. وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ الْاَرْضَ تُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ وَتَقُوْلُ یَا اِبْنَ اٰدَمَ تَسْعٰی عَلٰی ظَھْرِیْ وَمَصِیْرُکَ فِیْ بَطْنِیْ وَتَعْصِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتُعَذَّبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَضْحَکُ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتَبْکِیْ فِیْ بَطْنِیْ وَتَفْرَحُ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتَحْزَنُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَجْمَعُ الْمَالَ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتَنْدُمُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَاْکُلُ الْحَرَامَ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتَاْکُلُکَ الدِّیْدَانُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَخْتَالُ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتَذِلُّ فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ مَسْرُوْرًا عَلٰی

ظَهْرِیْ وَتَقَعُ حَزِیْنًا فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ فِیْ نُوْرٍ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ فِی الظُّلُمٰتِ فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ عَلَی الْمَجَامِعِ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ وَحِیْدًا فِیْ بَطْنِیْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ زمین روزانہ دس کلمات کا اعلان کرتی ہے (اور بہ زبانِ حال) کہتی ہے کہ

☆ اے بنی آدم! تو دوڑتا تو میری پشت پر ہے مگر لوٹ کر میرے پیٹ میں آنا ہے۔

☆ تو گناہ تو میری پشت پر کرتا ہے مگر تجھے سزا میرے اندر ہی دی جائے گی۔

☆ تو ہنستا تو میری پشت پر ہے مگر تو روئے گا میرے اندر۔

☆ تو خوشی تو میری پیٹھ پر مناتا ہے مگر میرے پیٹ میں تو غمگین ہوگا۔

☆ تو میری پشت پر (یعنی دنیا میں رہ کر) مال جمع کرتا ہے مگر میرے پیٹ میں آ کر ندامت ہوگی۔

☆ تو میری پشت پر رہ کر حرام کھاتا ہے تو میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔

☆ تو میری پیٹھ پر رہ کر تکبر کرتا ہے لیکن تو میرے پیٹ میں آ کر ذلیل ہوگا۔

☆ تو میری پیٹھ پر خوش خوش رہتا ہے مگر میرے اندر تجھے مغموم و پریشان ڈال دیا جائے گا۔

☆ تو میری پشت پر روشنی میں چلتا پھرتا ہے مگر میرے پیٹ میں تجھے اندھیروں میں ڈال دیا جائے گا۔

☆ تو میری پشت پر گروہوں اور مجمعوں میں چلتا پھرتا ہے مگر تجھے میرے اندر اکیلا ڈال دیا جائے گا۔

۱۹۹. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَثُرَ ضِحْكُهٗ عُوْقِبَ بِعَشْرِ

عُقُوبَاتٍ اَوَّلُهَا يَمُوتُ قَلْبُهٗ وَيَذْهَبُ الْمَآءُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَيَشْمُتُ بِهِ الشَّيْطَانُ وَيَغْضِبُ عَلَيْهِ الرَّحْمٰنُ وَيُنَاقَشُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَعْرِضُ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَا الْقِيٰمَةِ وَتَلْعَنُهُ الْمَلاَئِكَةُ وَيُبْغِضُهٗ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَيَنْسٰى كُلَّ شَيْئٍ وَّيَفْتَضِحُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جو زیادہ ہنستا ہے اسے دس طرح کے عذاب دیئے جائیں گے

☆ اس کا دل مردہ ہو جائے گا۔

☆ اس کے چہرے کی تازگی ختم ہو جائے گی۔

☆ شیطان اس سے خوش ہو جائے گا۔

☆ رحمٰن اس سے ناراض ہو جائے گا۔

☆ قیامت کے دن اس کے ساتھ حساب میں سختی ہو گی۔

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس سے منہ پھیر لیں گے۔

☆ ملائکہ اس پر لعنت بھیجیں گے۔

☆ آسمان وزمین والے اس سے نفرت کریں گے۔

☆ یہ سب (دنیا کی خوشیاں) بھول جائے گا۔

☆ یہ قیامت کے دن رُسوا ہوگا۔

۲۰۰۔ وَقَالَ حَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمًا بَیْنَمَا اَنَا اَطُوْفُ فِیْ اَزِقَّةِ الْبَصْرَةِ وَفِیْ اَسْوَاقِهَا مَعَ شَابٍّ عَابِدٍ فَاِذَا اَنَا بَلَغْنَا بِطَبِیْبٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ بَیْنَ یَدَیْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ وَّصِبْیَانٌ بِاَیْدِیْهِمْ قَوَارِیْرُ فِیْهَا مَآءٌ وَّکُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ یَسْتَوْصِفُ دَوَآءً لِدَآئِهٖ فَقَالَ فَتَقَدَّمَ الشَّابُّ اِلَی الطَّبِیْبِ فَقَالَ اَیُّهَا الطَّبِیْبُ هَلْ عِنْدَکَ دَوَآءٌ یَّغْسِلُ الذُّنُوْبَ وَیَشْفِیْ مَرَضَ الْقُلُوْبِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَاتِ فَقَالَ خُذْمِنِّیْ عَشْرَةَ اَشْیَآءَ قَالَ خُذْ عُرُوْقَ شَجْرَةِ الْفَقْرِمَعَ عُرُوْقِ شَجْرَةِ

اِلتَّوَاضُعِ وَ اجْعَلْ فِيْهَا هَلِيْلَجَ التَّوْبَةِ وَاطْرُحْهُ فِيْ هَاوِنِ الرِّضَآءِ وَاسْحُقْهُ بِمِنْجَارِ الْقَنَاعَةِ وَاجْعَلْهُ فِيْ قِدْرِ التُّقٰى وَصُبَّ عَلَيْهِ مَآءَ الْحَيَآءِ وَاَغْلِهِ بِنَارِ الْمَحَبَّةِ وَاجْعَلْهُ فِيْ قَدَحِ الشُّكْرِ وَرَوِّحْهُ بِمِرْوَحَةِ الرَّجَآءِ وَاشْرِبْهُ بِمِلْعَقَةِ الْحَمْدِ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَنْفَعُكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَّبَلَآءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں بصرہ کے کوچوں اور بازاروں میں ایک نوجوان عبادت گزار کے ساتھ گھوم رہا تھا کہ اچانک ہم ایک طبیب کے پاس جا پہنچے جو اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے کچھ مرد، عورتیں اور بچے بیٹھے تھے اور ان کے ہاتھوں میں شیشیاں تھیں جن میں پانی تھا اور ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی بیماری کے بارے میں پوچھ رہا تھا

(حضرت حسن بصری) فرماتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر یہ عابد نوجوان بھی طبیب کے سامنے پیش ہوا، اور کہا کہ اے طبیب! کیا تمہارے پاس ایسی دوا ہے جو گناہوں کو دھو ڈالے اور دلوں کے مرض کو شفا بخشے۔

تو طبیب نے کہا کہ ہاں (اس مرض کی دوا بھی) ہے تو عابد نے کہا کہ پھر دیجئے تو طبیب نے کہا کہ مجھ سے دس چیزیں لکھ لیجئے اور فرمایا کہ:

☆ فقر کے درخت کے پتے بمع شجرِ تواضع کے عرق کے لے لیجئے اور اس میں

☆ توبہ کی ہرڑ ڈال کر انہیں۔ ☆ رضا کے ہاون میں ڈال دیں۔

☆ قناعت کے دستہ سے انہیں کوٹ لیں۔

☆ تقویٰ کی ہنڈیا میں انہیں ڈال دیں۔

☆ پھر شرم وحیا کا پانی اس میں ڈالیں۔

☆ محبت کی آگ سے اسے جوش دیں۔

☆ پھر اسے شکر کے برتن میں ڈالیں۔

☆ اُمید کے پنکھے سے اسے ٹھنڈا کریں۔

☆ حمد باری تعالیٰ کی چمچ سے اسے نوش کریں اگر تو نے اس طرح کیا تو یہ نسخہ تجھے تمام (روحانی) بیماریوں اور دنیا وآخرت کی تمام آزمائشوں سے نجات دے گا۔

۲۰۱. وَقِيلَ جَمَعَ بَعْضُ الْمُلُوكِ خَمْسَةً مِّنَ الْعُلَمَآءِ وَالْحُكَمَآءِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِحِكْمَةٍ فَتَكَلَّمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِحِكْمَتَيْنِ فَصَارَتْ عَشْرَةٌ فَقَالَ الْاَوَّلُ خَوْفُ الْخَالِقِ اَمْنٌ وَّاَمْنُهٗ كُفْرٌ وَاَمْنُ الْمَخْلُوْقِ عِتْقٌ وَّخَوْفُهٗ رِقٌّ وَقَالَ الثَّانِىْ اَلرَّجَآءُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى غِنًى لَّايَضُرُّهٗ فَقْرٌ وَالْيَاسُ عَنْهُ فَقْرٌ لَّايَنْفَعُ مَعَهٗ غِنًى وَقَالَ الثَّالِثُ لَايَضُرُّ مَعَ غِنَى الْقَلْبِ فَقْرُ الْكِيْسِ وَلَايَنْفَعُ مَعَ فَقْرِ الْقَلْبِ غِنَى الْكِيْسِ

وَقَالَ الرَّابِعُ لَايَزْدَادُ غِنَى الْقَلْبِ مَعَ الْجُوْدِ اِلَّا غِنًى وَلَايَزْدَادُ فَقْرُ الْقَلْبِ مَعَ غِنَى الْكِيْسِ اِلَّا فَقْرًا وَقَالَ الْخَامِسُ اَخْذُ الْقَلِيْلِ مِنَ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنْ تَرْكِ الْكَثِيْرِ مِنَ الشَّرِّ وَتَرْكُ الْجَمِيْعِ مِنَ الشَّرِّ خَيْرٌ مِّنْ اَخْذِ الْقَلِيْلِ مِنَ الْخَيْرِ.

کہا گیا ہے کہ بعض بادشاہوں نے پانچ دانش مند علماء وحکماء کو جمع کیا اور انہیں کہا گیا کہ ان میں سے ہر کوئی حکمت کی (کم ازکم) ایک ایک بات کرے تو ان میں سے ہر کسی نے دانائی کی دو دو باتیں کیں، جو کل دس ہو گئیں۔

☆ پہلے شخص نے کہا کہ خالقِ (کائنات) کا خوف امن ہے اور اس خوف سے بے خوفی کفر ہے۔ اور مخلوق سے امن (بے خوفی) آزادی ہے اور مخلوق کا خوف غلامی ہے۔

☆ دوسرے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے اُمید وابستہ کرنا دانش مندی ہے کہ اُس کی (اُمید کے ساتھ) فقر نقصان

نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ سے نا اُمیدی غریبی ہے کہ اس نا اُمیدی کے ساتھ دولت مندی کا کوئی فائدہ نہیں۔

☆ تیسرے عالم نے کہا کہ دل کی امیری و دولت مندی کے ساتھ جیب کی غربت کا کوئی نقصان نہیں اور دل کی فقیری کے ساتھ جیب کی دولت مندی کا کوئی فائدہ نہیں۔

☆ چوتھے نے کہا کہ دل کی دولت مندی سخاوت کے ساتھ ہو تو اس سے مزید دولت مندی میں اضافہ ہوتا ہے اور جیب کی تونگری کے باوجود دل کی فقیری ہو تو اس سے فقیری میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ پانچویں نے کہا کہ بھلی چیز کا تھوڑا سا ہی حاصل کر لینا بہتر ہے اُس زیادہ سے جس میں شر ہو اور شر والی ساری چیز کو چھوڑ دینا بہتر ہے تھوڑی سی بھلائی کے حاصل کرنے سے۔

۲۰۲ وَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم عَشْرَةُ اَصْنَافٍ مِّنْ اُمَّتِی لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّامَنْ تَابَ

اَوَّلُهُمُ الْقَلَّاعُ وَالْجَيُوْفُ وَالْقَتَّاتُ وَالدَّبُوْبُ

وَالدَّيُوْثُ وَصَاحِبُ الْعَرْطَبَةِ وَصَاحِبُ الْكُوْبَةِ

وَالْعُتُلُّ وَالزَّنِيْمُ وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مَا الْقَلَّاعُ قَالَ

الَّذِىْ يَمْشِىْ بَيْنَ يَدَىِ الْاُمَرَآءِ وَقِيْلَ مَاالْجَيُوْفُ

قَالَ النَّبَّاشُ وَقِيْلَ مَا الْقَتَّاتُ قَالَ النَّمَّامُ وَقِيْلَ

مَاالدَّبُوْبُ قَا لَ الَّذِىْ يَجْمَعُ فِىْ بَيْتِهٖ الْفَتَيَاتِ

لِلْفُجُوْرِ وَقِيْلَ مَاالدَّيُوْثُ قَالَ الَّذِىْ لَايَغَارُ عَلٰى

اَهْلِهٖ وَقِيْلَ مَاصَاحِبُ الْعَرْطَبَةِ قَالَ الَّذِىْ يَضْرِبُ

بِالطَّبْلِ وَقِيْلَ مَاصَاحِبُ الْكُوْبَةِ قَالَ الَّذِىْ

يَضْرِبُ الطَّنْبُوْرَ وَقِيْلَ مَاالْعُتُلُّ قَالَ الَّذِىْ لَايَعْفُوْ

عَنِ الذَّنْبِ وَلَايَقْبَلُ الْعُذْرَ وَقِيْلَ مَاالزَّنِيْمُ قَالَ

الَّذِىْ وُلِدَمِنَ الزِّنٰى وَيَقْعُدُ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ

فَيَغْتَابُ النَّاسَ وَالْعَاقُّ مَشْهُوْرٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

میری اُمت میں دس قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جب تک وہ توبہ نہ کرلیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

☆ القلاع ☆ الجیوف ☆ القتات ☆ الدبوب
☆ الدیوث ☆ صاحب العرطبہ ☆ صاحب الکوبہ
☆ العتل ☆ الزنیم ☆ العاق الوالدین۔

ان کی تفصیل کے بارے میں آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

☆ **القلاع** ۔ جو اُمرا کے سامنے چلتا ہے (یعنی ظالم حکمرانوں کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اور ظلم و زیادتی میں ان کی مدد کرتا ہے)۔

☆ **الجیوف** ۔ وہ کفن چور ہے جو مُردوں سے کفن اُتارتا ہے۔

☆**القتات**۔ وہ چغل خور ہے۔

☆**الدیوب**۔ وہ شخص ہے جو نوجوان لڑکیوں کو اپنے گھر میں بدکاری کے لئے جمع کرتا ہے۔

☆**الدیوث**۔ جسے اپنی بیوی کے غیر سے ناجائز تعلقات پر غیرت نہ آئے۔

☆**صاحب العرطبہ**۔ وہ شخص ہے جو طبل بجاتا ہے (یعنی ڈھول وغیرہ آلاتِ سرور بجا کر لوگوں میں لہو و لہب کا شوق پیدا کرتا ہے۔

☆**صاحب الکوبہ**۔ شطرنج کھیلنے والا

☆**العتل**۔ وہ شخص ہے جو کسی کی غلطی سے درگزر نہیں کرتا اور معذرت قبول نہیں کرتا۔

☆**الذّنیم**۔ وہ شخص ہے جو ولدِ زنا ہے اور شاہراہوں میں بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔

☆**العاق**۔ عاق مشہور ہے یعنی والدین کا نافرمان جسے

انہوں نے عاق کر دیا ہے۔

۲۰۳۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَشْرَۃُ نَفَرٍ لَّنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی صَلَاتَھُمْ رَجُلٌ صَلّٰے وَحِیْدًا بِغَیْرِ قِرَآءَۃٍ وَّرَجُلٌ لَّایُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ وَرَجُلٌ یَؤُمُّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ وَرَجُلٌ مَّمْلُوْکٌ اٰبِقٌ وَرَجُلٌ شَارِبُ الْخَمْرِ مُدْمِنٌ وَامْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا سَاخِطٌ عَلَیْھَا وَامْرَأَۃٌ حُرَّۃٌ تُصَلِّیْ بِغَیْرِ خِمَارٍ وَاٰکِلُ الرِّبٰو وَالْاِمَامُ الْجَآئِرُ وَرَجُلٌ لَاتَنْھَاہُ صَلَاتُہٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ لَایَزْدَادُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا بُعْدًا۔

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

دس اشخاص ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قطعاً ان کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا۔

☆ وہ آدمی جس نے اکیلے بغیر قرات کے نماز پڑھی

(قرآن مجید کی قرآت کا کوئی خیال نہیں رکھا)۔

☆ وہ آدمی جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا (یعنی نماز کو تو فرض سمجھتا ہے مگر زکوٰۃ کو نہیں)۔

☆ وہ شخص جو قوم کی امامت تو کرتا ہے مگر (شرعی نقص و کمزوری کی وجہ سے) قوم اس سے نفرت کرتی ہے۔

☆ بھگوڑا غلام۔ ☆ ہمیشہ شراب پینے والا شخص۔

☆ وہ عورت جس نے رات ایسے گذاری ہو کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو۔

☆ وہ آزاد عورت جو بغیر چادر اوڑھے نماز پڑھتی ہے۔

☆ سود خور۔ ☆ ظالم بادشاہ۔ ☆ وہ شخص جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے نہ روکے اور جو اللہ تعالیٰ سے قرب کے بجائے دوری کا باعث ہو (یہ اس کی نماز کی نامقبولیت کی علامت ہے)۔

۲۰۴. وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ يَنۡبَغِیۡ لِلدَّاخِلِ فِی الۡمَسۡجِدِ عَشۡرُ
خِصَالٍ اَوَّلُهَا اَنۡ يَّتَعَاهَدَ خُفَّيۡهِ اَوۡنَعۡلَيۡهِ وَاَنۡ
يَّبۡدَأَ بِرِجۡلِهِ الۡيُمۡنٰى وَاَنۡ يَّقُوۡلَ اِذَا دَخَلَ بِسۡمِ
اللّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مَلاَئِكَةِ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لَنَا اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ اِنَّكَ
اَنۡتَ الۡوَهَّابُ وَاَنۡ يُّسَلِّمَ عَلٰى اَهۡلِ الۡمَسۡجِدِ
وَاَنۡ يَّقُوۡلَ اِذَا لَمۡ يَكُنۡ فِيۡهِ اَحَدٌ اَلسَّلَامُ عَلَيۡنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيۡنَ وَاَنۡ يَّقُوۡلَ اَشۡهَدُ
اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ
وَلاَيَمُرُّ بَيۡنَ يَدَیِ الۡمُصَلِّیۡ وَاَنۡ لَّايَعۡمَلَ بِعَمَلِ
الدُّنۡيَا وَلاَيَتَكَلَّمَ بِكَلاَمِ الدُّنۡيَا وَاَنۡ لَّايَخۡرُجَ
حَتّٰى يُصَلِّیَ رَكۡعَتَيۡنِ وَاَنۡ لَّايَدۡخُلَ اِلَّا بِوُضُوۡءٍ
وَاَنۡ يَّقُوۡلَ اِذَا قَامَ سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ

اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے ان دس باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

☆ اپنے جوتوں یا موزوں کا خیال رکھے۔

☆ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھے۔

☆ داخل ہو تو کہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

☆ اہل مسجد پر سلام بھیجے اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ

☆ کلمہ شہادت پڑھے۔

☆ نمازیوں کے سامنے سے نہ گزرے۔

☆ مسجد میں نہ دُنیوی کام کرے اور نہ ہی دُنیوی گفتگو

☆ مسجد میں (کم از کم) دو رکعت پڑھے بغیر نہ نکلے۔

☆ نہ ہی بغیر وضو کے مسجد میں داخل ہو۔

☆ جب مسجد سے جانے کے لئے نکلے تو یہ کلمات کہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

۲۰۵. وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ وَفِيْهَا عَشْرُ خِصَالٍ زَيْنُ الْوَجْهِ وَنُوْرُ الْقَلْبِ وَرَاحَةُ الْبَدَنِ وَاُنْسٌ فِی الْقَبْرِ وَمَنْزِلُ الرَّحْمَةِ وَمِفْتَاحُ السَّمَآءِ وَثِقْلُ الْمِيْزَانِ وَمَرْضَاةُ الرَّبِّ وَثَمَنُ الْجَنَّةِ وَحِجَابٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں یہ دس خوبیاں ہیں۔

☆ چہرے کی زینت وخوبصورتی۔ ☆ دل کا نور۔

☆ جسم کا سکون۔ ☆ قبر میں اُنس۔ ☆ نزولِ رحمت کا سبب

☆ آسمان کی چابی۔ ☆ (یومِ قیامت کو) میزان پر بھاری ہونا۔ ☆ رب کی رضاء۔ ☆ جنت کی قیمت ہے۔

☆ جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

لہٰذا جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے چھوڑا تو اس نے دین کی عمارت کو گرادیا۔

۲۰۶. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اَنَّه' قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یُّدْخِلَ اَهْلَ الْجَنَّةَ فِی الْجَنَّةِ بَعَثَ اِلَیْهِمْ مَّلَكًا وَّمَعَه' هَدِیَّةٌ وَّكِسْوَةٌ مِّنَ الْجَنَّةِ فَاِذَآ اَرَادُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْهَا قَالَ لَهُمُ الْمَلَكُ قِفُوْآ

اِنَّ مَعِی هَدِیَّۃً مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالُوْآ وَمَا تِلْکَ
الْھَدِیَّۃُ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ ھِیَ عَشْرَۃُ خَوَاتِمَ
مَکْتُوْبٌ عَلٰی اَحَدِھَا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ وَفِی الثَّانِیْ مَکْتُوْبٌ رُفِعَتْ
عَنْکُمُ الْاَحْزَانُ وَالْھُمُوْمُ وَفِی الثَّالِثِ مَکْتُوْبٌ
وَتِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
وَفِی الرَّابِعِ مَکْتُوْبٌ اَلْبَسْنَاکُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِیَّ
وَفِیْ الْخَامِسِ مَکْتُوْبٌ وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اِنِّیْ
جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْآ اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ وَفِی
السَّادِسِ مَکْتُوْبٌ ھٰذَا جَزَآؤُکُمُ الْیَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ
مِّنَ الطَّاعَۃِ وَفِی السَّابِعِ مَکْتُوْبٌ صِرْتُمْ شَبَابًا
لَّاتَھْرِمُوْنَ اَبَدًا وَفِی الثَّامِنِ مَکْتُوْبٌ صِرْتُمْ اٰمِنِیْنَ
وَلَا تَخَافُوْنَ اَبَدًا وَفِی التَّاسِعِ مَکْتُوْبٌ رَافَقْتُمُ
الْاَنْبِیَآءَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءَ وَالصَّالِحِیْنَ وَفِی

اَلْعَاشِرِ مَكْتُوْبٌ سَكَنْتُمْ فِىْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِى
الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَلَكُ اُدْخُلُوْهَا
بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيَقُوْلُوْنَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ.

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّدْخِلَ اَهْلَ النَّارِ فِى
النَّارِ بَعَثَ اِلَيْهِمْ مَّلَكًا وَّمَعَهٗ عَشْرَةُ خَوَاتِمَ فِىْ
اَوَّلِهَا مَكْتُوْبٌ اُدْخُلُوْهَا لَاتَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا
وَّلَاتَحْيَوْنَ وَلَاتَخْرُجُوْنَ وَفِى الثَّانِىْ مَكْتُوْبٌ
خُوْضُوْا فِى الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ وَفِى الثَّالِثِ
مَكْتُوْبٌ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَفِى الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ
اُدْخُلُوْهَا فِى الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا وَفِى
الْخَامِسِ مَكْتُوْبٌ لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمُ الزَّقُّوْمُ

وَشَرَابُكُمُ الْحَمِيمُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَغَوَاشِيكُمُ النَّارُ وَفِي السَّادِسِ مَكْتُوبٌ هٰذَا جَزَآؤُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِّنْ مَّعْصِيَتِيْ وَفِي السَّابِعِ مَكْتُوبٌ سَخَطِيْ عَلَيْكُمْ فِي النَّارِ اَبَدًا وَفِي الثَّامِنِ مَكْتُوبٌ عَلَيْكُمُ اللَّعْنَةُ بِمَا تَعَمَّدْتُّمْ مِّنَ الذُّنُوبِ الْكَبَآئِرِ وَلَمْ تَتُوبُوْا وَلَمْ تَنْدَمُوْا وَفِي التَّاسِعِ مَكْتُوبٌ قُرَنَآؤُكُمُ الشَّيَاطِيْنُ فِي النَّارِ اَبَدًا وَفِي الْعَاشِرِ مَكْتُوبٌ اِتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ وَاَرَدْتُّمُ الدُّنْيَا وَتَرَكْتُمُ الْاٰخِرَةَ فَهٰذَا جَزَآؤُكُمْ.

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو جنت میں داخل کرنا چاہے گا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جس کے پاس کچھ تحفے اور اہلِ جنت کے لباس ہوں گے۔ جب یہ لوگ جنت میں

داخل ہونے لگیں گے تو یہ فرشتہ انہیں کہے گا کہ ذرا ٹھہر جاؤ! میرے پاس ربّ العالمین کی طرف سے (تمہارے لئے) کچھ تحائف ہیں۔ تو جنتی کہیں گے کہ وہ کیا تحفے ہیں تو فرشتہ کہے گا کہ وہ اِن دس سر بہ مہر (تحریرات کی شکل) میں ہیں جس میں ایک پر یہ لکھا ہوگا کہ

☆ سلام ہو تم پر کہ تم نیک تھے پس تم اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔

دوسری تحریر میں ہوگا کہ

☆ تم سے غم و پریشانیاں اُٹھالی گئی ہیں۔

تیسری تحریر میں ہوگا کہ

☆ یہ ہے وہ جنت جس کا تمہیں تمہارے نیک اعمال کے باعث وارث بنا دیا ہے۔

چوتھی تحریر میں ہوگا کہ

☆ ہم تمہیں عمدہ لباس اور زیورات پہناتے ہیں۔

پانچویں تحریر میں ہوگا کہ

☆ ہم ان کے لئے موٹی آنکھوں والی حوریں بیویاں بناتے ہیں۔ بیشک میں انہیں آج ان کے صبر کا صلہ دیتا ہوں اور در حقیقت یہی لوگ اصل کامیابی پانے والے ہیں۔

چھٹی تحریر میں ہوگا کہ

☆ آج یہ تمہارا وہ بدلہ ہے جو تم نے (دنیا میں) اطاعت کی تھی۔

ساتویں تحریر میں ہوگا کہ

☆ تمہیں جوان کر دیا گیا ہے اب تم ہمیشہ کے لئے بوڑھے نہ ہو گے۔

آٹھویں تحریر میں ہوگا کہ

☆ تم پُر امن ہو گئے ہو اور ہمیشہ کے لئے تمہیں کوئی خوف نہیں

نویں تحریر میں ہے کہ

☆ تمہیں انبیاء کرامؑ و صدّیقین وشہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔

دسویں تحریر میں ہوگا ہے کہ

☆ تم نے رحمٰن کے قُرب میں سکونت اختیار کی جو کہ عرشِ کریم کا مالک ہے۔ (ان دس سر بہ مہر تحریرات کے تذکرہ کے بعد فرشتہ کہے گا کہ اے لوگو!

تم جنت میں سلامتی و امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ تو وہ جنت میں یہ کہتے ہوئے داخل ہو جائیں گے کہ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہم سے پریشانی وغم کو دور کیا۔ بے شک ہمارا ربّ زیادہ بخشنے والا اور قدر دان ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اور اُس نے اِس زمین کا ہمیں وارث بنایا جو ہم نے جنت میں پائی جس طرح کہ ہم چاہتے ہیں پس یہ عمل کرنے والوں کے لئے بہترین بدلہ ہے۔

جنتیوں کے احوال کے بیان فرمانے کے بعد

جہنمیوں کے احوال بیان فرمائے جو درج ذیل ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ جہنمیوں کو جہنم میں داخل کرے تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا اُن کے پاس بھی دس سربہ مہر تحریرات ہوں گی۔

جن میں پہلی مہر پر یہ تحریر ہوگا کہ

☆ تم جہنم میں داخل ہو جاؤ تم پر کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔ اور نہ ہی تم زندوں کی طرح رہو گے اور نہ ہی تم اس سے نکالے جاؤ گے۔

دوسری تحریر میں ہوگا کہ

☆ گھس جاؤ عذاب میں تمہارے لئے کوئی سکون نہیں۔

تیسری تحریر میں ہوگا کہ

☆ میری رحمت کی اُمید بھی نہ رکھنا۔

چوتھی تحریر میں ہوگا کہ

☆ تم اس جہنم میں داخل ہو جاؤ، دائمی فکر وغم اور پریشانی

کے ساتھ۔

پانچویں تحریر میں ہوگا کہ

☆ آگ تمہارا لباس ہے اور زقّوم تمہارا کھانا ہے (جو نہایت ہی کڑوا اور کانٹے دار درخت ہے جوکہ دوزخیوں کی خوراک ہوگی) اُبلتا ہوا پانی تمہارے پینے کے لئے ہے اور آگ تمہارا بچھونا ہے۔اور آگ ہی تمھارا اُوڑھنا ہے۔

چھٹی تحریر میں ہوگا کہ

☆ یہ وہ تمہارا صِلہ ہے جوتم نے ہماری نافرمانی میں کمایا تھا

ساتویں تحریر میں ہوگا کہ

☆ ہماری ناراضگی تم پر جہنم میں ہمیشہ کے لئے ہے۔

آٹھویں تحریر میں ہوگا کہ

☆ تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے بہ سبب اُن کبیرہ گناہوں کے جوتم نے قصداً کیئے اور تم نے ان پر نہ توبہ کی اور نہ ہی تمہیں ندامت ہوئی۔

نویں تحریر میں ہو گا کہ

☆ تمہارے ہم نشین جہنم میں ہمیشہ کے لئے شیاطین ہیں۔

دسویں تحریر میں ہو گا کہ

☆ تم نے شیطان کی پیروی کی اور تم نے دنیا کو چاہا اور آخرت کو چھوڑ الہٰذا یہ تمہارا بدلہ ہے

۲۰۷. وَعَنْ بَعْضِ الْحُکَمَاءِ طَلَبْتُ عَشْرَةً فِیْ عَشْرَةِ مَوَاطِنَ فَوَجَدْتُهَا فِیْ عَشْرَةٍ اُخْرٰی طَلَبْتُ الرِّفْعَةَ فِی التَّکَبُّرِ فَوَجَدْتُّهَا فِی التَّوَاضُعِ وَطَلَبْتُ الْعِبَادَةَ فِی الصَّلٰوةِ فَوَجَدْتُهَا فِی الْوَرَعِ وَطَلَبْتُ الرَّاحَةَ فِی الْحِرْصِ فَوَجَدْتُهَا فِی الزُّهْدِ وَطَلَبْتُ نُوْرَالْقَلْبِ فِیْ صَلٰوةِ النَّهَارِ جَهْرًا فَوَجَدْتُّهٗ فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ سِرًّا. وَطَلَبْتُ نُوْرَالْقِیٰمَةِ فِی الْجُوْدِ وَالسَّخَاوَةِ فَوَجَدْتُّهٗ فِی الْعَطَشِ فِی الصَّوْمِ وَطَلَبْتُ الْجَوَازَ عَلَی الصِّرَاطِ

فِیْ اُضْحِیَّۃٍ فَوَجَدْتُّھَا فِی الصَّدَقَۃِ وَطَلَبْتُ النَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ فِی الْمُبَاحَاتِ فَوَجَدْتُّھَا فِیْ تَرْکِ الشَّھَوَاتِ وَطَلَبْتُ حُبَّ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا فَوَجَدْتُّھَا فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَطَلَبْتُ الْعَافِیَۃَ فِی الْمَجَامِعِ فَوَجَدْتُّھَا فِی الْعُزْلَۃِ وَطَلَبْتُ نُوْرَ الْقَلْبِ فِی الْمَوَاعِظِ وَقِرَآءَۃِ الْقُرْاٰنِ فَوَجَدْتُّھَا فِی التَّفَکُّرِ وَالْبُکَآءِ۔

بعض داناؤں کا قول ہے کہ

میں نے دس چیزوں کو دس مقامات پر تلاش کیا، مگر انہیں دوسرے دس مقامات پر پایا۔

☆ میں نے سربلندی کو تکبر میں تلاش کیا، مگر اُسے تواضع میں پایا۔

☆ میں نے عبادت کو نماز میں تلاش کیا، مگر اُسے پرہیز گاری میں پایا (یعنی صرف نماز پڑھنا ہی

عبادت نہیں بلکہ نماز و جملہ عبادات کی روح تقویٰ و پرہیز گاری ہے)۔

☆ میں نے آرام کو لالچ میں تلاش کیا، مگر
اُسے زہد میں پایا

☆ میں نے دل کے نور کو دن کی جہری نمازوں میں تلاش کیا، مگر
اسے رات کی سری نمازوں میں پایا (اس سے مراد رات کے نوافل اور تہجد کی نماز ہے)۔

☆ میں نے نورِ قیامت کو فیاضی و سخاوت میں ڈھونڈا، مگر
میں نے اسے روزے کی تشنگی میں پایا۔

☆ میں نے پل صراط سے گزرنے کی (سواری) قربانی میں ڈھونڈی، مگر
میں نے اسے صدقہ و خیرات میں پایا۔

☆ میں نے جہنم سے نجات کو دعاؤں، التجاؤں میں تلاش کیا، مگر
اسے ترکِ شہوات میں پایا۔

☆ میں نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں تلاش کیا، مگر

اسے میں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں پایا۔

☆ میں نے خیر و بھلائی کو مجمعوں میں ڈھونڈا، مگر

اسے میں نے تنہائی میں پایا۔

☆ میں نے دل کے نور کو وعظ و نصیحتوں اور تلاوتِ قرآن مجید

میں ڈھونڈا، مگر

میں نے اسے (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) غور و فکر اور

خوفِ خدا سے رونے میں پایا۔

۲۰۸. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ" قَالَ عَشْرُ خِصَالٍ مِّنَ السُّنَّۃِ خَمْسٌ فِی الرَّاسِ وَخَمْسٌ فِی الْبَدَنِ فَاَمَّا فِی الرَّأْسِ اَلسِّوَاکُ وَالْمَضْمَضَۃُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْحَلْقُ وَاَمَّا فِی الْبَدَنِ نَتْفُ

اُلْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ وَالْاِسْتِنْجَآءُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''اور جب حضرت ابراہیمؑ کو ان کے ربّ نے چند کلمات (باتوں) سے آزمایا تو انہوں نے اسے پورا کیا'' وہ کلمات کیا تھے؟

وہ دس فضائل ہیں جو سنت ابراہیمیؑ سے ہیں جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بطور امتحان واجب کی گئیں تھیں تو آپؑ اُن پر پورا اُترے۔ جن میں سے پانچ سر سے متعلق ہیں اور پانچ جسم کے باقی حصے سے متعلق ہیں جن کا تعلق سر سے ہے وہ یہ ہیں۔

☆ مسواک کرنا۔ ☆ کلی کرنا۔ ☆ ناک میں پانی ڈالنا۔

☆ مونچھوں کا کٹوانا۔ ☆ سر کا منڈوانا۔

وہ پانچ جن کا تعلق باقی جسم سے ہے۔

☆بغل کے بال نوچنا۔ ☆ناخن تراشنا۔

☆زیر ناف بال تراشنا۔☆ختنہ کرانا۔☆استنجاء کرنا۔

۲۰۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰـهُ تعالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلّٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَةً وَمَنْ سَبَّهٗ مَرَّةً سَبَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشَرَ مَرَّاتٍ اَلَاتَرٰی لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی لِلْوَلِیْدِ بْنِ مُغِیْرَةَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ حِیْنَ سَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مَرَّةً وَّاحِدَةً سَبَّهُ اللّٰهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَقَالَ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ اَنْ كَانَ ذَامَالٍ وَّبَنِیْنَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یَعْنِیْ یُكَذِّبُ بِالْقُرْاٰنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو (مجھ) نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے انہیں ایک مرتبہ بُرا کہا تو اللہ تعالیٰ اسے دس مرتبہ بُرا کہتا ہے۔

کیا تو نے ولید بن مغیرہ لعنت اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک نہیں دیکھا کہ جب اس نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ گالی دی تو اللہ تعالیٰ نے دس کلمات سے اسے جواب دیا تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ اے میرے محبوب آپ ﷺ ان لوگوں کی پیروی نہ کریں

☆ جو زیادہ قسمیں کھانے والے حقیر۔

☆ طعنہ زن۔ ☆ باتیں بنانے والے سخن چیں۔

☆ چغل خور۔ ☆ بھلائی سے روکنے والے۔

☆ حد سے تجاوز کرنے والے۔ ☆ مجرم گنہ گار۔

☆ نہایت ہی بد خُو ☆ بے نسب (رسوائے زمانہ / بدنام)

☆مال و اولاد والا ہے اور جب اس کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو سابقہ لوگوں کی باتیں ہیں یعنی قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے

۲۱۰. وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰے حِيْنَ سَاَلُوْهُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰے اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّا نَدْعُوْا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَنَا فَقَالَ مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ عَشْرَةِ اَشْيَآءَ اَوَّلُهَا اِنَّكُمْ عَرَفْتُمُ اللّٰهَ وَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهٗ وَقَرَأْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ وَادَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ اِبْلِيْسَ وَ وَالَيْتُمُوْهُ وَادَّعَيْتُمْ حُبَّ الرَّسُوْلِ وَتَرَكْتُمْ اَثَرَهٗ وَسُنَّتَهٗ وَادَّعَيْتُمْ حُبَّ الْجَنَّةِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا لَهَا وَادَعَيْتُمْ خَوْفَ النَّارِ وَلَمْ تَنْتَهُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ وَادَّعَيْتُمْ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَلَمْ تَسْتَعِدُّوْا لَهٗ وَاشْتَغَلْتُمْ بِعُيُوْبِ غَيْرِكُمْ وَتَرَكْتُمْ عُيُوْبَ اَنْفُسِكُمْ وَتَاكُلُوْنَ رِزْقَ اللّٰهِ

وَلَا تَشْكُرُوْنَهٗ وَتَدْفِنُوْنَ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَعْتَبِرُوْنَ.

حضرت ابراہیم بن اَدہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھ گیا ''تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا'' کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں مگر ہمیں جواب نہیں ملتا، تو اس پر حضرت ابراہیم بن اَدہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہارے دل دس چیزوں سے مر چکے ہیں (جس کی وجہ سے تمہاری دعائیں اور التجائیں قبول نہیں ہوتیں)

☆ تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے باوجود اس کا حق ادا نہیں کیا (جب یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سچی ہے اور اس کے وعدے اور وعید بھی سچے ہیں تو یہی اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کیا)

☆ تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا۔

☆ تم نے ابلیس کی دشمنی کا دعویٰ تو کیا اور پھر اسی سے دوستی کی

☆تم نے محبتِ رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ تو کیا، مگر اُن کے طریقے اور سنت کو چھوڑ دیا۔

☆تم نے جنت کی چاہت کا دعویٰ تو کیا، مگر اس کے (حصول) کے لئے عمل نہ کیا۔

☆تم نے جہنم کے خوف کا دعویٰ تو کیا، مگر تم گناہوں سے باز نہ آئے۔

☆تم نے موت کے برحق ہونے کا دعویٰ تو کیا، مگر تم نے اس کے لئے تیاری نہیں کی۔

☆تم دوسروں کے عیب نکالنے میں مشغول ہو گئے اور اپنے عیبوں کو چھوڑ گئے (بھول گئے)۔

☆تم اللہ تعالیٰ کا رزق تو کھاتے ہو، مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

☆تم اپنے مُردوں کو (اپنے ہاتھوں) دفناتے تو ہو، مگر اس سے عبرت نہیں لیتے۔

۲۱۱. وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَامِنْ عَبْدٍ وَّاَمَۃٍ دَعَا بِھٰذَا الدُّعَآءِ فِیْ لَیْلَۃِ عَرَفَۃَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَھِیَ عَشْرُ کَلِمَاتٍ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ مَالَمْ یَدْعُ بِقَطِیْعَۃِ رَحِمٍ اَوْمَاْثَمٍ اَوَّلُھَا سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْاَرْضِ مُلْکُہٗ وَ قُدْرَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْبَرِّ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْھَوٰی رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْاَرْحَامِ عِلْمُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْقُبُوْرِ قَضَآؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ بِلَاعَمَدٍ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَوَلَا مَنْجَأَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ.

آنحضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

کسی بھی مرد یا عورت نے شبِ عرفہ (نو ذی الحجہ کی

رات) کو یہ دس کلمات ہزار مرتبہ پڑھے تو قطعِ رحمی اور گناہ کے سوا پھر جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

(ان مقدس کلمات کے معانی یہ ہیں جب کہ اصل الفاظ عربی عبارت میں موجود ہیں)۔

☆ پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمانوں میں ہے۔

☆ پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہی زمینوں میں ہے۔

☆ پاک ہے وہ ذات جس کے راستے بیابانوں میں ہیں۔

☆ پاک ہے وہ ذات کہ جس کی روح (نورانی مخلوق) ہواؤں میں ہے۔

☆ پاک ہے وہ ذات کہ جس کا آگ پر بھی کنٹرول ہے

☆ پاک ہے وہ ذات کہ جسے رحموں (پیٹ کے اندر) کا بھی علم ہے۔

☆ پاک ہے وہ ذات کہ قبروں میں بھی جس کا فیصلہ و حکم چلتا ہے۔

☆ پاک ہے وہ ذات کہ جس نے بغیر ستون کے آسمان کو اُٹھایا (قائم کیا) ہے۔

☆ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو بچھائے رکھا ہے

☆ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے بغیر کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔

۲۱۲. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاِ بْلِيْس عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ كَمْ اَحِبَّآؤُكَ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ عَشْرُ نَفَرٍا وَّلُهُمْ اَلْاِمَامُ الْجَآئِرُ وَالْمُتَكَبِّرُ وَالْغَنِيُّ الَّذِيْ لَايُبَالِيْ مِنْ اَيْنَ يَكْتَسِبُ الْمَالَ وَفِيْ مَاذَ يُنْفِقُ وَالْعَالِمُ الَّذِيْ صَدَّقَ الْاَمِيْرَ عَلٰے جَوْرِهٖ وَالتَّاجِرُ الْخَائِنُ وَالْمُحْتَكِرُ وَالزَّانِيْ وَاٰكِلُ الرِّبٰوا وَالْبَخِيْلُ الَّذِيْ ل اَيُبَالِيْ مِنْ اَيْنَ يَجْمَعُ الْمَالَ وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُدْمِنٌ عَلَيْهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
ارشادِ گرامی ہے کہ
ایک روز آنحضور ﷺ نے ابلیس (علیہِ اللعنت) سے
پوچھا کہ میری اُمت میں تمہارے کتنے دوست ہیں؟
تو ابلیس نے کہا کہ دس آدمی ہیں جن میں پہلا
☆ ظالم حکمران ہے۔ ☆ متکبر شخص۔
☆ وہ مال دار شخص جو اس بات کا خیال نہیں کرتا کہ وہ کہاں
سے کماتا ہے اور کہاں خرچ کرتا ہے (حلال و حرام کی تمیز
نہیں کرتا)
☆ وہ عالم جو ظالم سربراہ کے ظلم کی تائید کرتا ہے۔
☆ خیانت کار تاجر۔ ☆ ذخیرہ اندوزی کرنے والا۔
☆ زانی۔ ☆ سُود خور۔ ☆ وہ بخیل شخص جسے کوئی
پرواہ نہیں کہ وہ مال کہاں سے جمع کر رہا ہے۔
(حلال و حرام کی تمیز کے بغیر مال کے جمع کرنے میں منہمک

ہے اور اُس کا مال کسی ضرورت مند کے کام نہیں آتا)

☆ ہمیشہ شراب پینے والا۔

۲۱۳. ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَمۡ اَعۡدَآؤُکَ مِنۡ اُمَّتِیۡ قَالَ عِشۡرُوۡنَ نَفَرًا اَوَّلُھُمۡ اَنۡتَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنِّیۡ اُبۡغِضُکَ وَالۡعَالِمُ الۡعَامِلُ بِالۡعِلۡمِ وَحَامِلُ الۡقُرۡآنِ اِذَا عَمِلَ بِمَا فِیۡہِ وَالۡمُؤَذِّنُ لِلّٰہِ فِیۡ خَمۡسِ صَلَوَاتٍ وَمُحِبُّ الۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسَاکِیۡنِ وَالۡیَتَامٰی وَذُوۡقَلۡبٍ رَّحِیۡمٍ وَالۡمُتَوَاضِعُ لِلۡحَقِّ وَشَابٌّ نَّشَأَ فِیۡ طَاعَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاٰکِلُ الۡحَلَالِ وَالشَّابَّانِ الۡمُتَحَابَّانِ فِی اللّٰہِ وَالۡحَرِیۡصُ عَلَی الصَّلٰوةِ فِی الۡجَمَاعَةِ وَالَّذِیۡ یُصَلِّیۡ بِاللَّیۡلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ وَالَّذِیۡ یُمۡسِکُ نَفۡسَہٗ عَنِ الۡحَرَامِ وَالَّذِیۡ یَنۡصَحُ وَفِیۡ رِوَایَةٍ یَدۡعُ لِلۡاِخۡوَانِ وَلَیۡسَ

فِیْ قَلْبِہٖ شَیْءٌ وَالَّذِیْ یَکُوْنُ اَبَدًا عَلٰی وُضُوْءٍ وَسَخِیٌّ وَّحَسَنُ الْخُلُقِ وَالْمُصَدِّقُ رَبَّہٗ بِمَا ضَمِنَ اللّٰہُ لَہٗ وَالْمُحْسِنُ اِلٰی مَسْتُوْرَاتِ الْاَرَامِلِ وَالْمُسْتَعِدُّ لِلْمَوْتِ۔

آنحضور ﷺ نے پھر شیطان سے پوچھا کہ میری اُمت میں تمہارے دشمن کتنے ہیں؟

تو اس نے کہا کہ وہ بیس اشخاص ہیں۔

اُن میں پہلے دس یہ ہیں

☆ جن میں سب سے پہلے آپ ہیں (یا محمد ﷺ) میں آپ سے دشمنی رکھتا ہوں۔

☆ عالمِ باعمل۔

☆ حافظِ قرآنِ مجید جب کہ وہ اس پر عمل کرے جو کچھ قرآن مجید میں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے پانچوں نمازوں کی آذان

دینے والا (مؤذن)۔

☆ فقراء مساکین اور یتیموں سے محبت کرنے والا۔

☆ رحم دل اور حق کی تواضع کرنے والا۔

☆ وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔

☆ حلال (کما کر) کھانے والا۔

☆ وہ دو نوجوان جو آپس میں فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔

☆ نماز با جماعت کی حرص رکھنے والے۔

دوسرے دس یہ ہیں

☆ وہ شخص جو رات کو (اُٹھ کر) نماز پڑھتا ہے جب کہ دوسرے لوگ سوئے ہوتے ہیں۔

☆ وہ شخص جس نے اپنے آپ کو حرام سے روکا ہوا ہے۔

☆ وہ شخص جو (مسلمانوں کا) خیر خواہ ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعاء کرتا ہے اور اس کے دل میں کسی کے بارے میں کوئی (بغض) نہیں ہوتا ہے۔

☆ وہ شخص جو ہمیشہ وضو میں رہتا ہے۔ ☆ سخی شخص

☆ اچھے اخلاق والا شخص ☆ اپنے ربّ کی اس بات میں تصدیق کرنے والا جن میں اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت دی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے وعدوں اور وعیدوں پر پورا یقین رکھتا ہے)

☆ پردہ دار بیواؤں کے ساتھ بھلائی کرنے والا۔

☆ موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے والا۔

۲۱۴. وَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰة مَنْ تَزَوَّدَ فِي الدُّنْيَا صَارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَبِيْبَ اللّٰهِ وَمَنْ تَرَكَ الْغَضَبَ صَارَ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ وَمَنْ تَرَكَ حُبَّ الْعَيْشِ فِي الدُّنْيَا صَارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اٰمِنًا مِّنْ عَذَابِ اللّٰہِ وَمَنْ تَرَکَ الْحَسَدَ صَارَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ مَحْمُوْدًا عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَآئِقِ وَمَنْ تَرَکَ
حُبَّ الرِّیَاسَۃِ صَارَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَزِیْزًا عِنْدَ
الْمَلِکِ الْجَبَّارِ وَمَنْ تَرَکَ الْفُضُوْلَ فِی الدُّنْیَا
صَارَنَا عِمًافِی الْاَبْرَارِ وَمَنْ تَرَکَ الْخُصُوْمَۃَ فِی
الدُّنْیَا صَارَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْفَآئِزِیْنَ وَمَنْ تَرَکَ
الْبُخْلَ فِی الدُّنْیَا صَارَ مَذْکُوْرًا عِنْدَ رُؤُسِ
الْخَلَآئِقِ وَمَنْ تَرَکَ الرَّاحَۃَ فِی الدُّنْیَا صَارَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ مَسْرُوْرًا وَمَنْ تَرَکَ الْحَرَامَ فِی الدُّنْیَا
صَارَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ جِوَارِ الْاَنْبِیَآءِ وَمَنْ تَرَکَ
النَّظْرَ فِی الْحَرَامِ فِی الدُّنْیَا اَفْرَحَ اللّٰہُ عَیْنَہٗ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْغِنٰی فِی الدُّنْیَا
وَاخْتَارَ الْفَقْرَ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ
الْوَلِیِّیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ قَامَ بِحَوَآئِجِ النَّاسِ فِی

الدُّنیا قَضَی اللّٰہُ تعالٰی حوَآئِجہٗ فِیْ الدُّنیا
وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ قَبْرِہٖ مُونِسٌ
فَلْیَقُمْ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ وَالْیُصَلِّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ
یَّکُوْنَ فِیْ ظِلِّ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ فَلْیَکُنْ زَاھِدًا وَمَنْ
اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ حِسَابُہٗ یَسِیْرًا فَلْیَکُنْ نَاصِحًا
لِنَفْسِہٖ وَاِخْوَانِہٖ وَمَنْ اَرَّادَاَنْ یَّکُوْنَ الْمَلاَئِکَۃُ
زَآئِرِیْنَ فَلْیَکُنْ وَرِعًا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْکُنَ فِیْ
بُحْبُوْحَۃِ الْجَنَّۃِ فَلْیَکُنْ ذَاکِرَ اللّٰہِ بِاللّیْلِ وَالنَّھَارِ
وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ فَلْیَتُبْ
اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْن غَنِیًّا
فَلْیَکُنْ رَّاضِیًا بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ تعالٰی وَمَنْ اَرَادَ اَنْ
یَّکُوْنَ مَعَ اللّٰہِ فَقِیْھًا فَلْیَکُنْ خَاشِعًا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ
یَّکُوْنَ حَکِیْمًا فَلْیَکُنْ عَالِمًا وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْن
سَالِمًا مِّنَ النَّاسِ فَلاَ یَذْکُرْ اَحَدًا اِلَّا بِخَیْرٍ وَلْیَعْتَبِرْ

فِيْهَا مِنْ اَىِّ شَيْءٍ خُلِقْتُ وَلِمَاذَا خُلِقْتُ وَمَنْ اَرَادَ الشَّرَفَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَخْتَرِ الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ اَرَادَ الْفِرْدُوْسَ وَالنَّعِيْمَ الَّذِىْ لَايَفْنٰى لَايُضِيْعُ عُمْرَهٗ فِىْ فَسَادِ الدُّنْيَا وَمَنْ اَرَادَ الْجَنَّةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَعَلَيْهِ بِالسَّخَاوَةِ لِاَنَّ السَّخِىَّ قَرِيْبٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّنَوِّرَ قَلْبَهٗ بِالنُّوْرِ التَّامِّ فَعَلَيْهِ بِالتَّفَكُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ بَدَنٌ صَابِرٌ وَّلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ خَاشِعٌ فَعَلَيْهِ بِكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

حضرت وھب بن منبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ توریت میں تحریر ہے کہ

☆ جس نے دنیا میں (آخرت کے لئے) زادِ راہ تیار کیا

تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہوگا۔

☆ جس نے غضب (غصہ) کو چھوڑا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ گیا۔

☆ جس نے دنیوی عیش کی رغبت کو چھوڑا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پُر امن ہو گیا۔

☆ جس نے حسد کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ تمام مخلوق کے سامنے محمود (ستائش والا) ہو گیا۔

☆ جس نے اقتدار کی محبت کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ مالکِ جبار کے سامنے معزز ہوا۔

☆ جس نے دنیوی فضولیات کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ نیکو کاروں میں پُر راحت ہوا۔

☆ جس نے دنیوی جھگڑوں کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ کامیابی پانے والوں میں سے ہوا۔

☆ جس نے دنیا میں بخل کو چھوڑا تو قیامت کو تمام مخلوق

کے سامنے اس کا تذکرہِ خیر ہوا۔

☆ جس نے دنیوی راحت کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ خوش باش ہوا۔

☆ جس نے دنیا میں حرام کو چھوڑا تو قیامت کو انبیاء کرامؑ کی ہمسائیگی اسے نصیب ہوئی۔

☆ جس نے دنیا میں نامحرم پر نظر کو ترک کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی آنکھیں خوش کردے گا۔

☆ جس نے دنیا میں دولت مندی کو چھوڑ کر فقراء کی راہ اختیار کی تو بروز قیامت اللہ تعالیٰ اسے انبیاء کرامؑ و اولیاء کرامؒ کے ساتھ اُٹھائے گا۔

☆ جس نے دنیا میں لوگوں کی ضروریات پوری کیں تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔

☆ جو شخص چاہتا ہے کہ قبر میں اُس کا کوئی مونس (ہمدرد) ہو تو اسے چاہیئے کہ رات کی تاریکی میں اُٹھ کر نماز

(نفل، تہجد) ادا کرے۔

☆ جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کو رحمٰن کے عرش کے سایہ میں اسے جگہ ملے تو وہ زُہد اختیار کرے۔

☆ جو شخص چاہتا ہے کہ (بروزِ قیامت) اس کا حساب آسان ہو تو پھر اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے خیر خواہ ہو جائے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ فرشتے اس کی زیارت کریں تو اسے چاہیئے کہ پرہیز گاری اختیار کرے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جنت کے وسط میں اس کا ٹھکانہ ہو تو دن، رات اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ تونگر (دولت مند) ہو جائے تو

اُس کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قسمت پر راضی ہو جائے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فقیہہ (لکھا جائے) تو اسے چاہیئے کہ خشیتِ الٰہی اختیار کرے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حکیم (لکھا جائے) تو اسے چاہیئے کہ وہ عالم بنے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ لوگوں میں سلامت رہے تو اسے چاہیئے کہ وہ کسی کا بھی تذکرہ بھلائی کے بغیر نہ کرے اور دنیا میں غور کرے کہ میں کس چیز سے پیدا ہوا ہوں اور مجھے کس لئے پیدا کیا گیا ہے؟

☆ جو شخص دنیا و آخرت کی عزت و بزرگی چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دے۔

☆ جو شخص جنت اُلفردوس اور اس کی نعمتوں کو چاہتا ہے جن کو فنا نہیں تو اسے چاہیئے کہ اپنی عمر کو دنیوی فسادات میں ضائع نہ کرے۔

☆ جو شخص دنیا و آخرت میں جنت کا طلب گار ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ سخاوت کو اپنے اوپر لازم کرے کیونکہ سخی جنت کے قریب ہے اور دوزخ سے دور۔

☆ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دل مکمل نور سے منور ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ کائنات میں تفکر کرے اور عبرت حاصل کرے۔

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا جسم صابر اور اس کی زبان ذاکر اور اس کا دل خشیت والا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے اپنے لئے اور جملہ مؤمنین و مؤمنات کے لیے۔

تکمیلِ ترجمہ و تحریر

بتاریخ 21۔ اگست 2010ء بہ شبِ اتوار،

مطابق 11 رمضان المبارک 1431ھ

بوقت سحری 1 بجے رات۔ بمقام: چکری روڈ۔ راولپنڈی

شاہ رحمٰن سعیدی محمدی سیفی

ایک نابالغۂ روزگار ہستی

حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن

پیر ارچی خراسانی

حضرت اخوندزادہ خواجہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک رحمتہ اللہ علیہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلد، عقائد کے سلسلہ میں امام ابو منصور ماتریدی رحمتہ اللہ علیہ کے تابع اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مکمل اتفاق رکھنے والے تھے۔

طریقت میں اپنے شیخ خواجہ محمد ہاشم سمنکانی رحمتہ اللہ علیہ سے چاروں سلاسل میں سند و خلافت حاصل تھی اور ماشاء اللہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے نائب تھے۔ آپ رشد و ہدایت کے روشن چراغ تھے آپ کے تربیت یافتہ خلفاء و مریدین پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کے خلفاء خود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پابند ہیں اور شریعتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور شریعت پر پابندی کرنے کی تبلیغ میں مصروفِ عمل ہیں۔

آپ کا شمار علمائے راسخین میں ہوتا ہے تھا آپ علومِ ظاہر اور علومِ باطن کو جمع کرنے والے تھے آپ کی ذات بابرکات علمِ ظاہر اور علمِ باطن کا جمع نسخہ تھی آپ کی ایک توجہ سے حیات قلبی وروحانی حاصل ہوتی تھی۔ آپ کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا آپ کی نظر شفاء اور گفتگو دوا تھی۔

آپ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور خلفاء کی تعداد ہزاروں میں ہے آپ کے صاحبزادگان میں سے سب سے بڑے صاحبزادے پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن والحدیث صاحبزادہ محمد سعید احمد حیدری صاحب مدظلہ العالی اپنے والد محترم کے جانشین ہیں اور الحمد اللہ بڑے احسن طریقے سے اپنے والد محترم کے عظیم مشن کو آگے بڑھانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ پیرارچی مبارکؒ کے دوسرے صاحبزادگان بھی اپنے برادر اکبر کے شانہ بہ شانہ ان کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ پیر طریقت راہبر شریعت شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان صاحب مدظلہ العالی اور پیر طریقت رہبر شریعت مولانا احمد یار جان صاحب مدظلہ العالی بھی مستند وجید عالمِ دین اور راسخ العلم شخصیات ہیں۔

آپ کے خلفاء اگرچہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں مگر ہمارے شیخِ طریقت، طبیب روحاں حضرت پیر طریقت

میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

دامت برکاتہم قدرِ (آستانہ عالیہ راوی ریان شریف) منفرد انداز سے پیرارچی مبارکؒ کا فیض تقسیم فرمارہے ہیں دیگر خلفاء بھی اپنی اپنی خانقاہوں میں شریعتِ مطہرہ کی ظاہری اور باطنی ترویج میں سرگرم عمل ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیرارچی مبارک رحمتہ اللہ علیہ کے اس مشن کو تا قیامت قائم ودائم رکھے اور ملت وامت کو اس سے نفع پہنچائے۔ آمین

ملفوظات مبارک

اقوال حضرت اخند زادہ مبارک

رحمتہ اللہ علیہ

☆ فقہ ناجیہ اہلِ سنت والجماعت ہے۔ جو اس راستے سے متصل رہا وہ نجات پانے والا ہے اور جو اس مبارک راستے سے دور

رہا وہ ہلاکت میں واقع ہوا۔

☆علم کے ساتھ عمل اور عمل کے ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے جب کہ اخلاص "تزکیہ نفس" کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا لہٰذا حصولِ کمال کے لئے نفس کا تزکیہ کرنا ضروری ہے اور یہی کام مشائخ عظام کراتے ہیں۔

☆اخلاص کا ایک مفہوم یہ ہے کہ باطنی بیماریاں ختم ہوجائیں اپنے آپ اور اپنے عمل کو ہیچ جانا جائے لوگوں کی تعریف اور تنقید کو اہمیت نہ دی جائے اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضاء کے لئے ہی زندگی بسر کی جائے۔

☆جو لقمہِ حلال ایک صوفی عارف کھاتا ہے تو اس سے نور و برکت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ وہ کھانا اپنے نفس کی خاطر نہیں کھاتا بلکہ عبادت کے لئے قوت حاصل کرنے کی خاطر کھاتا ہے اسی طرح جب ایک غافل اور سخت دل کھانا کھاتا ہے تو بوجہ "**غفلت وخواهش نفس**" قلب کو اس سے ظلمت اور

تاریکی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس کے کھانے میں خالق کی مرضی کے خلاف نیتیں شامل ہوتی ہیں۔

☆ اچھا کھانا اور پہنا بُری بات نہیں ہے بشرطیکہ وہ حلال مال کا ہو، اس میں تحدیث بالنعمت کا خیال ہو، پڑوسی و حق دار کا خیال ہو اور عبادات میں کمی واقع نہ ہو بصورتِ دیگر وبال بھی واقع ہوسکتا ہے۔

☆ ہر گناہ کرنے کے ساتھ دل پر سیاہ نشان واقع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ (توبہ نہ کرنے سے) پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اہلِ معرفت اپنے آپ کو گناہِ صغیرہ سے بھی بچاتے ہیں کیونکہ صغیرہ گناہ بندے کو کبیرہ گناہ کی سمت لے جاتے ہیں کبیرہ گناہ پر اصرار کرنا بندے کو کفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔ اسی لئے صغیرہ گناہ کے فوراً بعد توبہ و استغفار و ندامت کرنی چاہئیے تاکہ مولائے کریم جلاو علاشانہ اسے معاف کردے۔

☆ خشک زاہد جن کا دل کمالِ تقویٰ سے مشرف نہ ہوا ایک سو چِلوں سے بھی وہ قربِ خداوندی حاصل نہیں کرسکتے جو ایک مجذوب عاشق

صادق تھوڑی دیر کے لئے صحبت اولیاء اللہ کرام سے حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ عاشق اپنے محبوب کے طریقے پر چلتا ہے، پس جو شخص محبتِ رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ کرتا ہے مگر آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا نہیں ہوتا وہ اپنی محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

☆ ذکر خداوندی کے ساتھ انوارات کا نزول ہوتا ہے جب کہ شیطان ناری مخلوق ہے اور جہاں نور کا نزول ہوتا ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

☆ جو شیخ کی سختی کو برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی سختی سے بچائے گا۔

☆ اہلِ اللہ کے پاس سونے کی طرح کا کمال ہوتا ہے اور ہر جگہ پر سونے کو چوری کرنے کے لئے لوگ تیار بیٹھے ہوتے ہیں پس جو لوگ اس کمال کو حاصل نہیں کرتے اور نہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس کی مخالفت شروع کرتے ہیں اور اللہ والوں کو تکالیف پہنچاتے ہیں

☆ جس کے قول و فعل میں تضاد ہو وہ نفاق کا شکار ہے، مگر جس کا حال ایک ہو اور قول دوسرا ہو وہ بڑے نفاق کا شکار ہے۔